تفہیم السنۃ ۵

کتاب الجنائز

جنازے کے مسائل

مؤلف

محمد اقبال کیلانی

جامعہ ملک سعود، الریاض

۲
ج

حدیث پبلیکیشنز

۲۔ شیش محل روڈ
لاہور

تفہیم السنۃ (٥)

کتاب الجنائز

جنازے کے مسائل

محمد اقبال کیلانی
جامعہ ملک سعود الریاض

حدیث پبلیکیشنز

۲ شیش محل روڈ
لاہور

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام: جنازے کے مسائل
نام مولف: محمد اقبال کیلانی بن مولانا حافظ محمد ادریس کیلانی رحمہ اللہ
اہتمام: ہارون الرشید کیلانی
ناشر: حدیث پبلیکیشنز، ۲ شیش محل روڈ، لاہور
طبع: مارچ ۱۹۹۷ء
قیمت: ۳۲ روپے

رابطہ کے لئے

1- ہارون الرشید کیلانی
۲- شیش محل روڈ، لاہور

2- محمد اقبال کیلانی
ص ب : ۸۰۰، الریاض ۱۱۴۲۱، سعودی عرب
فون، گھر : ۴۰۶۵۳۳۲، دفتر : ۴۶۷۳۳۴

المکتبة الرحمانیة
نمبر 07973

فہرس

نمبر شمار	أسماءُ الابواب	نمبر نام ابواب	صفحہ نمبر
۱	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	۴
۲	إِصْطِلَاحَاتُ الْحَدِيْثِ مُخْتَصَراً	مختصر اصطلاحات حدیث	۱۳
۳	قَبْلَ الْمَرَضِ	بیماری سے پہلے	۱۴
۴	بَابُ الْمَرَضِ وَالْعِيَادَةِ	بیماری اور بیمار پرسی کے مسائل	۱۵
۵	بَابُ الْمَوْتِ وَ الْمَيِّتِ	موت اور میت کے مسائل	۲۹
۶	بَابُ التَّعْزِيَةِ	تعزیت کے مسائل	۴۱
۷	بَابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ	غسل میت کے مسائل	۴۵
۸	بَابُ التَّكْفِيْنِ	کفن کے مسائل	۴۹
۹	بَابُ الْجَنَازَةِ	جنازہ کے مسائل	۵۳
۱۰	بَابُ صَلَاةِ الْجَنَازَةِ	نماز جنازہ کے مسائل	۵۷
۱۱	بَابُ التَّدْفِيْنِ	تدفین کے مسائل	۶۵
۱۲	بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ	زیارت قبور کے مسائل	۷۶
۱۳	بَابُ إِيْصَالِ الثَّوَابِ	ایصال ثواب کے مسائل	۹۷

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ . اَمَّا بَعْدُ .

انسانی زندگی میں پیدائش اور موت دونوں ہی بڑی اہمیت کے حامل واقعات ہیں۔ پیدائش کے مقابلے میں موت کے اثرات کہیں زیادہ گہرے اور دیرپا ہوتے ہیں۔ موت سے پہلے ہی بیماری کی حالت میں شرکیہ رسومات اور بدعات کا ایسا نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے جو موت کے بعد بھی طویل عرصے تک جاری رہتا ہے۔

غور فرمایئے ! انسان جب بستر مرگ پر ہوتا ہے تو سارے گھر میں عجیب سی نفسیاتی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے تیمارداری کرنے والوں کا احساسِ ناکامی' تقدیر کے سامنے انسان کی بے بسی' اپنے بال بچوں سے ہمیشہ ہمیشہ جدائی کا المناک تصور' موت کا خوف اور گھبراہٹ' موت کے تمام تر آثار و قرائن کے باوجود نہ تو لواحقین اپنے بیمار کو اس دنیا سے رخصت کرنے کے لئے ذہنی طور پر تیار ہوتے ہیں اور نہ ہی مریض اس دنیا کو چھوڑنے کے لئے تیار ہوتا ہے امید و بیم کی اس کشمکش میں لواحقین اور مریض ہر وہ عمل کر گزرنے پر تیار ہوتے ہیں جو اس وقت کوئی حکیم یا جوگی' پیر یا سادھو' عالم یا جاہل بتائے ۔ موت کے اس جان گسل مرحلے میں شیطان انسان کو شرک وبدعت کے تمام راستے (شرکیہ دم جھاڑ' تعویذ' گنڈے' ٹونے' ٹوٹکے' مزاروں سے خاک شفا حاصل کرنا' مزاروں پر دھاگے باندھنا' فوت شدہ بزرگوں کے نام کی نذریں' نیازیں دینا اور منتیں ماننا اور چڑھاوے (چڑھانا وغیرہ) دکھا دیتا ہے جنہیں اپنے ضعیف ایمان اور کمزور عقیدے کی وجہ سے مسلمانوں کی اکثریت بآسانی اختیار کرلیتی ہے۔

موت کے بعد تعزیت کا مرحلہ آتا ہے' مرنے والے کی جدائی کا صدمہ اور رنج انسان کے حواس کو بے قابو کردیتا ہے' انسان ہوش وحواس کھو بیٹھتا ہے آزمائش کے اس موقع پر بھی شیطان انسان کے دین وایمان پر حملہ آور ہوتا ہے اور لواحقین کو مسنون طریقوں سے ہٹا کر خلاف سنت کاموں (رونے پیٹنے' نوحہ وماتم کرنے' کپڑے پھاڑنے' بال نوچنے' سینہ کوبی کرنے' چہرے پر ہاتھ مارنے' سیاہ لباس پہننے وغیرہ) پر لگا دیتا ہے۔ تعزیت کے لئے مسلسل کئی کئی ہفتے خصوصی اجتماعات (ماتم یا پھوڑی ڈالنا) کا اہتمام بھی اسی قسم کی جاہلانہ رسومات سے ہے۔

تعزیت کے بعد تعزیت سے بھی اہم مرحلہ ایصالِ ثواب کا ہے ہر مسلمان مرد یا عورت' عالم ہو یا جاہل یہ عقیدہ بہرحال رکھتا ہے کہ مرنے کے بعد انسان کو اپنے اعمال کی جزا یا سزا ضرور ملتی ہے۔ لہذا ہر آدمی اپنے فوت شدہ اعزہ کو کسی نہ کسی طرح ثواب پہنچانا ضروری سمجھتا ہے۔ مسلمانوں کی اکثریت اپنے معاشرے اور ماحول میں ایصالِ ثواب کے لئے جو کچھ ہوتا دیکھتی ہے اسے کرنا شروع کردیتی ہے مثلاً رسمِ قل' رسمِ فاتحہ' رسمِ سوئم' ساتواں' دسواں گیارھواں' بیسواں' چالیسواں' میت کے گھر بڑے کھانے کا اہتمام' قرآن خوانی کا اہتمام برسی منانا' قبر پر کھانا یا مٹھائی وغیرہ لے جاکر تقسیم کرنا وغیرہ' کسی کو اس بات پر سوچنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی کہ ان تمام مروّجہ اعمال وافعال کا دین کے ساتھ کوئی تعلق ہے بھی یا نہیں یا یہ تمام افعال محض جہالت' عجمی تصورات اور ہندوانہ رسومات سے متاثر ہو کر ہم نے اختیار کر رکھے ہیں ایصالِ ثواب کے یہ طریقے اپنا کر لواحقین اپنے طور پر یہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے مرنے والے کے ساتھ اپنے تعلق محبت اور عقیدت کا پورا پورا حق ادا کردیا ہے اور انہیں یہ بھی اطمینان ہو جاتا ہے کہ کم ازکم سال بھر کے لئے تو ہم اپنے فرض سے سبکدوش ہو ہی گئے ہیں۔

سب سے آخر میں زیارتِ قبور کا مرحلہ آتا ہے۔ قبروں پر مزار اور قبے تعمیر کرنا' عُرس اور میلے لگانا' چراغاں کرنا' پھولوں کی چادریں چڑھانا' قبروں کو غسل دینا' قبر کے نزدیک یا دُور باادب ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا' قبر پر جھکنا یا سجدہ کرنا' قبر یا مزار کو بوسہ دینا' قبر یا مزار کا طواف کرنا قبر پر بیٹھ کر تلاوت کرنا یا نماز پڑھنا' اہلِ قبور کے سامنے اپنی حاجات اور مشکلات پیش کرنا۔ انہیں حاجت روا سمجھ کر مرادیں مانگنا' نیز ان سے دعا کی درخواست کرنا۔ یہ وہ سارے غیر مسنون افعال ہیں جن کا تعلق زیارتِ قبور سے ہے اور مسلمانوں کی کثیر تعداد ثواب اور اجر کی نیت سے انہیں کئے جا رہی ہے زیارتِ قبور کے سلسلے میں اس افسوسناک حقیقت سے کون واقف نہیں کہ وطنِ عزیز کے صوبہ سندھ میں "تلواری" کے مقام پر ایک مزار ایسا بھی ہے جہاں سال بہ سال حج ادا کیا جاتا ہے۔ مزار کا طواف کرنے کے بعد باقاعدہ قربانی دی جاتی ہے۔(۱) یہ "اعزاز" بھی نظریاتی بنیادوں پر قائم ہونے والی دنیا کی واحد ریاست۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان' کو حاصل ہے کہ اس کے ایک شہر پاکپتن (ضلع ساہیوال) میں ایسا مزار بھی موجود ہے جہاں اللہ کے ایک نیک اور صالح بندے کے مرقد پر مزار کے ساتھ بہشتی دروازہ (بابِ جنت) تعمیر کیا گیا ہے۔ جو سال بہ سال زائرین کے لئے کھولا جاتا ہے' ایک طرف نذرانے پیش کئے جاتے ہیں اور دوسری طرف جنت کی ضمانتیں مہیا فرمائی جاتی ہیں۔ عام آدمی سے لے کر امراء اور وزراء تک سب کے سب آنکھیں بند کرکے دونوں ہاتھوں سے دین ودنیا کی دولت اس ایمان اور یقین کے ساتھ لٹاتے چلے جاتے ہیں کہ ہم نے "باب

۱۔کچھ عرصہ قبل حکومت پاکستان نے اس پر پابندی لگادی تھی لیکن نظام جاہلیت کے محافظوں اور علمبرداروں نے اس کے خلاف عدالت میں رٹ دائر کر رکھی ہے۔

جنت" سے گزر کر واقعی اللہ کی جنت حاصل کر لی ہے۔
زیارتِ قبور کا ایک اور المناک پہلو یہ ہے کہ اللہ کے وہ نیک اور متقی بندے جو ساری عمر مخلوق خدا کو اسلامی طریقوں کے مطابق پاک صاف اور ستھری زندگیاں بسر کرنے کی تعلیم دیتے رہے' لوگوں کو عصمت و عفت کا درس دیتے رہے' انہی کے مرقدوں اور مزاروں کو آج منشیات کے کاروباری مراکز' اور فحاشی و بے حیائی کے اڈے بنادیا گیا ہے۔ پاکستان کے پس ماندہ اور دور دراز علاقوں میں مزاروں اور خانقاہوں پر جنم لینے والی داستانیں سنیں تو کلیجہ منہ کو آتا ہے لوگ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھتے اور کانوں سے سنتے ہیں۔ لیکن ایمان کے ضعف اور عقیدے کے بگاڑ کا یہ عالم ہے کہ پھر بھی "ثواب دارین" حاصل کرنے کے لئے کھچے چلے آتے ہیں۔
قارئین کرام! غور فرمائیں۔ جنازے کے مسائل میں دین کے نام پر شامل کئے گئے رسم ورواج' بدعات اور شرک کی کتنی چھوٹی بڑی پگڈنڈیاں مل کر شرک کی عظیم شاہراہ تعمیر کر دیتی ہیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ دین میں رائج تمام تر شرک و بدعت میں سے نوے فیصد کا تعلق صرف جنازے کے مسائل سے ہے تو اس میں قطعا کوئی مبالغہ نہ ہوگا۔ شرکت کی مذمت میں قرآن مجید اور ذخیرۂ احادیث بھرا ہوا ہے۔ چند قرآنی آیات اور احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ سورہ مائدہ میں اللہ پاک فرماتے ہیں۔
﴿ أَنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ ﴾ (۵:۷۲)
جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا اس پر اللہ نے جنت حرام کر دی اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

۲۔ سورہ نساء میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔
﴿ إِنَّ اللهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَالِكَ لِمَنْ يَشَاءُ ﴾ (۴:۱۱۶)
اللہ کے ہاں شرک کی کوئی بخشش نہیں اس کے علاوہ اور سب کچھ معاف ہو سکتا ہے جسے وہ معاف کرنا چاہے۔

۳۔ سورہ الزمر میں اللہ پاک کا فرمان ہے۔
﴿ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ ﴾ (۳۹:۶۵)
اے نبی ﷺ اگر آپ نے بھی شرک کا ارتکاب کیا تو تمہارا سارا کیا کرایا ضائع ہو جائے گا اور تم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

۴۔ سورہ الشعراء میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔
﴿ فَلَا تَدْعُ مَعَ اللهِ إِلٰهًا آخَرَ فَتَكُونَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ﴾ (۲۶:۲۱۳)

اے نبی ﷺ اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو معبود نہ بناؤ ورنہ تم بھی سزا پانے والوں میں شامل ہو جاؤ گے۔
۵۔ سورہ توبہ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے۔

﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ﴾ (۹:۱۱۳)

نبی ﷺ اور اہل ایمان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ مشرکوں کے لئے مغفرت کی دعا کریں چاہے وہ ان کے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں جب کہ انہیں معلوم ہو چکا ہے کہ مشرک جہنمی ہیں۔
۶۔ صحیح بخاری مسلم کی ایک حدیث شریف ملاحظہ ہو۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوا يَارَسُولَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ ؟ قَالَ اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ الرِّبٰوا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (لوگو!) سات ہلاک کرنے والی باتوں سے بچو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ وہ سات باتیں کونسی ہیں ؟ آپ نے فرمایا (۱) اللہ سے شرک کرنا (۲) جادو کرنا (۳) ناحق کسی جان کو قتل کرنا (۴) سود کھانا (۵) یتیم کا مال (ناجائز طریقے سے) کھانا (۶) میدان جنگ سے بھاگنا (۷) ایماندار پاکدامن اور بھولی بھالی عورتوں پر تہمت لگانا۔
۷۔ مسند احمد کی ایک حدیث میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے اس بات کی وصیت فرمائی کہ

﴿لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَإِنْ قُتِلْتَ أَوْ حُرِّقْتَ﴾

اے معاذ رضی اللہ عنہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا خواہ تجھے قتل کر دیا جائے یا جلا دیا جائے۔

مذکورہ بالا آیات اور احادیث سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ صرف شرک ہی وہ واحد گناہ ہے جو اللہ کے نزدیک ناقابلِ معافی ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی دو ٹوک فیصلہ کر رکھا ہے کہ اس کے مرتکب پر جنت حرام ہے اور مشرک کا ابدی ٹھکانہ جہنم ہے۔ سارے قرآن مجید میں اتنی شدید تنبیہہ کسی دوسرے گناہ کے بارے میں نہیں آئی کہ براہِ راست رسول اللہ ﷺ کو مخاطب کر کے فرمایا گیا ہو " اے نبی ﷺ ! اگر تم بھی شرک کے مرتکب ہوئے تو تمہارے سارے کے سارے اعمال ضائع کر دیئے جائیں گے اور ہماری سزا سے نہ بچ سکو گے۔" اللہ تعالیٰ نے نہ صرف نبی اکرم ﷺ کو بلکہ تمام مسلمانوں کو مشرک کے مرنے کے بعد اس کے لئے دعائے بخشش تک کرنے سے منع فرمایا ہے۔ خود رسول اللہ ﷺ نے انسان کو دنیا و آخرت میں ہلاک کرنے والی باتوں میں سے شرک کو سر فہرست شمار

فرمایااور اپنے صحابی ﷺ کو اس بات کا حکم دیا کہ قتل ہونایا آگ میں جل جانا برداشت کرلینا لیکن شرک کے قریب بھی نہ جانا۔

نبی اکرم ﷺ کے اسوۂ حسنہ سے بھی ہمیں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ آپ ﷺ نے مکی یا مدنی زندگی کے کسی بھی موقع پر شرک کے معاملے میں معمولی سی مداہنت بھی گوارا نہیں فرمائی۔ مکی زندگی میں جب رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ ﷺانتہائی کٹھن اور جان لیوا آزمائشوں سے گزر رہے تھے تو آنحضور ﷺ نے ایسی حکومت کی قیادت سنبھالنے کی پیشکش کو یکسر ٹھکرادیا' جو نظامِ شرک کی بنیاد پر قائم تھی اور جسے قریشِ مکہ شرک کی بنیاد پر ہی قائم رکھنا چاہتے تھے۔ اس کے مقابلے میں ایک طویل اور صبر آزما جدوجہد کے بعد رسول اللہ ﷺ نے خود ایک ایسی حکومت کی بنیاد رکھی جو خالص نظامِ توحید پر قائم تھی۔ جس میں حضور اکرم ﷺ کو یہ طاقت اور قوت حاصل تھی کہ آپ ﷺ نے حضرت علی ﷺ کو سارے عالم عرب میں یہ مشن دے کر بھیجا کہ جاؤ جہاں کہیں بھی تصویر نظر آئے اسے مٹادو اور جہاں کہیں اونچی قبر دیکھو اسے زمین کے برابر کردو۔ (احمد مسلم' ترمذی وغیرہ)

مکی زندگی میں ہی جب رسول اکرم ﷺ کو مصالحت کی غرض سے پیش کش کی گئی کہ ایک سال آپ ہمارے معبودوں کی عبادت کرلیا کریں گے تو اللہ تعالیٰ نے رسولِ اکرم ﷺ کی زبان مبارک سے یہ دو ٹوک اور واضح اعلان کروادیا۔

﴿ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ۞ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ۞ وَلَا أَنتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ ۞ وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدتُّمْ ۞ وَلَا أَنتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ ۞ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ۞ ﴾

(ترجمہ: اے محمد ﷺ! کہہ دیجئے ایک اللہ کی بندگی سے انکار کرنے والو! میں ان کی عبادت نہیں کرتا جن کی عبادت تم کرتے ہو' نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی عبادت میں کرتا ہوں اور نہ میں ان کی عبادت کرنے والا ہوں جن کی عبادت تم کرتے ہو اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی عبادت میں کرتاہوں تمہارے لئے تمہارادین ہے اور میرے لئے میرادین)

۹۔ ہجری میں طائف سے بنو ثقیف کا وفد قبولِ اسلام کے لئے حاضر خدمت ہوا تو یہ شرط پیش کی کہ اگر تین سال تک ہماری امیدوں' حاجت روائیوں اور مشکل کشائیوں کے مرکز۔ لات۔ کو نہ توڑا جائے تو ہم اسلام قبول کرلیتے ہیں۔ رسول اکرم ﷺ نے ان کی یہ شرط کسی قیمت پر قبول نہ فرمائی بلکہ وفد کے ایمان لانے کے بعد کے بعد آنحضور ﷺ نے وفد کے ساتھ ہی جناب ابو سفیان بن حرب ﷺ اور مغیرہ بن شعبہ ﷺ کو روانہ فرمایا کہ جاؤ سب سے پہلے ان کا بُت توڑ کر آؤ۔ ایمان کے ضعف اور عقیدے کے بگاڑ کی انتہا ملاحظہ ہو کہ طائف پہنچ کر حضور اکرم ﷺ کے نمائندے بُت توڑنے لگے' تو

سارے شہر کے بچے بوڑھے، عورتیں اور مرد اُمنڈ کر جمع ہو گئے کہ دیکھیں ان لوگوں پر کیسے اللہ کا عذاب نازل ہوتا ہے۔ مشرکین طائف کی پرستش اور پوجا کا مرکز، نذریں، نیازیں اور چڑھاوے وصول کرنے والا معبود توحید پرستوں کی ضربوں سے ریزہ ریزہ ہوتا رہا۔ دیکھنے والے حیران و ششدر ہوتے رہے اور نظامِ توحید کے علمبردار اپنا فرض ادا کر کے خدمتِ اقدس میں واپس تشریف لے گئے۔

دراصل دینِ اسلام میں عقیدہ ہی وہ بنیاد ہے جس پر تمام اعمال کی جزا اور سزا کا انحصار ہے اگر عقیدہ شرک سے پاک اور صاف ہے تو اعمال کی کوتاہیوں اور لغزشوں کی بخشش اور معافی کی پختہ امید رکھنی چاہئے۔ لیکن اگر عقیدے میں شرک کی آمیزش ہے تو پھر پہاڑوں کے برابر نیکیاں بھی کسی کام نہیں آئیں گی۔

ہمارے معاشرے کا یہ کتنا بڑا المیہ ہے کہ مسلمانوں کی ایک کثیر تعداد ایسی ہے جو محض جہالت اور غلط راہنمائی کی وجہ سے شرکیہ افعال کارِ ثواب سمجھ کر کر رہی ہے۔ کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو معاشرے کے رسم و رواج، آباؤ اجداد کی اندھی تقلید اور خاندانی عادات کی بوجھل زنجیروں میں جکڑے ہوئے بادلِ نخواستہ اس راستے پر چل رہے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ ان زنجیروں کو کاٹ پھینکا جائے لیکن انہیں کہیں سے راہنمائی میسر نہیں آتی۔ جہالت کے اندھیروں سے وہ نکلنا چاہتے ہیں لیکن انہیں کوئی راستہ نظر نہیں آتا۔

کچھ یہی حال ان دینی جماعتوں کا بھی ہے جو وطنِ عزیز میں اس وقت نفاذِ اسلام یا اسلامی انقلاب برپا کرنے کی جدوجہد فرما رہی ہیں۔ بعض جماعتیں اپنے عقیدے کے بگاڑ کی وجہ سے خود شرک میں مبتلا ہیں۔ بعض جماعتیں سیاسی مصلحتوں کی خاطر اس مسئلے سے دامن بچا کر چلنے میں ہی اپنی کامیابی سمجھتی ہیں۔ بعض جماعتیں ویسے ہی شرک کو دوسرے یا تیسرے درجہ کا گناہ سمجھتی ہیں اور بعض جماعتیں اپنے اندرونی انتشار کے باعث اس اہل نظر نہیں آتیں کہ وہ خالص توحید کی بنیاد پر اسلامی انقلاب برپا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہوں۔ اسلامی انقلاب کے لئے پاک سرزمین کی تاریخ کسی ایسے رجلِ رشید کی منتظر ہے جو جہاد کے ذریعے خالص نظامِ توحید کی بنیاد پر انقلاب برپا کرنے کا علمبردار ہو۔

یہ دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

اس صورت حال میں قرآن و سنت کے علمبردار اور شرک و بدعت سے بیزار نوجوانوں کو اپنی ذمہ داری محسوس کرنی چاہئے اور یہ پختہ عہد کرنا چاہئے کہ ہم زندگی کے ہر معاملے میں، گھربار ہو یا حلقہ احباب، اتباع سنت کی شمع روشن کریں گے، سنت رسول ﷺ کا چلن عام کریں گے۔ اور اس کے مقابلہ میں معاشرے کے بنائے ہوئے رسم و رواج، خاندانوں کی بنائی ہوئی روایات، آباؤ اجداد کی اختیار کی ہوئی جاہلانہ عادات، علمائے سوء کی بنائی ہوئی بدعات اور غیر مسلموں سے مستعار لئے ہوئے تصورات کا لمحہ بھر

کے لئے بھی ساتھ نہیں دیں گے۔

اِتباعِ سُنّت کی دعوت دینے والوں کو یہ بات اپنے ذہن میں رکھنی چاہئے کہ اولاً آج کا زمانہ بیس یا تیس سال قبل کے زمانہ سے بہت مختلف ہے۔ تعلیم نے لوگوں کے سوچنے اور سمجھنے کے انداز بدل دیئے ہیں روشن خیالی پیدا ہوئی ہے۔ ثانیاً یہ کہ اِتباعِ سُنّت کا موقف اس قدر جاندار اور مدلل ہے کہ تعصب اور فرقہ واریت سے پاک ذہن رکھنے والے ہر پڑھے لکھے مسلمان کے دل ودماغ میں فوراً اتر جاتا ہے لہٰذا زندگی کے ہر معاملے میں ہر جگہ اِتباعِ سُنّت کی دعوت پورے اعتماد اور پوری قوت کے ساتھ سر اونچا کرکے دیجئے کہ فقط یہی دین حق ہے۔

﴿ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لاَ يَعْلَمُوْنَ ﴾ (۳۰:۳۰)

یہی سیدھی راہ ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

کتُبِ اشاعت حدیث کے سلسلہ میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ یہ کتُب نہ تو کسی خالص مکتب فکر یا کسی خاص مسلک یا کسی خاص فقہ کی نمائندہ کتب ہیں جن میں اپنی پسند یا ناپسند کی احادیث جمع کی گئی ہوں نہ ہی یہ بحث مناظرے اور فلسفے کی کتب ہیں جن میں تاویلات اور توجیہات کے سارے مسائل کشید کئے گئے ہوں۔ نہ ہی ان کا انداز فزکس الجبرے اور جیومیٹری کے مسائل کا ہے کہ تطبیقات کے ذریعے مطلوبہ مسائل حل کئے گئے ہوں۔ بلکہ یہ کتُب صحیح احادیث پر مشتمل سنّتِ رسُول ﷺ اور آثارِ صحابہ رضی اللہ عنہم کا ایک سادہ اور عام فہم مجموعہ ہیں۔ جن میں درج شدہ احادیث کو پڑھ کر ایک عام پڑھا لکھا آدمی بآسانی دینی مسائل سمجھ سکتا ہے۔ وہ عمل جو رسُول اللہ ﷺ کی حیاتِ طیبہ یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگیوں سے ثابت ہے "مسنون ہے" کے الفاظ میں' اور وہ عمل جو رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ طیبہ یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگیوں سے ثابت نہیں ہے "غیر مسنون ہے" کے الفاظ میں درج کردیا گیا ہے۔ چونکہ تمام مسلمانوں کے نزدیک سب سے پہلے رسول اکرم ﷺ کا قول وفعل اور اس کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگیوں کا عمل ہی دین حق کا اصل معیار ہے' لہٰذا بعد کے اختلافی مسائل اور مباحث میں پڑنے سے ہم نے گریز کیاہے۔ قارئین کرام کی سہولت کے پیشِ نظر ہر موضوع سے متعلق "غیر مسنون امور" باب کے آخر میں یکجا کردیئے گئے ہیں۔

صحتِ احادیث کے معاملے میں اتنی وضاحت ہی کافی ہے کہ اہلِ سُنن کی روایت کردہ معروف حدیث عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَ الْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ (حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں' قبروں پر مساجد تعمیر کرنے والوں اور قبروں پر چراغاں کرنے والوں پر لعنت فرمائی ہے) محض اس لئے شامل نہیں کی گئی کہ اس کی سند میں ضعف ہے۔ساری کتاب میں صحیح اور

حسن درجہ کا معیار قائم رکھنے کی پوری کوشش کی گئی ہے اس کے باوجود اگر کوئی حدیث ضعیف ہو تو براہ کرم ضرور آگاہ فرمائیں تاکہ ہم اگلی اشاعت میں اس کی تصحیح کرسکیں۔

بعض کرم فرماؤں نے اصطلاحاتِ حدیث کی تعریف کے اختصار اور مزید اقسام کی طرف توجہ دلائی ہے جو بالکل مناسب ہے لیکن اس ایک صفحے کے مختصر نقشہ سے ہمارا مقصد اصطلاحاتِ حدیث کے بارہ میں مکمل معلومات فراہم کرنا نہیں بلکہ عام پڑھے لکھے حضرات جو علمِ حدیث سے لاعلمی کے باعث ہر حدیث کو بلا تامل ضعیف کہہ دیتے ہیں' کے ذہنوں سے یہ تاثر دُور کرنا مقصود ہے کہ علمِ حدیث کوئی معمولی چیز نہیں بلکہ یہ ایک ایسا بحر بیکراں ہے جس پر بات کرنا ہر آدمی کے بس کی بات نہیں۔ محدثین کرام رحمہم اللہ علیہم اجمعین کا احادیث قبول کرنے کے لئے شرائط مقرر فرمانا۔ حدیث کے راویوں کے حافظہ' تقوی' دیانت' صداقت اور عقیدہ کی کڑی چھان پھٹک کرکے حدیث کو مختلف اقسام میں تقسیم فرمانا حدیث بیان کرتے ہوئے مختلف مواقع کے لئے مختلف الفاظ مثلاً حدثنا ، أخبرنا ، أنبانا وغیرہ استعمال فرمانا' کتبِ احادیث کے الگ الگ اصطلاحات وضع فرمانایہ سب اس بات کا ثبوت ہے کہ خود محدثین کرام حدیث کے معاملے میں کس قدر محتاط تھے کجا کہ ایک عام آدمی بلا سوچے سمجھے ہر بات کو حدیث کہہ کر بیان کردے یا حدیث کو فوراً ضعیف کہہ کر مسترد کردے۔ دیئے گئے مختصر نقشہ سے الحمدللہ یہ مقصد پوری طرح حاصل ہوتا ہے۔

جنازے کے بعض مسائل بڑے ہی نازک اور حساس تھے اللہ کریم سے دعاء ہے کہ وہ اپنے فضل وکرم سے میری تمام ترعلمی دعلمی کم مائیگی کو اپنے دامنِ رحمت میں ڈھانپ لے آمین۔ واجبُ الاحترام علمائے کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ متنِ حدیث' صحتِ حدیث' ترجمہ یامسائل کسی بھی جگہ کوئی غلطی ہو تو براہ کرم ضرور مطلع فرمائیں۔ ان شاء اللہ اگلی اشاعت میں اس کی تصحیح کردی جائے گی۔

کتاب کی نظر ثانی والد محترم حافظ محمد ادریس کیلانی صاحب نے فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے کتاب کے بہترین پہلوؤں کو شرفِ قبولیت عطافرمائے اور اس کے اجروثواب میں میرے والدین محترمین اور ان کے والدین محترمین کو بھی شامل فرمائے۔(آمین)

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ دعاء فرمائیں اللہ تعالیٰ ہمیں اشاعت حدیث کی خدمت کا یہ سلسلہ مزید محنت اور خلوص سے جاری رکھنے کی توفیق عطافرمائے اور کتبِ احادیث کو عوام الناس کے استفادہ کا ذریعہ بناکر ان تمام حضرات کی بخشش کا سبب بنائے جو کسی نہ کسی لحاظ سے ان کی تیاری میں حصہ لے رہے ہیں۔

﴿ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴾

محمّد اقبال کیلانی عفی اللہ عنہ
جامعة ملك سعود ، الرياض المملكة العربية السعودية
٢٨ رمضان المبارك ، ١٤٠٦ هـ

مختصر اصطلاحات حدیث

حدیث [1]

۱۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان" قولی حدیث" آپ ﷺ کا عمل" فعلی حدیث" آپ ﷺ کی اجازت" تقریری حدیث" کہلاتی ہے۔

مرفوع

جس حدیث میں صحابی رسول اللہ ﷺ کا نام لے کر حدیث بیان کرے مرفوع کہلاتی ہے۔

موقوف

جس حدیث میں صحابی رسول اللہ ﷺ کا نام لئے بغیر حدیث بیان کرے یا اپنے خیال کا اظہار کرے موقوف کہلاتی ہے۔

آحاد [2]

جس حدیث کے راوی تعداد میں متواتر حدیث کے راویوں سے کم ہوں آحاد کہلاتی ہے۔ آحاد کی تین قسمیں ہیں

متواتر

جس حدیث کے راوی ہر زمانے میں اتنے ہوں جن کا جھوٹ پر اکٹھے ہونا ممکن نہ ہو متواتر کہلاتی ہے۔

مقبول

جس حدیث کے راویوں کی دیانت اور سچائی تسلیم ہو مقبول کہلاتی ہے۔

غیر مقبول

جس حدیث کے راویوں کی دیانت اور سچائی مشتبہ ہو غیر مقبول کہلاتی ہے۔

حسن

جس حدیث کے راوی صحیح حدیث کے راویوں کی نسبت حافظے میں کم ہوں باقی شرائط وہی ہوں حسن کہلاتی ہے۔

صحیح

جس حدیث کے راوی ثقہ، پرہیزگار اور قابل اعتبار حافظہ کے مالک ہوں اور سند متصل ہو، صحیح کہلاتی ہے۔

درجہ ۱	درجہ ۲	درجہ ۳	درجہ ٤	درجہ ٥	درجہ ٦	درجہ ۷
جسے بخاری اور مسلم دونوں نے روایت کیا ہو (متفق علیہ)	جسے صرف بخاری نے روایت کیا ہو	جسے صرف مسلم نے روایت کیا ہو	جسے بخاری اور مسلم کی شرائط کے مطابق کسی دوسرے محدث نے روایت کیا ہو۔	جسے صرف بخاری کی شرائط کے مطابق کسی دوسرے محدث نے روایت کیا ہو۔	جسے صرف مسلم کی شرائط کے مطابق کسی دوسرے محدث نے روایت کیا ہو۔	جسے بخاری اور مسلم کے علاوہ دوسرے محدثین نے صحیح سمجھا ہو۔

ضعیف

معلق	منقطع	مرسل	معضل	موضوع	متروک	شاذ	منکر
جس حدیث کا ایک یا سارے راوی ابتدائے سند سے منقطع ہوں۔	جس حدیث کا ایک یا ایک سے زیادہ راوی مختلف مقامات سے ساقط ہوں	جس حدیث کا راوی آخر سند سے ساقط ہو یعنی تابعی کے بعد صحابی کا نام نہ ہو۔	جس حدیث کے دو یا دو سے زائد راوی اکٹھے سند کے درمیان سے منقطع ہوں۔	جس حدیث کے راوی کا حدیث کے معاملے میں جھوٹ بولنا ثابت ہو۔	جس حدیث کے راوی پر صرف جھوٹ کی تہمت، لیکن حدیث کے معاملہ میں جھوٹ ثابت نہ ہو۔	ایک ثقہ راوی اپنے سے زیادہ ثقہ راوی اور ضابط کی مخالفت کرے۔	جس حدیث کا راوی وہمی یا فاسق یا بدعتی ہو

اصطلاحات کتب

۱- صحاح ستۃ : حدیث کی چھ کتب بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ کو قطعہ صحت کی بنیاد پر صحاح ستہ کہا جاتا ہے۔

۲- جامع : جس حدیث میں اسلام کے متعلق تمام مباحث عقائد، احکام، تفسیر، جنت، دوزخ وغیرہ موجود ہوں جامع کہلاتی ہے۔

۳- سنن : جس کتاب میں صرف احکامات کے متعلق احادیث جمع کی گئی ہوں سنن کہلاتی ہیں مثلاً سنن ابی داؤد۔

٤- مسند : جس کتاب میں ترتیب وار ہر صحابی کی احادیث یک جا کردی گئیں ہوں مسند کہلاتی ہے مثلاً مسند احمد۔

٥- مستخرج : جس کتاب میں ایک کتاب کی احادیث کسی دوسری سند سے روایت کی جائیں مستخرج کہلاتی ہیں مثلاً مستخرج الاسماعیلی علی البخاری۔

٦- مستدرک : جس کتاب میں ایک محدث کی قائم کردہ شرائط کے مطابق وہ احادیث جمع کی جائیں جو اس محدث نے اپنی کتاب میں درج نہ کی ہوں مستدرک کہلاتی ہے مثلاً مستدرک، حاکم۔

۷- اربعین : جس کتاب میں چالیس احادیث جمع کی گئی ہوں اربعین کہلاتی ہے مثلاً اربعین نووی۔

۲۔ جس حدیث کے راوی ہر زمانے میں دو سے زائد رہے ہوں" مشہور" جس کے راوی کسی زمانے میں کم سے کم دو رہے ہوں" عزیز" اور جس حدیث کے راوی کسی زمانے میں ایک رہا ہو" غریب" کہلاتی ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

كُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

(دین میں) ہر نئی چیز بدعت ہے

اور ہر بدعت گمراہی ہے ـــــــ اور

ہر گمراہی کا ٹھکانہ آگ ہے۔

(اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔)

قَبْلَ الْمَرَضِ
بیماری سے پہلے

مسئلہ ۱ صحت کو بیماری سے پہلے اور زندگی کو موت سے پہلے غنیمت جاننا چاہئے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَنْكِبِيْ فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ إِذَا أَمْسَيْتَ فَلاَ تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلاَ تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. (۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے میرا کندھا پکڑا اور فرمایا "عبداللہ! دنیا میں مسافر یا راہ چلنے والے کی طرح زندگی گزارو۔ چنانچہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے اگر شام کرلو، تو صبح کا انتظار نہ کرو اور اگر صبح کرلو تو شام کا انتظار نہ کرو اور صحت کو بیماری سے پہلے، زندگی کو موت سے پہلے غنیمت جانو۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ اَلصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا "صحت اور فراغت دو ایسی نعمتیں ہیں جن کے معاملے میں اکثر لوگ خسارے میں ہیں۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

---

۱ – مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ۲۰۹۲

۲ – مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ۲۰۹۱

بَابُ الْمَرَضِ وَ الْعِيَادَةِ

بیماری اور بیمار پرسی کے مسائل

مسئلہ ۲ مریض کی عیادت نہ کرنے والے سے قیامت کے دن سوال کیا جائے گا۔

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَابْنَ آدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِی؟ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أَعُوْدُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَلَمِيْنَ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِی فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِی عِنْدَهُ ، يَابْنَ آدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِی؟ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أُطْعِمُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَلَمِيْنَ؟ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اِسْتَطْعَمَكَ عَبْدِی فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِی ، يَابْنَ آدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِی قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أَسْقِيْكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَلَمِيْنَ ؟ قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِی فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِی رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ قیامت کے دن (ایک آدمی سے) سوال کرے گا "اے ابنِ آدم! میں بیمار ہوا تو نے میری بیمار پرسی کیوں نہ کی؟" ابن آدم عرض کرے گا "اے میرے رب ! تو ربُّ العالمین ہے تیری بیمار پرسی کا کیا مطلب ؟" اللہ فرمائے گا "کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہے' لیکن تُو نے اس کی عیادت نہ کی۔ اگر تُو اس کی بیمار پُرسی کرتا' تو مجھے (یعنی میری رحمت) اس بیمار بندے کے پاس پاتا۔" (ایک دوسرے آدمی سے سوال ہوگا) "اے ابنِ آدم ! میں نے تجھ سے کھانا مانگا' لیکن تُو نے مجھے کھانا نہ دیا؟" ابنِ آدم عرض کرے گا "اے میرے رب ! تو ربُّ العالمین ہے' میں تجھے کھانا کیسے کھلاتا؟" اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا "کیا تجھے معلوم نہیں میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا' لیکن تُو نے اسے کھانا نہ کھلایا اگر تُو اسے کھانا کھلا دیتا تو اس کا ثواب مجھ سے حاصل کر لیتا" (ایک اور آدمی سے پوچھا جائے گا) "اے ابنِ آدم ! میں نے تجھ سے پانی طلب کیا تو نے مجھے پانی نہ پلایا" ابنِ آدم عرض کرے گا "اے میرے رَبّ ! تُو ربُّ العالمین ہے میں تجھے پانی کیسے پلاتا؟" اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا "میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تو نے اسے پانی نہ

۱- مختصر صحیح مسلم للالبانی، رقم الحدیث ۱٤٦٥

پلایا- کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ اگر تو اسے پانی پلاتا تو اس کا ثواب مجھ سے پالیتا؟" اسے مسلم نے روایت کیا ہے-

مسئلہ ٣ مریض کی عیادت کرنے کا ثواب-

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ أَتَى أَخَاهُ الْمُسْلِمَ عَائِدًا مَشَى فِي خِرَافَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَجْلِسَ فَإِذَا جَلَسَ غَمَرَتْهُ الرَّحْمَةُ فَإِنْ كَانَ غُدْوَةً صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُمْسِيَ وَإِنْ كَانَ مَسَاءً صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُصْبِحَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ . (١) (صحيح)

حضرت علی ﷺ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے جب کوئی مسلمان اپنے بھائی کی عیادت کے لئے آتا ہے تو بیٹھنے تک مسلسل جنت کے راستے پر چلتا رہتا ہے- پھر جب بیٹھتا ہے تو رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے- اگر (عیادت کا وقت) صبح کا ہو تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعاء کرتے رہتے ہیں- اگر شام کا وقت ہو تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعاء کرتے رہتے ہیں- اس کو احمد ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا ہے-

مسئلہ ٤ غیر مسلم کی عیادت کرنا جائز ہے-

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ غُلَامًا لِيَهُوْدَ كَانَ يَخْدِمُ النَّبِيَّ ﷺ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْدُهُ فَقَالَ أَسْلِمْ فَأَسْلَمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (٢)

حضرت انس ﷺ سے روایت ہے کہ ایک یہودی لڑکا نبی اکرم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا- وہ بیمار ہوا تو آپ ﷺ اُس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے (دورانِ عیادت) آپ ﷺ نے اسے کہا "مسلمان ہو جا" تو وہ مسلمان ہو گیا-" اسے بخاری نے روایت کیا ہے-

مسئلہ ٥ بیمار کی عیادت کے وقت درج ذیل الفاظ سات مرتبہ کہنے مسنون ہیں-

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ عَادَ مَرِيْضًا لَمْ يَحْضُرْ أَجَلُهُ ، فَقَالَ عِنْدَهُ سَبْعَ مِرَارٍ : أَسْأَلُ اللهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ أَنْ يَشْفِيَكَ ، إِلَّا عَافَاهُ اللهُ مِنْ ذَالِكَ الْمَرَضِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (٣) (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب کوئی

١- صحيح سنن ابن ماجة للالبانى الجزء الاول رقم الحديث ١١٨٣
٢- مختصر صحيح بخارى للزبيدى رقم الحديث ٦٧٩
٣- صحيح سنن ابى داؤد للالبانى الجزء الثانى رقم الحديث ٢٦٦٣

...ض کسی مریض کی بیمار پُرسی کرے اور سات مرتبہ یہ کلمات کہے "میں عرشِ عظیم کے مالک بزرگ و برتر اللہ کی ذات سے تیرے لئے شفا کا سوال کرتاہوں۔" تو اسے اللہ شفادے دیتاہے بشرطیکہ اس کی موت کاوقت نہ ہو۔" اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٦ بیماری میں ناشکری کے الفاظ منہ سے نہیں نکالنے چاہئیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَعُوْدُهُ ، فَقَالَ وَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيْضٍ يَعُوْدُهُ قَالَ : لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَالَ لَهُ : لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى ، قَالَ : قُلْتَ طَهُوْرٌ ، كَلَّا بَلْ هِيَ حُمَّى تَفُوْرُ أَوْ تَثُوْرُ عَلَى شَيْخٍ كَبِيْرٍ تُزِيْرُهُ الْقُبُوْرَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : فَنَعَمْ إِذًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (١)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک بدّو کی عیادت کے لئے تشریف لائے نبی اکرم ﷺ کا معمول مبارک یہ تھاکہ جب کسی مریض کی عیادت کے لیے تشریف لاتے تو فرماتے "فکر نہ کر یہ بیماری تمہیں گناہوں سے اِن شاء اللہ پاک کردے گی۔" چنانچہ آپ ﷺ نے اس بدّو کی بھی (عیادت کے وقت) فرمایا "فکر نہ کر یہ بیماری تمہیں ان شاء اللہ گناہوں سے پاک کر دے گی۔" بدّو نے کہا "آپ ﷺ کہتے ہیں گناہوں سے پاک کرے گی' ہرگز نہیں بلکہ یہ بخار تو بوڑھے کھوسٹ پر جوش مارتاہے یازور مار رہاہے جو اسے قبر تک پہنچاکر ہی چھوڑے گا۔" تب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "اچھاتو ایسے ہی سہی۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٧ بیمار پرسی کے وقت مریض کے پاس تسلّی اور حوصلہ دلانے والی باتیں کرنی چاہئیں۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيْضَ أَوِ الْمَيِّتَ فَقُوْلُوْا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلَى مَا تَقُوْلُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (٢)

حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب تم مریض کے پاس یا مرنے والے کے پاس جاؤ تو بھلی بات کہو کیونکہ جو کچھ تم کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔" اسے مسلم نے روایت کیاہے۔

مسئلہ ٨ بیماری کو بُرا نہیں کہناچاہئے۔

مسئلہ ٩ بیماریاں اور تکلیفیں مسلمان کو گناہوں سے پاک کرنے اور درجات بلند کرنے کا باعث بنتی ہیں۔

١- مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ١٥١١
٢- مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ٤٠٢

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِيْ مَرَضِهِ وَهُوَ يُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا ، وَقُلْتُ إِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا ، قُلْتُ إِنَّ ذٰلِكَ بِأَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ ، قَالَ : أَجَلْ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيْبُهُ أَذًى ، إِلاَّ حَاتَّ اللّٰهُ عَنْهُ خَطَايَاهُ ، كَمَا تَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت عبداللہ ﷜ کہتے ہیں- میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ ﷺ شدید بخار میں مبتلا تھے میں نے عرض کیا" آپ کو شدید بخار ہے یہی وجہ ہے کہ آپ کو دوہرا اجر ملتا ہے-" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا" ہاں ! جب کسی مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ اس طرح جھاڑ دیتے ہیں جس طرح (خزاں رسیدہ) درخت کے پتے جھڑتے ہیں-" اسے بخاری نے روایت کیا ہے-

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت ابو ہریرہ ﷜ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا "جس شخص سے اللہ تعالیٰ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے-" اسے بخاری نے روایت کیا ہے-

مسئلہ ۱۰ بیماری کے دوران بیمار کی دُعاء قبول کی جاتی ہے-

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَمْسُ دَعَوَاتٍ يُسْتَجَابُ لَهُنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ حَتّٰى يَنْتَصِرَ وَدَعْوَةُ الْحَاجِّ حَتّٰى يَصْدُرَ وَدَعْوَةُ الْمُجَاهِدِ حَتّٰى يَقْعُدَ وَدَعْوَةُ الْمَرِيْضِ حَتّٰى يَبْرَأَ وَدَعْوَةُ الْأَخِ لِأَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ ثُمَّ قَالَ وَأَسْرَعُ هٰذِهِ الدَّعَوَاتِ إِجَابَةً دَعْوَةُ الْأَخِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ (۳)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "پانچ (آدمیوں کی) دعائیں قبول کی جاتی ہیں ۱- مظلوم کی دعاء یہاں کہ بدلہ لے لے- ۲- حاجی کی دُعاء یہاں تک کہ (گھر) واپس لوٹے- ۳- مجاہد کی دُعاء یہاں تک کہ وہ جہاد سے فارغ ہوجائے- ۴- مریض کی دُعاء یہاں تک کہ ٹھیک ہوجائے- ۵- بھائی کی بھائی کے لئے غائبانہ دُعاء-" پھر آپ ﷺ نے فرمایا "ان تمام دُعاؤں میں سے جلدی قبول ہونے والی دُعاء بھائی کی بھائی کے لئے غائبانہ دُعاء ہے-" اسے بیہقی نے روایت کیا ہے-

مسئلہ ۱۱ علاج کرانا سنّت ہے لیکن علاج کے لئے حرام چیزیں استعمال کرنا منع ہے-

---

۱- مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ۱۹۵۳
۲- مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ۱۹۵۱
۳- مشکوۃ المصابیح ، للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۲۲۶۰

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ قَالَ قَالَتِ الْاَعْرَابُ يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اَلاَ نَتَدَاوَى ؟ قَالَ : نَعَمْ يَا عِبَادَ اللهِ تَدَاوَوْا فَإِنَّ اللهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلاَّ وَضَعَ لَهُ شِفَاءً -أَوْ دَوَاءً - إِلاَّ دَاءً وَاحِدًا ، فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَ مَا هُوَ ؟ قَالَ : اَلْهَرَمُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱) (صحیح)

حضرت اسامہ بن شریک ﷛ سے روایت ہے بعض بدّوؤں نے عرض کیا "یارسول اللہ ﷺ ! کیا ہم علاج کرائیں۔" آپ نے ارشاد فرمایا "ہاں ! اللہ کے بندو علاج کراؤ' اللہ نے کوئی ایسی بیماری پیدا نہیں فرمائی جس کی شفا یا فرمایا دوا نہ ہو سوائے ایک بیماری کے۔" لوگوں نے عرض کیا "یارسول اللہ ﷺ ! وہ کیاہے ؟" آپ ﷺ نے فرمایا "بڑھاپا۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيْثِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ (۲) (صحیح)

حضرت ابوہریرہ ﷛ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے علاج کے لئے حرام چیزیں استعمال کرنے سے منع فرمایاہے۔ اسے احمد ابوداؤد' ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ طَبِيْبًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ضِفْدَعٍ يَجْعَلُهَا فِي دَوَاءٍ فَنَهَاهُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ قَتْلِهَا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ .(۳) (صحیح)

حضرت عبدالرحمن بن عثمان ﷛ سے روایت ہے کہ ایک طبیب نے نبی اکرم ﷺ سے مینڈک کو دوا میں استعمال کرنے کا مسئلہ پوچھاتو نبی اکرم ﷺ نے اسے مارنے (اور دوا میں ڈالنے سے) منع فرمایا۔ ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ طَارِقِ بْنِ سُوَيْدٍ الْجُعْفِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ أَوْ كَرِهَ أَنْ يَصْنَعَهَا فَقَالَ إِنَّمَا أَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ فَقَالَ : إِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلٰكِنَّهُ دَاءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (٤)

حضرت طارق بن سوید جعفی ﷛ نے نبی اکرم ﷺ سے شراب کے بارہ میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے اس کے استعمال سے منع فرمایااس کا بنانا ناپسند فرمایا۔ حضرت طارق ﷛ نے عرض کیا "میں دوا تیار کرنے کے لئے شراب بناتاہوں۔" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "شراب دوا نہیں 'بلکہ بیماری ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۲ رسول اللہ ﷺ نے بخار کا علاج ٹھنڈے پانی سے کرنے کا حکم دیاہے۔

۱- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ١٦٦٠
۲- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ١٦٦٧
۳- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث
٤ - مختصر صحیح مسلم رقم الحدیث ٢٧٩

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ : اَلْحُمّٰى كِيْرٌ مِنْ كِيْرِ جَهَنَّمَ فَنَحُّوْهَا عَنْكُمْ بِالْمَاءِ الْبَارِدِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ. (۱)

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "بخار جہنم کی بھٹی میں سے ایک بھٹی ہے اسے ٹھنڈے پانی سے ختم کرو۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳ نبی اکرم ﷺ دل کے مریضوں کے لئے حریرہ تجویز فرمایا کرتے تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ : اَلتَّلْبِيْنَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيْضِ تَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تلبینہ دل کے مریضوں کے لئے راحت بخش ہے اور غموں کو ہلکا کرتا ہے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت چھانے بغیر "جو" کے آٹے کا حلوہ تلبینہ یا حریرہ کہلاتا ہے۔

مسئلہ ۱۴ نبی اکرم ﷺ نمونیہ میں عُودِ ہندی استعمال کی ہدایت فرمایا کرتے تھے۔

عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَامَهْ تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (۳)

حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا "اپنی اولاد کے حلق کیوں دباتی ہو تمہیں عُودِہندی استعمال کرنا چاہئے۔ اس میں سات بیماریوں کے لئے شفاء ہے۔ ان میں سے ایک ذات الجنب ہے۔ حلق کی بیماری کے لئے اسے ناک میں ڈالنا چاہئے جبکہ ذات الجنب کے لئے منہ میں چبانا چاہئے۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵ نبی اکرم ﷺ نے درد شقیقہ (آدھے سر کا درد) کا علاج پچھنے لگوا کر کیا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فِي رَأْسِهِ مِنْ شَقِيْقَةٍ كَانَتْ بِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. (٤)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حالت احرام میں

۱ـ صحيح سنن ابن ماجة للالباني الجزء الثاني رقم الحديث ۲۷۹۹
۲ـ مختصر صحيح مسلم للالباني رقم الحديث ۱٤۷۱
۳ـ مختصر صحيح مسلم للالباني رقم الحديث ۱٤۷۷
٤ـ كتاب الطب باب الحجم من الشقيقة

دردِ شقیقہ کی وجہ سے پچھنے (سوئی' استرا یا بلیڈ وغیرہ سے خون نکالنا) لگوائے ۔اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۶ عرق النساء (جوڑوں کا درد) کا علاج

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ شِفَاءُ عِرْقِ النِّسَاءِ أَلْيَةُ شَاةٍ أَعْرَابِيَّةٍ تُذَابُ ثُمَّ تُجَزَّأُ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ ثُمَّ يُشْرَبُ عَلَى الرِّيْقِ فِي كُلِّ يَوْمٍ جُزْءٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۱) (صحيح)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عرق النساء کا علاج جنگلی بکری کے سرین (چوتڑیا چوکلا) میں ہے۔ اسے اچھی طرح گلایا جائے پھر اس کے تین حصے کئے جائیں اور ہر روز نہار منہ ایک حصہ پیا جائے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۷ خون روکنے کے لئے حضور اکرم ﷺ نے ٹاٹ کی راکھ استعمال فرمائی۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ تَغْسِلُ جُرْحَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَسْكُبُ الْمَاءَ بِالْمِجَنِّ ، فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ أَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيْدُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ قِطْعَةً مِنْ حَصِيْرٍ وَ أَحْرَقَتْهَا وَ أَلْصَقَتْهَا فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (احد کے دن) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کا زخم دھو رہی تھیں اور حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ ڈھال سے زخم پر پانی ڈال رہے تھے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جب دیکھا کہ پانی ڈالنے سے خون زیادہ نکل رہا ہے' تو ٹاٹ کا ایک ٹکڑا لے کر جلایا اور اسے زخم پر جلایا تو خون بند ہو گیا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۸ نبی اکرم ﷺ نے دل کے لئے عجوہ کھجور تجویز فرمائی نیز عجوہ کھجور (مدینہ منورہ میں کھجور کی ایک خاص قسم) زہر اور جادو کا بھی علاج ہے۔

عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ : مَنْ تَصَبَّحَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۳)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص جس روز صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھائے اس روز وہ زہر اور جادو کے اثر سے محفوظ رہے گا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

۱- صحیح سنن ابن ماجة للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۲۷۸۸
۲- کتاب المغازی ، باب ما اصاب النبی من الجراح یوم احد
۲- مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ۱۹۰۵

مسئلہ ۱۹ کلونجی بہت سی بیماریوں کا علاج ہے۔

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ یَقُوْلُ : إِنَّ فِی الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلاَّ السَّامَ قَالَ : ابْنُ شِهَابٍ السَّامُ الْمَوْتُ وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ الشُّوْنِیْزُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ .(۱)

حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا"سیاہ دانے میں سام کے علاوہ بیماری کا علاج ہے۔" ابن شہاب ؓ کہتے ہیں سام کا مطلب "موت" ہے اور سیاہ دانہ سے مراد "کلونجی" ہے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۰ نبی اکرم ﷺ زخم کا علاج کرنے کے لئے مہندی استعمال فرماتے تھے۔

عَنْ سَلْمَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا خَادِمَةِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ لاَ یُصِیْبُ النَّبِیَّ ﷺ قَرْحَةٌ وَلاَ شَوْكَةٌ إِلاَّ وَضَعَ عَلَیْهِ الْحِنَّاءَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ .(۲) (حسن)

نبی اکرم ﷺ کی خادمہ حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب کبھی نبی اکرم ﷺ کوئی زخم آتایا کانٹا چبھتا تو اس پر مہندی لگاتے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۱ نبی اکرم ﷺ نے پاؤں میں موچ کا علاج سینگی لگوا کر کیا۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ احْتَجَمَ عَلَی وَرِكِهِ مِنْ وَثْءٍ كَانَ بِهِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ .(۳) (صحیح)

حضرت جابر ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے پاؤں میں موچ آنے کی وجہ سے کولہے پر سینگی لگوائی۔ اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

وضاحت سینگ کے ذریعہ جسم کے کسی حصہ سے خون نکالنے کو سینگی کہتے ہیں۔

مسئلہ ۲۲ بینائی تیز کرنے کے لئے رسول اکرم ﷺ سُرخ سُرمہ استعمال فرمایا کرتے تھے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ عَلَیْكُمْ بِالْإِثْمِدِ عِنْدَ النَّوْمِ فَإِنَّهُ یَجْلُو الْبَصَرَ وَیُنْبِتُ الشَّعْرَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ . (٤) (صحیح)

حضرت جابر ؓ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سُرخ سُرمہ رات کو سوتے وقت استعمال کیا کرو اسی سے بینائی تیز ہوتی ہے اور بال بڑھتے ہیں۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا

۱۔ مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ۱٤۸۳ ۲۔ صحیح سنن ابن ماجة للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۲۸۲۱
۳۔ صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۳۲۸۲
٤۔ صحیح سنن ابن ماجة للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۲۸۱۹

مسئلہ ۲۳ اللہ تعالیٰ نے کھمبی کو آنکھوں کے لئے شفا بخش بنایا ہے۔

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالُوْا لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ الْكَمْأَةُ جُدَرِیُّ الأَرْضِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاءُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهِیَ شِفَاءٌ مِّنَ السَّمِّ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ (۱) (صحیح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ علیہم اجمعین نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھمبی کے بارہ میں کہا "یہ زمین کی چیچک ہے۔" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "کھمبی تو "من" (بنی اسرائیل کے لئے آسمانی نعمت) کی قسم ہے۔اس کا پانی آنکھوں کے لئے شفا ہے اور عجوہ کھجور جنت کا پھل ہے۔اس میں زہر کا تریاق ہے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۴ شہد میں اللہ تعالیٰ نے شفا رکھی ہے۔

عَنْ أَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ أَخِیْ اسْتَطْلَقَ بَطْنُهُ فَقَالَ : اِسْقِهِ عَسَلاً ، فَسَقَاهُ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَدْ سَقَيْتُهُ عَسَلاً فَلَمْ يَزِدْهُ إِلاَّ اِسْتِطْلاَقًا ؟ قَالَ : فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِسْقِهِ عَسَلاً ، قَالَ : فَسَقَاهُ ، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ : يَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ إِنِّیْ قَدْ سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلاَّ اِسْتِطْلاَقًا ؟ قَالَ : فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ صَدَقَ اللهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيْكَ اِسْقِهِ عَسَلاً ، فَسَقَاهُ فَبَرَأَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ (۲) (صحیح)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا "میرے بھائی کو اسہال کی شکایت ہے۔" آپ نے فرمایا "اسے شہد پلا۔" اس آدمی نے اپنے بھائی کو شہد پلایا اورپھر حاضر ہوا عرض کیا "یارسول اللہ ﷺ !میں نے اسے شہد پلایا ہے اس کے اسہال زیادہ ہوگئے ہیں۔" ابوسعید کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اسے شہد پلا۔" اس آدمی نے بھائی کو پھر شہد پلایا اور حاضر ہواعرض کیا "یارسول اللہ ﷺ ! میں نے اسے شہد پلایا ہے لیکن اس کے اسہال بڑھ گئے ہیں۔" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ نے سچ فرمایا ہے تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے اسے شہد پلا۔" چنانچہ اس نے پھر بھائی کو شہد پلایااوراللہ نے اسے شفا دے دی۔اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۵ زمزم کے پانی میں شفا ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ

۱- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۱۶۸۹
۲- صحیح سنن ابن ماجة للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۱۶۹۷

لَـهُ رَوَاهُ ابْـنُ مَاجَـةَ (١) (صحيـح)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ زمزم جس ارادے سے پیا جائے وہ پورا ہوتا ہے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٢٦ سنا اور زیرہ میں ہر بیماری کے لئے شفا ہے۔

عَنْ أُبَيِّ ابْنِ أُمِّ حَرَامٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْكُمْ بِالسَّنَى وَالسَّنُّوْتِ فَإِنَّ فِيْهِمَا شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلاَّ السَّامَ رَوَاهُ ابْـنُ مَاجَـةَ. (٢) (صحيـح)

حضرت ابی بن ام حرام کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سنا اور زیرہ میں موت کے علاوہ ہر چیز کے لئے شفا ہے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت سنوت زیرہ اور پنیر دونوں کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

مسئلہ ٢٧ بیماری دور کرنے کے لئے ہاتھ میں کڑا، چھلا، منکا یا دھاگا وغیرہ باندھنا منع ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْـنِ عَـامِرٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْـهُ أَنَّ رَسُـوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَقْبَـلَ إِلَيْـهِ رَهْـطٌ فَبَـايَعَ تِسْـعَةً وَ أَمْسَكَ عَنْ وَاحِدٍ فَقَـالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بَايَعْتَ تِسْعَةً وَ تَرَكْتَ هٰذَا ؟ قَالَ إِنَّ عَلَيْـهِ تَمِيْمَـةً فَـأَدْخَلَ يَـدَهُ فَقَطَعَهَا فَبَايَعَهُ وَ قَالَ مَنْ عَلَّقَ تَمِيْمَةً فَقَدْ أَشْرَكَ رَوَاهُ أَحْمَـدُ (٣) (صحيـح)

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک جماعت (اسلام لانے کے لئے) حاضر ہوئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نو آدمیوں سے بیعت لی اور دسویں آدمی کی بیعت لینے سے ہاتھ روک لیا انہوں نے عرض کیا "یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ نے نو آدمیوں کی بیعت لی ہے اور اس آدمی کی بیعت نہیں لی؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اس نے تمیمہ (تعویذ، دھاگا، چھلا یا منکا وغیرہ) باندھا ہوا ہے۔" چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر اسے کاٹ دیا اور اس کے بعد اس سے بیعت لی پھر ارشاد فرمایا "جس نے تمیمہ لٹکایا اس نے شرک کیا۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٢٨ جادو کے ذریعہ جادو کا علاج کرنا منع ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْـهُ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ النُّشْرَةِ فَقَالَ هُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ . (٤)

١- صحيح سنن ابن ماجة للالبانى الجزء الثانى رقم الحديث ٢٤٨٤
٢- صحيح سنن ابن ماجة للالبانى الجزء الثانى رقم الحديث ٢٧٨٤
٣- سلسلة احاديث الصحيحة للالبانى الجزء الاول رقم الحديث ٤٩٢
٤- صحيح سنن ابى داؤد للالبانى الجزء الثانى رقم الحديث ٣٢٧٧

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جادو کے ذریعہ جادو کا علاج کرنے کے بارہ میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یہ شیطانی فعل ہے۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 29 شرکیہ کلمات سے پاک دَم جائز ہے۔

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَرْقِيْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ كَيْفَ تَرَى فِي ذٰلِكَ ؟ فَقَالَ اعْرِضُوْا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لاَ بَأْسَ بِالرُّقَى مَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ شِرْكٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ(۱)

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم زمانہ جاہلیت میں دَم کیا کرتے تھے۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! آپ اس بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں؟" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مجھے وہ دَم پڑھ کر سناؤ(سننے کے بعد) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایسے دَم میں کوئی حرج نہیں جس میں شرک نہ ہو۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 30 شرکیہ دَم اور شرکیہ تعویذ کرنا منع ہے۔

مسئلہ 31 شرکیہ افعال سے بعض اوقات مشکلات اور بیماریاں دُور ہوجاتی ہیں۔

مسئلہ 32 مسنون دَم کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

عَنْ عَبْدِاللهِ رضى الله عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ إِنَّ الرُّقَى وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ قَالَتْ قُلْتُ لِمَ تَقُوْلُ هٰكَذَا ؟ وَاللهِ لَقَدْ كَانَتْ عَيْنِي تَقْذِفُ وَكُنْتُ أَخْتَلِفُ إِلَى فُلاَنٍ الْيَهُوْدِيِّ يَرْقِيْنِيْ ، فَإِذَا رَقَانِيْ سَكَنَتْ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ إِنَّمَا ذٰلِكَ عَمَلُ الشَّيْطَانِ كَانَ يَنْخَسُهَا بِيَدِهِ فَإِذَا رَقَاهَا كَفَّ عَنْهَا إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكِ أَنْ تَقُوْلِيْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لاَ شِفَاءَ إِلاَّ شِفَاؤُكَ شِفَاءً لاَ يُغَادِرُ سَقَمًا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.(۲) (صحيح)

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دم ٹونے اور تعویذ شرک ہیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی بیوی نے کہا "عبداللہ! تم یہ کیسے کہتے ہو؟ مجھے آنکھ میں شدید درد تھا۔ فلاں یہودی جس کے ہاں ہمارا آناجانا ہے' اُس نے دَم کیا اور مجھے آرام آگیا۔" حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا "یہ آنکھ کی تکلیف شیطان کا کام تھاجو اپنے ہاتھ سے آنکھ کو اذیت پہنچارہاتھاجب اس نے دم کیاتو شیطان باز آگیا۔ زینب ! تجھے دَم کرنے کے لئے وہ کلمات کافی تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے۔" آپ دَم کے لئے یہ کلمات ارشاد فرماتے "اے لوگوں کے رب ! اس بیماری کو دور فرما تُو ہی شفا دینے والا ہے شفاصرف تیری ہی طرف سے ہے۔ ایسی شفا عطافرما جو کسی قسم کی بیماری باقی نہ چھوڑے۔"

۱- مختصر صحيح مسلم للالبانی رقم الحديث ۱٤٦٢
۲- صحيح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الثانی رقم الحديث ۳۲۸۸

اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۳ بیمار آدمی پر دایاں ہاتھ پھیر کر اللہ سے شفا کے لئے مندرجہ ذیل دُعاء مانگنی چاہئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَتَى مَرِيْضًا أَوْ أُتِيَ بِهِ إِلَيْهِ قَالَ أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لاَ شِفَاءَ إِلاَّ شِفَاءُكَ شِفَاءً لاَّ يُغَادِرُ سَقَمًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.(۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مریض کے پاس جاتے یا کوئی مریض آپ کے پاس لایا جاتا تو فرماتے "اے لوگوں کے رب ! اس بیماری کو دُور فرما تو ہی شفا دینے والا ہے لہٰذا شفا عطا فرما شفا صرف تیری ہی طرف سے ہے' ایسی شفا عطا فرما جو کسی قسم کی بیماری نہ چھوڑے۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۴ برص' کوڑھ' دیوانگی اور مختلف بیماریوں سے محفوظ رہنے کے لئے درج ذیل دُعاء مانگنی چاہئے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَ الْبَرَصِ وَمِنْ سَيِّءِ الْأَسْقَامِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ .(۲) (صحيح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "یااللہ ! میں جنون' کوڑھ' برص اور بُری بیماریوں سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں ۔" اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۵ جادُو کے اثر سے محفوظ رہنے کے لئے معوّذات پڑھ کر دم کرنا چاہئے۔

مسئلہ ۳٦ دَم کرتے وقت جسم پر ہاتھ پھیرنا مسنون ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اشْتَكَى نَفَثَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ عنه بِيَدِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.(۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ "نبی اکرم ﷺ (جادُو کے اثر سے) جب بیمار ہوئے تو معوّذات پڑھ کر اپنے آپ پر دَم کرتے اور اپنا ہاتھ مبارک اپنے جسم پر پھیرتے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۷ کسی جگہ درد ہو تو وہاں ہاتھ رکھ کر یہ مسنون دُعاء مانگنی چاہئے۔

---

۱ - مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ۱۹٦۱

۲ - صحیح سنن النسائی للالبانی الجزء الثالث رقم الحدیث ۵۰٦۸

۳ - مختصر صحیح بخاری للزبیدی ، رقم الحدیث ۱۷۰٤

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ شَكَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَجَعًا يَجِدُهُ فِی جَسَدِهِ مُنْذُ أَسْلَمَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ضَعْ يَدَكَ عَلَی الَّذِی تَأَلَّمَ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثَلاَثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.(۱)

حضرت عثمان بن ابو العاص ؓ فرماتے ہیں کہ اسلام لانے کے بعد سے میرے جسم میں درد رہتا تھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان ؓ سے کہا"جس جگہ درد ہے وہاں ہاتھ رکھ کر تین بار بسم اللہ کہو اور سات مرتبہ یہ دُعا مانگو"میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے وسیلہ سے پناہ مانگتا ہوں جو مجھے لاحق ہے یا جس کے لاحق ہونے کا مجھے خدشہ ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۸ نظر میں اثر ہے۔

مسئلہ ۳۹ بُری نظر سے محفوظ رہنے کے لئے درج ذیل کلمات پڑھنے چاہئیں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ الْعَيْنُ حَقٌّ فَلَوْ كَانَ شَیْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.(۲)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا"نظر حق ہے اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب آنے والی ہوتی تو نظر ہوتی۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ يَقُوْلُ : إِنَّ أَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمٰعِيْلَ وَإِسْحَاقَ أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لاَمَّةٍ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.(۳)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کے لئے پناہ مانگتے اور فرماتے "تم دونوں کا باپ(یعنی حضرت ابراہیم) ان کلمات کے ذریعے اسماعیلؑ اور اسحاقؑ کے لئے پناہ مانگا کرتے تھے۔ میں تم دونوں کے لئے ہر شیطان' تکلیف دہ جانور اور نظرِبد سے محفوظ رہنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے کامل اور پُر اثر کلمات کے ذریعے پناہ مانگتا ہوں۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت اپنے لئے دعا مانگنے والے کو اعیذ کما کی جگہ اعوذ کہنا چاہئے۔

مسئلہ ۴۰ بیماری میں دَم دوانہ کروانے اور محض اللہ پر بھروسہ کرنے کی فضیلت۔

۱- مختصر صحیح مسلم للالبانی ، رقم الحدیث ۱۴۴۷
۲- مختصر صحیح مسلم للالبانی ، رقم الحدیث ۱۴۵۴
۳- مختصر صحیح بخاری للزبیدی ، رقم الحدیث ۱۴۱۸

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِيْنَ لاَ يَسْتَرْقُوْنَ وَلاَ يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میری امت سے ستر ہزار آدمی حساب کے بغیر جنّت میں جائیں گے یہ وہ لوگ ہوں گے جو دَم نہیں کرواتے' بُراشگون نہیں لیتے بلکہ (معاملے میں) محض اللہ پر توکّل کرتے ہیں۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۱ **کسی بیمار یا مصیبت زدہ آدمی کو دیکھ کر یہ دُعاء پڑھنی مسنون ہے۔**

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ رَأَى مُبْتَلًى فَقَالَ أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلاَكَ بِهِ وَفَضَّلَنِيْ عَلَى كَثِيْرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلاً لَمْ يُصِبْهُ ذٰلِكَ الْبَلاَءُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲) (صحيح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے کسی مصیبت زدہ (یا بیمار) آدمی کو دیکھ کر کہا "اس اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اس مصیبت سے بچایا ہے جس میں تجھے مبتلا کیا ہے اور (اس اللہ کا شکر ہے) جس نے مجھے بہت سی دوسری مخلوق پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔" کبھی اس مصیبت میں گرفتار نہیں ہوگا۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۲ **زندگی کے آخری لمحات میں درج ذیل دعائیں مانگی چاہئیں۔**

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : أَصْغَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَبْلَ أَنْ يَمُوْتَ ، وَهُوَ مُسْنِدٌ إِلَى ظَهْرِهٖ ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ : أَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَأَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی وفات مبارک سے پہلے میں نے جھک کر آپ ﷺ کی بات سُنی اس وقت آپ اپنی پشت کی ٹیک میرے ساتھ لگائے ہوئے تھے آپ نے فرمایا "اے اللہ ! مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق سے ملا دے۔" اس بخاری نے روایت کیا ہے۔

۱- مختصر صحیح مسلم للالبانی ، رقم الحدیث ۱۰۱
۲- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الثالث رقم الحدیث ۲۷۲۹
۳- مختصر صحیح بخاری للزبیدی ، رقم الحدیث ۱۷۰۵

بَابُ الْمَــوْتِ وَالْمَيِّـتِ

موت اور میّت کے مسائل

مسئلہ ۴۳ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی خواہش رکھنی چاہئے۔

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (۱)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا"جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو محبوب رکھتا ہے' جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرناپسند نہیں کرتا' اللہ اس سے ملاقات کرنا پسند نہیں کرتا۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۴ موت سے نفرت نہیں کرنی چاہئے۔

عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اثْنَتَانِ يَكْرَهُهُمَا ابْنُ آدَمَ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَالْمَوْتُ خَيْرٌ لِلْمُؤْمِنِ مِنَ الْفِتْنَةِ وَيَكْرَهُ قِلَّةَ الْمَالِ وَقِلَّةُ الْمَالِ أَقَلُّ لِلْحِسَابِ رَوَاهُ أَحْمَدُ.(۲) (صحيح)

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا"دو چیزوں کو آدمی ناپسند کرتا ہے پہلی چیز موت ہے حالانکہ موت مومن کے لئے فتنوں کے مقابلے میں بہتر ہے دوسری چیز مال کی کمی ہے حالانکہ مال کی کمی (قیامت کے روز) آسان حساب کا سبب بنے گی۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۵ موت کی آرزو کرنا جائز ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَزْدَادَ خَيْرًا وَإِمَّا مُسِيْئًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعْتِبَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. (۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا"کوئی شخص موت کی تمنّا نہ کرے اگر کوئی

۱- مختصر صحیح بخاری للزبیدی ، رقم الحدیث ۲۱۱۸
۲- سلسلة احادیث الصحیحة للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۸۱۳ ۳- مختصر صحیح بخاری للزبیدی ، رقم الحدیث ۱۹۶۰

نیک آدمی ہے تو اپنی نیکیوں میں اضافہ کرے گا اور اگر گنہگار ہے تو ممکن ہے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۶ شدید تکلیف میں موت کی آرزو کرنے کا طریقہ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ أَصَابَهُ فَإِنْ كَانَ لاَ بُدَّ فَاعِلاً فَلْيَقُلِ اللّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّي رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. (۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "تم میں سے کوئی بھی آدمی تکلیف یا مصیبت کی وجہ سے موت کی آرزو نہ کرے اور اگر اس کے بغیر چارہ نظر نہ آئے تو یوں کہنا چاہئے "یااللہ! مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک میرے زندہ رہنے میں بھلائی ہے اور مجھے اس وقت وفات دے جب وفات میں میرے لئے بھلائی ہو۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۷ شہادت کی موت کے لئے آرزو اور دعاء کرنا مسنون ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنْ أُقْتَلَ فِي سَبِيلِ اللهِ ثُمَّ أُحْيَى ثُمَّ أُقْتَلَ ثُمَّ أُحْيَى ثُمَّ أُقْتَلَ ثُمَّ أُحْيَى ثُمَّ أُقْتَلَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. (۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں پسند کرتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں پھر (اللہ کی راہ میں) قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر (اللہ کی راہ میں) قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر (اللہ کی راہ میں) قتل کیا جاؤں۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اللّهُمَّ ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِي بَلَدِ رَسُوْلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. (۳)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ دعاء فرمایا کرتے تھے "یااللہ مجھے اپنے رسول کے شہر میں شہادت کی موت نصیب فرما۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۸ موت کی تکلیف ناقابل بیان ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ حَاقِنَتِي وَذَاقِنَتِي فَلاَ أَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِأَحَدٍ أَبَدًا بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. (۴)

۱- مختصر صحیح بخاری للزبیدی، رقم الحدیث ۱۹۵۸
۲- کتاب الجهاد، باب تمنی الشهادة
۳- کتاب الجهاد باب الدعاء بالجهاد والشهادة
۴- مختصر صحیح بخاری للزبیدی، رقم الحدیث ۱۷۰۶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ میرے سینے اور ٹھوڑی کے درمیان فوت ہوئے بوقتِ وفات آپ ﷺ کی تکلیف دیکھنے کے بعد میں نے کبھی کسی کے بارے میں تکلیف کم ہونے کا تصور تک نہیں کیا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٤٩ موت کو کثرت سے یاد کرنا چاہیے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ يَعْنِي الْمَوْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ. (١)

حضرت ابوہریرہ ﷛ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”لذتوں کو مٹانے والی چیز، یعنی موت کو کثرت سے یاد کیا کرو۔“ اسے ترمذی نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٥٠ مرنے والے کے قریب بیٹھ کر لَاإِلٰــهَ إِلَّا اللّٰهُ پڑھنا مسنون ہے۔

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (٢)

حضرت ابُوسعید ﷛ اور حضرت ابُوہریرہ ﷛ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اپنے مرنے والے کو لَاإِلٰــهَ إِلَّا اللّٰهُ کی تلقین کیا کرو“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٥١ موت کے وقت اللہ تعالیٰ سے معافی اور بخشش کی توقع غالب رہنی چاہیے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَبْلَ مَوْتِهِ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ يَقُوْلُ لَا يَمُوْتَنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.(٣)

حضرت جابر ﷛ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کی وفات سے تین دن پہلے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ”مرتے وقت انسان کو اللہ پر حسنِ ظن رکھنا چاہیے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى شَابٍّ وَهُوَ بِالْمَوْتِ فَقَالَ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَ وَاللهِ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنِّي أَرْجُو اللهَ وَإِنِّي أَخَافُ ذُنُوْبِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ فِي مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطِنِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللهُ مَا يَرْجُوْ وَآمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ (٤) (حسن)

١- صحيح سنن الترمذی للالبانی الجزء الثانی رقم الحديث ١٨٧٧
٢- مختصر صحيح مسلم للالبانی رقم الحديث ٤٥٣
٣- مختصر صحيح مسلم للالبانی رقم الحديث ٤٥٥
٤- صحيح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحديث ٧٨٥

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ایک قریب المرگ نوجوان کے پاس تشریف لے گئے اور پوچھا"تم کیامحسوس کرتے ہو؟" اس نے عرض کیا"یا رسول اللہ (ﷺ) اللہ کی قسم ! ڈرتا بھی ہوں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے پُرامید بھی ہوں۔" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا"اس موقع پر جب کسی کے دل میں خوف اور امید جمع ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ حسبِ امید فضل وکرم کرتے ہیں اور حسبِ خوف محفوظ ومامون رکھتے ہیں۔" اسے ترمذی اور ابن ماجہ نے رایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۲ مرتے وقت کلمہ پڑھنا باعث نجات ہے۔

مسئلہ ۵۳ ہر مسلمان کو خاتمہ بالخیر کی دُعاء کرتے رہنا چاہئے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لاَ إِلٰـهَ إِلاَّ اللهُ دَخَلَ الْجَنَّـةَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ. (۱) (صحیح)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا"مرتے وقت جس کی زبان پر آخری الفاظ لاَ إِلٰـهَ إِلاَّ اللهُ ہوں گے وہ جنت میں داخل ہوگا۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۴ موت کے وقت پیشانی پر پسینہ آنا ایمان کی علامت ہے۔

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَلْمُؤْمِنُ يَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ. (۲) (صحیح)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا"موت کے وقت مومن کی پیشانی پر پسینہ آجاتا ہے۔" اسے ترمذی' نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۵ جمعہ کی رات یا جمعہ کے دن کی موت فتنہ قبر سے نجات کا باعث ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ إِلاَّ وَقَاهُ اللهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ. (۳) (حسن)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسُول اللہ ؐ نے فرمایا"جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات فوت ہو اللہ اسے قبر کے فتنہ سے بچالے گا۔" اسے احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت فوت شدہ آدمی کا موحّد اور متبع سُنّت ہونا ضروری ہے۔

مسئلہ ۵۶ شہادت کی موت قرض کے علاوہ باقی تمام گناہوں کی مغفرت کا باعث بنتی ہے۔

۱- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۲۶۷۳
۲- صحیح سنن النسائی للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۱۷۲٤
۳- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۸۵۸

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يُغْفَرُ لِلشَّهِيْدِ كُلُّ ذَنْبٍ إِلاَّ الدَّيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (١)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا"قرض کے سوا شہید کے سارے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۷ | اچانک موت مومن کے لئے رحمت اور غیر مومن کے لئے عذاب ہے۔

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَوْتُ الْفُجَاءَةِ أَخْذَةُ الأَسَفِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ (٢) وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الإِيْمَانِ وَرَزِيْنٌ فِي كِتَابِهِ أَخْذَةُ أَسَفٍ لِلْكَافِرِ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِ (٣)

حضرت عبید اللہ بن خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا"اچانک موت غضب الٰہی کی پکڑ ہے۔" اسے ابوداؤد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے نیز رزین نے اپنی کتاب میں یہ اضافہ کیا ہے کہ (موت کا اچانک آنا) کافر کے لئے غضب الٰہی کی پکڑ ہے اور مومن کے لئے باعثِ رحمت ہے۔"

مسئلہ ۵۸ | بری موت سے پناہ مانگنا مسنون ہے۔

عَنْ أَبِي الْيَسَرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْعُوْ فَيَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَرَمِ التردى ، والهدم والغم والحريق والغرق وَأَعُوْذُ بِكَ أَنْ يَتَخَبَّطَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَأَنْ اُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَمُوْتَ لَدِيْغًا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (٤) (صحيح)

حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعاء مانگا کرتے تھے۔"یااللہ ! بڑھاپے کی عمر میں مرنے اور بلندی سے گر کر مرنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ کسی چیز کے اوپر گرنے سے ہونے والی موت اور غم سے آنے والی موت سے تیری پناہ مانگتا ہوں نیز آگ میں جل کر مرنے اور پانی میں ڈوب کر مرنے سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں' نیز مرتے وقت شیطان کے کسی بھی حملے سے پناہ مانگتا ہوں' تیری راہ میں (جہاد کرتے وقت) پشت دے کر مرنے سے پناہ مانگتا ہوں' زہریلے جانور کے کاٹنے سے آنے والی موت سے بھی پناہ مانگتا ہوں۔" اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۹ | خودکشی کرنے والا ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ فِي نَارِ

١- مختصر صحيح مسلم للالباني رقم الحديث ١٠٨٤ ٢- صحيح سنن ابى داؤد للالباني الجزء الثاني رقم الحديث ٢٦٦٧
٣- مشكوة المصابيح كتاب الجنائز ، باب تمنى الموت الفصل الثاني
٤- صحيح سنن النسائي للالباني الجزء الثاني رقم الحديث ٥١٠٥

جَهَنَّمَ يَتَرَدَّى فِيهَا خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ تَحَسَّى سَمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَسَمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَجَأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.(۱)

حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا" جس نے اپنے آپ کو پہاڑ سے گرا کر ہلاک کیا وہ جہنم میں جائے گا اور ہمیشہ اپنے آپ کو اسی طرح گراتا رہے گا۔ جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ اُس کی یہی حالت رہے گی۔ جس نے زہر کھا کر اپنے آپ کو ہلاک کیا جہنم میں وہی زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا جسے کھاتا رہے گا اور ہمیشہ ہمیشہ اسی حالت میں رہے گا۔ جس نے اپنے آپ کو کسی ہتھیار سے ہلاک کیا وہی ہتھیار جہنم میں اس کے ہاتھ میں ہوگا جسے وہ اپنے پیٹ میں مارتا رہے گا۔ جہنم میں وہ ہمیشہ ہمیشہ اسی حالت میں رہے گا۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٦٠ جس شخص کے پاس کوئی قابلِ وصیّت چیز ہو اُسے وصیّت لکھ کر اپنے پاس رکھنی چاہیے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوْصِي فِيهِ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ إِلاَّ وَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.(۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا"اگر کسی مسلمان کے پاس کوئی قابلِ وصیّت چیز ہے تو اسے لکھے بغیر دو راتیں بھی نہیں گزارنی چاہئیں۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٦١ موت کے وقت آدمی کو اپنے سارے مال کی ایک تہائی سے زیادہ صدقہ کرنے کی وصیّت نہیں کرنی چاہیے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلاً أَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِينَ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَدَعَا بِهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَجَزَّأَهُمْ أَثْلاَثًا ثُمَّ أَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً وَقَالَ لَهُ قَوْلاً شَدِيدًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.(۳)

حضرت عمران بن حصین ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے مرتے وقت اپنے (سارے) غلام آزاد کردیئے اس کے پاس ان غلاموں کے علاوہ اور کچھ بھی نہ تھا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان غلاموں کو بلایا اور کے تین حصے کئے ان میں قرعہ ڈالا۔ دو غلام آزاد کردیئے اور چار غلام باقی رکھے

۱- مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ۱۹۸۲
۲- مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ۹۴
۳-

مرنے والے کو آپ ﷺ نے سخت ڈانٹ پلائی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۶۲ مرنے کے بعد میت کی آنکھیں بند کردینی چاہئیں۔

مسئلہ ۶۳ میت کے پاس بھلائی اور خیر کی باتیں کرنی چاہئیں۔

عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا حَضَرْتُمْ مَوْتَاكُمْ فَأَغْمِضُوْا الْبَصَرَ فَإِنَّ الْبَصَرَ يَتْبَعُ الرُّوْحَ وَقُوْلُوْا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُؤَمِّنُ مَا قَالَ أَهْلُ الْبَيْتِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ. (۱) (حسن)

حضرت شدّاد بن اوس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب تم فوت ہونے والوں کے پاس موجود ہو توان کی آنکھیں بند کردیاکرو کیونکہ (جب فرشتے رُوح قبض کرکے واپس جاتے ہیں تو) نظر رُوح کے پیچھے جاتی ہے اور (مردوں کے پاس بیٹھ کر) بھلی بات کہو کیونکہ گھروالوں کی باتوں پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔" اسے احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۶۴ کسی کے مرنے پر مندرجہ ذیل الفاظ کہنے مسنون ہیں۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ عَبْدٍ تُصِيْبُهُ مُصِيْبَةٌ فَيَقُوْلُ مَا أَمَرَهُ اللّٰهُ بِهِ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اللّٰهُمَّ أْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاخْلُفْ لِيْ خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَجَرَهُ اللّٰهُ فِيْ مُصِيْبَتِهِ وَ اَخْلَفَ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (۲)

حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "کہ جب کوئی مسلمان مصیبت کے وقت یہ دُعاء مانگے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے تو اللہ اس مسلمان کو پہلے سے بہتر بدلہ عطا فرمائے گا۔ ہم سب اللہ کے لئے ہیں اور ہم سب کو اسی کی طرف پلٹنا ہے۔ یااللہ مجھے میری مصیبت کے عوض بہتر اجر دے اور اس سے بہتر بدلہ عطا فرما۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۶۵ میت کو چادر سے ڈھانپ دینا چاہئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سُجِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ مَاتَ بِثَوْبٍ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی تو انہیں ایک یمنی چادر سے ڈھانپ دیا گیا۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱- صحيح سنن ابن ماجة للالبانى الجزء الاول رقم الحديث ۱۱۹۰
۲- مختصر صحيح مسلم للالبانى رقم الحديث ٤٦١
۳- مختصر صحيح مسلم للالبانى رقم الحديث ٤٥٧

مسئلہ ٦٦ | میّت کے ورثاء کو میّت کا قرض فوراً ادا کرنا چاہئے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ . (١)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا"مومن کی روح اس وقت تک جنت میں جانے سے رُکی رہتی ہے جب تک اس کا قرض ادا نہ کیاجائے۔" اسے احمد' ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٦٧ | موت کی خبر بھجوانا مسنون ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلّٰى وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (٢)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے نجاشی کی موت کی خبر اُسی روز لوگوں کو بھجوائی جس روز وہ فوت ہوا۔ پھر لوگوں کے ساتھ جنازہ گاہ تشریف لے گئے اور نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی جس میں چار تکبیریں کہیں۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٦٨ | مرنے والے کی خوبیوں کا ذکر کرنا چاہئے لیکن اس کی بُرائیوں کا ذکر کرنا منع ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ هَالِكٌ بِسُوْءٍ فَقَالَ لَا تَذْكُرُوْا هَلْكَاكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (٣) (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ کے سامنے کسی مرنے والے کا ذکر برائی کے ساتھ کیا گیا تو آپ نے فرمایا"تم اپنے فوت شدگان کا ذکر بھلائی کے سوا نہ کرو۔" اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلٰى مَا قَدَّمُوْا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ .(٤) (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مردوں کو بُرا نہ کہو جو کچھ انہوں نے آگے بھیجا تھا وہ اس کا بدلہ پاچکے" اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٦٩ حالتِ غم میں میت پر رونا چیخنا چلانا یا ماتم کرنا منع ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَطَمَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے (حالتِ غم میں) اپنا چہرہ پیٹا اپنا دامن پھاڑا اور جاہلیت کی باتیں کیں وہ ہم میں سے نہیں ہے۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٧٠ جس گھر میں ماتم اور نوحہ کرنے کی رسم ہو اس گھر میں مرنے والا اگر اپنے مرنے سے پہلے نوحہ کرنے سے منع نہ کرے تو مرنے کے بعد نوحہ کرنے والوں کا عذاب میت کو ہوگا۔

مسئلہ ٧١ اگر مرنے والا نوحہ اور ماتم کرنے کی وصیت کرے تب بھی نوحہ کا عذاب میت کو ہوگا۔

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (۲)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ "جس پر نوحہ کیا جائے اس نوحہ کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (۳)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "مردے کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٧٢ موت پر صبر کرنے کی جزا جنت ہے۔

مسئلہ ٧٣ قابلِ ثواب صبر وہی ہے جو صدمہ کے فوراً بعد کیا جائے۔

عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَقُوْلُ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ ابْنَ آدَمَ ! إِنْ صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُوْلَى لَمْ أَرْضَ لَكَ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ. (٤) (حسن)

۱-
۲- مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ٦٥٦
۳- مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ٦٦٣
٤- صحیح سنن ابن ماجة للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ١٢٩٨

حضرت ابوامامہ ﷛ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایاکہ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے "اے ابنِ آدم !اگر تُو نے صدمہ کے فوراً بعد ثواب کی نیت سے صبر کیا تو میں تیری جزا کے لئے جنت پسند کروں گا" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۴ میت کو بوسہ دینا جائز ہے۔

مسئلہ ۷۵ میت پر خاموشی سے آنسو بہانا یا رونا جائز ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ بِنْتًا لِلنَّبِيِّ ﷺ تُدْفَنُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ عِنْدَ الْقَبْرِ فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. (۱)

حضرت انس ﷛ فرماتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی بیٹی کی تدفین کے وقت موجود تھا رسول اللہ ﷺ قبر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَبَّلَ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مَيِّتٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۲) (صحيح)

حضرت عائشہ ﷞ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق ﷛ نے نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کو بوسہ دیا۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ لَمَّا مَاتَ حَضَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ إِنِّيْ لَأَعْرِفُ بُكَاءَ أَبِيْ بَكْرٍ مِنْ بُكَاءِ عُمَرَ وَأَنَا فِيْ حُجْرَتِيْ رَوَاهُ أَحْمَدُ. (۳) (صحيح)

حضرت عائشہ ﷞ سے روایت ہے کہ جب حضرت سعد بن معاذ ﷛ فوت ہوئے تو نبی اکرم ﷺ حضرت ابوبکر ﷛ اور حضرت عمر ﷛ ان کے پاس پہنچے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں اپنے حجرے میں حضرت ابوبکر صدیق ﷛ اور حضرت عمر ﷛ کے رونے کی آواز الگ الگ پہچان رہی تھی۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِيْ أَوْ قَالَ عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. (٤)

۱- مختصر صحيح بخاری للزبيدی رقم الحديث ٦٥٣

۲- صحيح سنن ابن ماجة للالبانی الجزء الاول رقم الحديث ١١٩٢

۳- منتقی الاخبار ، الجزء الثانی رقم الحديث ١٩٣٩

٤- صحيح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحديث ٧٨٨

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو مرنے کے بعد بوسہ دیا۔ آپ ان کی میت پر رو رہے تھے یا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ کی آنکھیں بہہ رہی تھیں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۶ صبر کرنا جہنم کی آگ سے رکاوٹ اور جنت میں گھر حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النِّسَاءَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ ﷺ اجْعَلْ لَنَا يَوْمًا فَوَعَظَهُنَّ وَقَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَ لَهَا ثَلاَثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ كَانُوْا حِجَابًا مِنَ النَّارِ قَالَتِ امْرَأَةٌ وَ اثْنَانِ قَالَ وَ اثْنَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. (۱)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عورتوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے (وعظ کرنے کا) ایک دن مقرر فرمادیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا "جس عورت کے تین بچے فوت ہوجائیں (اور وہ صبر کرے) تو وہ بچے اس کے لئے جہنم کی آگ سے رکاوٹ ہوں گے ایک عورت نے پوچھا جس کے دو بچے فوت ہوں؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "دو بچے بھی جہنم کی آگ سے رکاوٹ ہوں گے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : إِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى لِمَلٰئِكَتِهِ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِيْ ؟ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهِ ؟ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ مَاذَا قَالَ عَبْدِيْ ؟ فَيَقُوْلُوْنَ حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَيَقُوْلُ ابْنُوْا لِعَبْدِيْ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَ سَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ. (۲)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب مومن کا بچہ فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے پوچھتا ہے "کیا تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کرلی ہے؟" فرشتے کہتے ہیں "ہاں !"۔ اللہ فرماتا ہے "کیا تم نے میرے بندے کے جگر کا ٹکڑا لے لیا ہے؟" فرشتے عرض کرتے ہیں "ہاں !" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "پھر میرے بندے نے کیا کہا؟" فرشتہ کہتا ہے "اس نے تیری حمد بیان کی اور اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھا" اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے "میرے بندے کے لئے جنت میں ایک گھر بنادو اور اس کا نام بیت الحمد رکھو۔" اسے احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۷ اہل ایمان کے فوت ہونے والے نابالغ بچے جنت میں جاتے ہیں۔

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا تُوُفِّيَ إِبْرَاهِيْمُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا

۱- كتاب الجنائز ، باب فضل من مات له ولد فاحتسب

۲- صحيح سنن الترمذى للالبانى الجزء الاول رقم الحديث ۸۱٤

فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب ابراہیم رضی اللہ عنہ (فرزند رسول اللہ فوت ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ابراہیم کو جنت میں دُودھ پلانے والی انّا موجود ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۸ مشرکین کے فوت ہونے والے نابالغ بچوں کا معاملہ اللہ کے پاس ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ : اَللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کے نابالغ بچوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ ان کے اعمال سے بہتر واقف ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۹ موت کے بعد مومن میاں بیوی کا باہمی تعلق قائم رہتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ جِبْرَئِيْلَ جَاءَ بِصُوْرَتِهَا فِيْ خِرْقَةِ حَرِيْرٍ خَضْرَاءَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : هٰذِهِ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ . (۳) (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل' عائشہ کی تصویر سبز ریشمی کپڑے میں (لپیٹ کر) لائے اور کہا "یہ دنیا اور آخرت میں آپ کی بیوی ہیں۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

میت کے متعلق وہ امُور جو سنتِ رسُولؐ سے ثابت نہیں

۱۔ مرنے والے کے سر کے قریب قرآن مجید رکھنا۔ ۲۔ مرنے والے کے پاس سورہ یاسین پڑھنا۔
۳۔ مرنے والے کا منہ قبلہ کی طرف کرنا۔ ۴۔ مرنے والے کے ناخن یا زیر ناف بال صاف کرنا۔
۵۔ یہ عقیدہ رکھنا کہ جمعہ کے روز مرنے والے کو ایک یا دو گھڑی کے بعد کبھی عذاب نہیں ہوگا۔
۶۔ مرنے والے کی چارپائی کے گرد بیٹھ کر ذکر کرنا۔ ۷۔ مرنے والے پر صرف فاتحہ پڑھنا۔
۸۔ مرنے والے پر نعت خوانی کرنا۔ اور اس کی اُجرت وصول کرنا۔
۹۔ راہداری (میت اٹھانے سے قبل غلہ ساتھ رکھنا اور تدفین کے بعد غرباء میں تقسیم کرنا) کی رسم ادا کرنا۔
۱۰۔ مرنے والے کے پاس سورہ بقرہ تلاوت کرنا۔
۱۱۔ حیلہ (میت اٹھاتے وقت میت پر قرآن مجید رکھنا اور رکھنے سے قبل اس کے برابر غلہ یا پیسے مولوی صاحب کو دینا) کی رسم ادا کرنا۔
۱۲۔ بیوی کے فوت ہونے پر خاوند کے لئے بیوی کو غیر محرم قرار دینا۔

۱ – مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ٦٩٥
۲ – مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ٦٩٦
۳ – صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الثالث رقم الحدیث ۳۰٤۱

بَابُ التَّعْزِيَةِ
تعزیت کے مسائل

مسئلہ ۸۰ تعزیت کرنا سنت ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ عَزّٰى أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ فِي مُصِيبَتِهِ كَسَاهُ اللّٰهُ حُلَّةً خَضْرَاءَ يُحْبَرُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُحْبَرُ ؟ قَالَ: يُغْبَطُ رَوَاهُ الْخَطِيبُ وَابْنُ عَسَاكِرَ (۱) (حسن)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے اپنے مومن بھائی کی مصیبت میں اس سے تعزیت کی اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن سبز حلہ پہنائے گا جس پر قیامت کے دن رشک کیا جائے گا۔ لوگوں نے پوچھا "یارسول اللہ ! "یحبر" سے کیا مراد ہے ؟" فرمایا "یغبط" یعنی رشک کیا جائے گا۔" اسے خطیب اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۸۱ میت کے ورثاء سے تعزیت کرنے کے مسنون الفاظ درج ذیل ہیں۔

مسئلہ ۸۲ میت کے لئے دعا کرتے وقت اپنے لئے بھی دعا کرنی چاہیے۔

مسئلہ ۸۳ میت کے پاس بیٹھ کر بھلائی کی بات کرنی چاہیے۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهُ فَأَغْمَضَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الرُّوْحَ إِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِهِ فَقَالَ لَا تَدْعُوْا عَلَى أَنْفُسِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنَّ الْمَلٰئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلَى مَا تَقُوْلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِي سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.(۲)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ (ہمارے گھر) تشریف لائے۔ اس وقت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں پتھرا چکی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں بند کیں اور فرمایا "جب

۱- احکام الجنائز للالبانی رقم الصفحہ ۱۶۳

۲- احکام الجنائز للالبانی رقم الصفحہ ۱۲

رُوح قبض کی جاتی ہے تو نظر اس کے تعاقب میں جاتی ہے۔" گھر والے اس بات پر رونے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اپنے مرنے والوں کے حق میں بھلی بات کہو کیونکہ جو کچھ تم کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔" پھر نبی اکرم ﷺ نے (ابُوسلمہ رضی اللہ عنہ کے حق میں) یہ دُعا فرمائی "یااللہ! ابُوسلمہ کو بخش دے' ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کا مرتبہ بلند فرما اور اس کے پسماندگان کی حفاظت فرما' یاربُّ العالمین! ہم سب کو اور مرنے والے کو معاف فرما' میت کی قبر کشادہ کردے اور اسے نُور سے بھر دے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت میت کے حق میں دعاء کرتے وقت حدیث میں ابی سلمہ کے الفاظ کی جگہ میت کا نام لینا چاہیے۔

مسئلہ ۸۴ کسی بھی عزیز یا رشتہ دار کی موت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں۔

مسئلہ ۸۵ عورت کو اپنے شوہر کی موت پر چار ماہ دس دن سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں۔

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ :لاَ يَحِلُّ لاِمْرَأَةٍ تُؤمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلاَثٍ إلاَّ عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.(۱)

حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ کہتی ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے "اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھنے والی کسی خاتون کے لئے کسی بھی میت پر تین دن سے زیادہ اور شوہر کی میت پر چار ماہ دس دن سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ إنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمْهَلَ آلَ جَعْفَرٍ ثَلاَثًا أَنْ يَأْتِيَهُمْ ثُمَّ أَتَاهُمْ فَقَالَ : لاَ تَبْكُوْا عَلَى أَخِي بَعْدَ الْيَوْمِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.(۲) (صحیح)

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے (حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی وفات کے موقع پر) تین دن تک لوگوں کو آنے جانے کی اجازت دی۔ تین دن کے بعد نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا "آج کے بعد میرے بھائی کا سوگ نہ کیا جائے۔" اسے ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِيْنَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ تُوُفِّيَ ابْنٌ لأُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَلَمَّا كَانَ الْيَوْ

۱۔ مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ۶۵۰
۲۔ صحیح سنن النسائی للالبانی الجزء الثالث رقم الحدیث ۸۲۳

لَتْ دَعَتْ بِصُفْرَةٍ فَتَمَسَّحَتْ بِهِ وَقَالَتْ نُهِيْنَا أَنْ نُحِدَّ أَكْثَرَ ثَلَاثٍ إِلَّا بِزَوْجٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. (١)

حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا کا بیٹا فوت ہوگیا۔ تیسرے دن انہوں نے زرد خوشبو منگوا کر استعمال کی اور فرمایا "ہمیں شوہر کے علاوہ کسی اور پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے منع کیا گیا ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۸۶ جس گھر میں وفات ہو ان کے ہاں کھانا پکا کر بھجوانا سُنّت ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِصْنَعُوا لِآلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَقَدْ أَتَاهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ أَوْ أَمْرٌ يَشْغَلُهُمْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ. (٢) (حسن)

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر آئی تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے اہل و عیال کے لئے کھانا تیار کرنے کا حکم دیا اور فرمایا "ان لوگوں پر ایسی مصیبت آئی ہے یا فرمایا ایسا موقع آیا ہے جس میں وہ کھانا نہیں پکا سکیں گے۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۸۷ تعزیت کے موقع پر بین کرنا، چیخنا، چلّانا، کپڑے پھاڑنا اور ماتم کرنا منع ہے۔

عَنْ أَبِيْ مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَرْبَعٌ فِيْ أُمَّتِيْ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُوْنَهُنَّ الْفَخْرُ فِي الْأَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ وَالْإِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّيَاحَةُ وَقَالَ النَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (٣)

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "میری امت میں زمانہ جاہلیت کے چار کام ایسے ہیں جنہیں لوگ نہیں چھوڑیں گے۔ ۱۔اپنے حسب پر فخر کرنا۔ ۲۔دوسروں کے حسب پر طعنہ زنی کرنا۔ ۳۔تاروں سے بارش طلب کرنا۔ ۴۔(مرنے والوں پر) بین کرکے رونا۔" نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "بین کرنے والی عورت اگر مرنے سے قبل توبہ نہیں کرے گی، تو اسے قیامت کے روز کھڑا کرکے گندھک کا پاجامہ اور کھجلی (خارش) کا کرتا پہنایا جائے گا۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ لَا نَنُوْحَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (٤)

١- كتاب الجنائز، باب احداد المرأة على غير زوجها
٢- صحيح سنن ابن ماجة للالبانى الجزء الاول رقم الحديث ١٣٠٦
٣- مختصر صحيح مسلم للالبانى رقم الحديث ٤٦٣
٤- مختصر صحيح بخارى للزبيدى رقم الحديث ٦٦٤

حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے (بیعت لیتے وقت) عہد لیا تھا کہ ہم نوحہ نہیں کریں گی۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۸۸ تعزیت کے وقت خاموشی سے آنسو بہانا یا رونا جائز ہے۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۴۷ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۸۹ اہلِ میّت کو بڑے یا چھوٹے کھانے کا اہتمام کرنا منع ہے۔

عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نَرَى نَعُدُّ الْإِجْتِمَاعَ إِلَى أَهْلِ الْمَيِّتِ وَصَنْعَةَ الطَّعَامِ بَعْدَ دَفْنِهِ مِنَ النِّيَاحَةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ ابْنُ مَاجَةَ . (۱) (صحیح)

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی ؓ فرماتے ہیں کہ میّت دفن کرنے کے بعد اہلِ میّت کے گھر جمع ہونا اور ان کے ہاں کھانا کھانا ہم نوحہ میں شمار کیا کرتے تھے۔ اسے احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

تعزیت کے متعلق وہ اُمور، جو سنّتِ رسولؐ سے ثابت نہیں۔

۱ تعزیت کے لئے ہاتھ اٹھا کر دُعاء کرنا۔
۲ تعزیت کے لئے ہاتھ اٹھا کر فاتحہ پڑھنا۔
۳ تعزیت کے لئے آنے والے آدمی کا پہلے سے موجود افراد کو بار بار اجتماعی دُعاء کے لئے درخواست کرنا۔
۴ تین دن سے زیادہ اہل میت کے گھر یا کسی دوسری جگہ بیٹھنے کا اہتمام (پھوڑی ڈالنا) کرنا۔
۵ وفات کے بعد پہلی شب برات یا پہلی عید کے موقع پر نئے سرے سے تعزیت اور سوگ کا اہتمام کرنا۔

**

۱- صحیح سنن ابن ماجۃ للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۳۰۸

بَابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ

غسل میت کے مسائل

مسئلہ ۹۰ میت کو غسل دینے سے پہلے اچھی طرح ٹٹولنا چاہیے تاکہ اگر پیٹ میں کوئی فضلہ وغیرہ ہو تو وہ خارج ہو جائے اور جسم اچھی طرح پاک صاف ہو جائے۔

مسئلہ ۹۱ قریب ترین رشتہ داروں کو میت لحد میں اتارنی چاہیے۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ غَسَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَذَهَبْتُ أَنْظُرُ مَا يَكُوْنُ مِنَ الْمَيِّتِ فَلَمْ
ـدْ شَيْئًا وَكَانَ طَيِّبًا حَيًّا وَمَيِّتًا وَوَلِّيَ دَفْنَهُ وَإِجْنَانَهُ دُوْنَ النَّاسِ أَرْبَعَةٌ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ وَالْفَضْلُ وَصَالِحٌ
ـوْلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَلَحَدَ لِرَسُوْلِ اللهِ لَحْدًا فَنَصَبَ عَلَيْهِ اللَّبِنَ نَصْبًا رَوَاهُ الْحَاكِمُ
ـالْبَيْهَقِيُّ (۱) (صحیح)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "میں رسول اللہ ﷺ کو غسل دینے لگا تو آپ ﷺ کے جسم اطہر کو ٹٹولا تو کوئی چیز نہ پائی رسول اللہ ﷺ جس طرح زندگی میں پاک صاف تھے اسی طرح اپنی وفات کے بعد بھی پاک اور صاف تھے۔ لوگوں میں سے چار آدمی آپ ﷺ کا جسمِ اطہر قبر میں اتارنے پر مامور ہوئے۔ ان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ (آپ ﷺ کے داماد) حضرت عباس رضی اللہ عنہ (آپ ﷺ کے چچا) حضرت فضل رضی اللہ عنہ (حضور کے چچازاد بھائی) اور آپ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت صالح رضی اللہ عنہ شامل تھے۔ ان حضرات نے رسول اللہ ﷺ کو لحد میں اتارا اور اوپر کچی اینٹیں نصب کیں۔ اسے حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۲ میت کے غسل کا آغاز وضو سے کرنا چاہیے۔

مسئلہ ۹۳ غسل کے لئے استعمال ہونے والے پانی میں بیری کے پتے ڈالنا مسنون ہیں۔

---

۱ – احکام الجنائز للالبانی رقم الصفحہ ۱۴۸

مسئلہ ۹۴ غسل طاق (تین' پانچ یا سات) مرتبہ دینا چاہیے۔
مسئلہ ۹۵ آخری بار غسل دینے کے لئے پانی میں کافور ڈالنا مسنون ہے۔
مسئلہ ۹۶ میت خاتون ہو' تو غسل کے بعد سر کے بالوں کی تین چوٹیاں بنا کر پیچھے ڈال دینی چاہئیں۔

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ : إغْسِلْنَهَا ثَلٰثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَآءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُوْرًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حَقْوَهُ فَقَالَ : أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ وَفِي رِوَايَةٍ إغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا وَابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا فَقَالَتْ فَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلٰثَةَ قُرُوْنٍ فَأَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ہم حضور اکرم ﷺ کی بیٹی (حضرت زینب ؓ) کو غسل دے رہی تھیں' تو آپ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا"اسے تین یا پانچ مرتبہ یا اگر مناسب سمجھو' تو اس سے بھی زیادہ مرتبہ غسل دینا اور پانی میں بیری کے پتے ڈال لینا'جب تم غسل دے چکو تو مجھے اطلاع دینا۔" چنانچہ جب ہم فارغ ہوگئیں تو حضور اکرم ﷺ کو اطلاع دی۔ آپ ﷺ نے (اپنا تہبند ہماری طرف پھینکا اور فرمایا"یہ اس کے جسم پر لپیٹ دو۔" ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں "اسے طاق مرتبہ یعنی تین' پانچ یا سات مرتبہ غسل دو۔ اور آغاز وضو کے اعضاء سے داہنی طرف سے کرو۔" حضرت اُمّ عطیہ ؓ کہتی ہیں کہ ہم نے(غسل کے بعد) سر کے بالوں کی تین چوٹیاں بنائیں اور انہیں پیچھے کی طرف کردیا۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۷ غسل دینے والا میت میں کوئی ناگوار چیز دیکھ کر پردہ پوشی کرے' تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرماتے ہیں۔

عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَسَتَرَهُ سَتَرَهُ اللّٰهُ مِنَ الذُّنُوْبِ وَمَنْ كَفَّنَ مُسْلِمًا كَسَاهُ اللّٰهُ مِنَ السُّنْدُسِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ (۲) (حسن)

حضرت ابو امامہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا"جس نے کسی میت کو غسل دیا(اور کوئی ناگوار چیز دیکھ کر) اسکی پردہ پوشی کی اللہ اس کے گناہوں کی پردہ پوشی فرمائے گا اور جس نے کسی مسلمان کو کفن دیا اللہ تعالیٰ اسے (قیامت کے دن) سُندس کا لباس پہنائے گا۔" اسے طبرانی نے

۱- مشکوۃ المصابیح للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۶۳۷
۲- سلسلة احادیث الصحیحة للالبانی الجزء الخامس رقم الحدیث ۲۳۵۳

روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۸ میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے۔

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : مِنْ غُسْلِهِ الْغُسْلُ وَ مِنْ حَمْلِهِ الْوُضُوْءُ یَعْنِی الْمَیِّتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ .(۱) (صحیح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "میت کو غسل دینے کے بعد غسل ہے اور میت کو کندھا دینے کے بعد وضو ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَیْسَ عَلَیْکُمْ فِی غُسْلِ مَیِّتِکُمْ غُسْلٌ إِذَا غَسَلْتُمُوْهُ فَإِنَّ مَیِّتَکُمْ لَیْسَ بِنَجِسٍ فَحَسْبُکُمْ أَنْ تَغْسِلُوْا أَیْدِیَکُمْ رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَالْبَیْهَقِیُّ (۲) (حسن)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب تم میت کو غسل دو تو تم پر غسل واجب نہیں کیونکہ میت نجس نہیں ہے، لہٰذا یہی کافی ہے کہ تم اپنے ہاتھ دھولو" اسے حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۹ شہید کے لئے غسل نہیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَجْمَعُ بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ مِنْ قَتْلَی أُحُدٍ فِی ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ یَقُوْلُ أَیُّهُمْ أَکْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِیْرَ لَهُ إِلَی أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِی اللَّحْدِ وَقَالَ أَنَا شَهِیْدٌ عَلَی هٰؤُلَاءِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ یُغَسَّلُوْا وَلَمْ یُصَلِّ عَلَیْهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ. (۳)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ شہدائے احد میں سے دو شہیدوں کو ایک کپڑے میں اکٹھا کرتے۔ پھر پوچھتے "ان دونوں میں سے کس کو قرآن زیادہ یاد تھا؟" لوگوں کے بتانے پر نبی اکرم ﷺ اسے قبر میں آگے کرتے اور فرماتے "قیامت کے دن میں ان کی (شہادت کی) گواہی دوں گا۔" پھر آپ ﷺ نے شہداء کو خون سمیت دفن کرنے کا حکم دیا نہ انہیں غسل دیا نہ ان پر نماز پڑھی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۰۰ خاوند، بیوی کو اور بیوی، خاوند کو بلا کراہت غسل دے سکتے ہیں۔

۱- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۷۹۱
۲- احکام الجنائز للالبانی رقم الصفحہ ۵۳
۳- مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ۶۷۶

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ رَجَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنَ الْبَقِيْعِ فَوَجَدَنِيْ وَأَنَا أَجِدُ صُدَاعًا فِي رَأْسِي وَأَنَا أَقُوْلُ وَا رَأْسَاهُ فَقَالَ بَلْ أَنَا يَا عَائِشَةُ ، وَا رَأْسَاهُ ثُمَّ قَالَ مَا ضَرَّكِ لَوْ مُتِّ قَبْلِي فَقُمْتُ عَلَيْكِ فَغَسَّلْتُكِ وَكَفَّنْتُكِ وَ صَلَّيْتُ عَلَيْكِ وَدَفَنْتُكِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ. (۱) (حسن)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بقیع سے ایک جنازہ پڑھ کر تشریف لائے اور مجھے تلاش کیا۔ میرے سر میں درد تھا اور میں کہہ رہی تھی "ہائے میرا سر پھٹا جارہاہے۔" آپ نے فرمایا "نہیں ! بلکہ میرا سر۔اے عائشہ !اگر تم مجھ سے پہلے فوت ہوجاؤ' تو تمہارے سارے کام خود کروں خود تمہیں غسل دوں'خود تمہیں کفن پہناؤں اور خود تمہاری نماز جنازہ پڑھ کر دفن کروں اس میں کوئی حرج کی بات نہیں۔" اسے احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ لَوْ كُنْتُ إِسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا غَسَّلَ النَّبِيَّ ﷺ غَيْرُ نِسَائِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ . (۲) (صحيح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایاکرتی تھیں'جو بات مجھے بعد میں معلوم ہوئی اگر پہلے معلوم ہوتی' تو رسول اللہ ﷺ کو ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن غسل دیتیں۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ امْرَءَةَ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا غَسَّلَتْ أَبَا بَكْرٍ حِيْنَ تُوُفِّيَ ثُمَّ خَرَجَتْ فَسَأَلَتْ مَنْ حَضَرَهَا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَتْ إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ شَدِيْدُ الْبَرْدِ فَهَلْ عَلَيَّ مِنْ غُسْلٍ فَقَالُوْا لاَ رَوَاهُ فِيْ الْمُوَطَّا. (۳)

حضرت عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو وفات کے بعد غسل دیا اور موجود مہاجرین سے دریافت کیا "آج شدید سردی ہے کیا مجھے ضرور غسل کرنا چاہیے؟" لوگوں نے کہا "ضروری نہیں۔" اسے امام مالک نے مؤطامیں روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۰۱ میت کو غسل دینے کے لئے پردے کا اہتمام کرنا ضروری ہے۔

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ : لاَ يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلاَ الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (٤)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "کوئی مرد کسی مرد کے ستر کو نہ دیکھے اور کوئی عورت کسی عورت کے ستر کو نہ دیکھے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱- صحیح سنن ابن ماجة للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۱۱۹۸
۲- صحیح سنن ابن ماجة للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۱۱۹۶
۳- کتاب الجنائز ، باب غسل المیت
٤- کتاب الغسل ، باب النهی عن النظر الی عورة الرجل و المرأة

بَابُ التَّکْفِیْنِ
کفن کے مسائل

مسئلہ ۱۰۲ زندگی میں جو میّت کا سرپرست ہو وہی کفن تیار کرنے کا ذمّہ دار ہے۔

مسئلہ ۱۰۳ کفن صاف ستھرا اور اچھے کپڑے سے بنانا چاہیے۔

عَنْ أَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا وَلِیَ أَحَدُکُمْ أَخَاهُ فَلْیُحْسِنْ کَفَنَهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِیُّ . (۱) (صحیح)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مرنے والے کا ولی اپنے بھائی کے لئے اچھا کفن بنائے۔" اسے ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۰۴ کسی محتاج یا بے سہارا میّت کے لئے کفن تیار کرنے والے کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سُندس کا لباس پہنائیں گے۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۹۷ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۱۰۵ مرد کو تین کپڑوں میں کفن دینا مسنون ہے۔

مسئلہ ۱۰۶ کفن کے لئے سفید کپڑے استعمال کرنا افضل ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کُفِّنَ فِیْ ثَلاَثَةِ أَثْوَابٍ یَمَانِیَةٍ بِیْضٍ سَحُوْلِیَّةٍ مِنْ کُرْسُفٍ لَیْسَ فِیْهِنَّ قَمِیْصٌ وَلاَ عِمَامَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ (۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو تین سفید یمنی چادروں میں کفن دیا گیا [illegible] سحول بستی میں روئی سے بنی ہوئی تھیں ان میں نہ کرتا تھا نہ پگڑی۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۰۷ عورت کے کفن میں پانچ کپڑے استعمال ہوتے ہیں۔

۱۔ صحیح سنن ابن ماجۃ للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۱۲۰۲ ۲۔ مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ۶۷۳

قَالَ الْحَسَنُ الْخِرْقَةُ الْخَامِسَةُ تَشُدُّ بِهَا الْفَخِذَيْنِ وَالْوَرِكَيْنِ تَحْتَ الدِّرْعِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت حسن (بصری رحمہ اللہ) فرماتے ہیں عورت کے کفن کا پانچواں کپڑا وہی ہے جو قمیض کے نیچے رہتا ہے اس سے عورت کا ستر اور رانیں باندھی جاتی ہیں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۰۸ شہید کے لئے نہ کفن ہے نہ غسل' اسی حالت میں اور انہی کپڑوں میں شہید کو دفن کرنا چاہیے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ شُهَدَاءَ أُحُدٍ لَمْ يُغَسَّلُوْا وَ دُفِنُوْا بِدِمَائِهِمْ وَ لَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ . (۲) (حسن)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شہدائے اُحد نہ غسل دیئے گئے نہ ان پر نماز پڑھی گئی اور خون (آلود کپڑوں سمیت) دفن کئے گئے۔ اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ : وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لاَ يُكْلَمُ أَحَدٌ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَاللهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِي سَبِيْلِهِ إِلاَّ جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّيْحُ رِيْحُ الْمِسْكِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اس ذات کی قسم ! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' جو بھی شخص اللہ کی راہ میں زخمی کیا جاتا ہے اللہ اسے خوب جانتا ہے کون اس کی راہ میں زخمی کیا گیا ہے پھر بھی جب وہ قیامت کے روز اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اس حال میں آئے گا کہ (اس کے زخموں سے) سرخ رنگ کا خون بہہ رہا ہوگا جس سے مشک کی خوشبو آرہی ہوگی۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۰۹ میتیں زیادہ اور کفن کم کی صُورت میں ایک کفن میں ایک سے زائد میتیں دفن کی جاسکتی ہیں۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۱۵۸ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۱۱۰ محرم کو احرام کی انہی چادروں میں کفن دینا چاہیے' جو اس نے پہن رکھی ہوں۔

مسئلہ ۱۱۱ محرم اور شہید کے علاوہ باقی میتوں پر غسل اور کفن کے بعد خوشبو لگانی جائز ہے۔

---

۱ – منتقی الاخبار ، الجزء الاول رقم الحدیث ۱۸۰٤
۲ – صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۲٦۸۸
۳ – مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ۱۲۱۳

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اغْسِلُوْا الْمُحْرِمَ فِي ثَوْبَيْهِ الَّلذَيْنِ
رَمَ فِيْهِمَا وَاغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلاَ تُمِسُّوْهُ بِطِيْبٍ وَلاَ تُخَمِّرُوْا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ
مَ الْقِيَامَةِ مُحْرِمًا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ .(۱) (حسن)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "محرم کو احرام کی چادروں میں
پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور احرام کی چادروں میں ہی کفن دو۔ اسے خوشبو لگاؤ نہ اس کا سر
ڈھانپو کیونکہ محرم قیامت کے دن حالت احرام میں ہی اٹھایا جائے گا۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۱۲ کسی نبی، ولی یا بزرگ کے لباس کا کفن مرنے والے کو عذاب سے نہیں بچا سکتا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ
ﷺ حِيْنَ مَاتَ أَبُوْهُ فَقَالَ أَعْطِنِي قَمِيْصَكَ أُكَفِّنْهُ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَأَعْطَاهُ قَمِيْصَهُ وَقَالَ : إِذَا
رَغْتُمْ فَآذِنُوْنِي فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ جَذَبَهُ عُمَرُ وَقَالَ أَلَيْسَ قَدْ نَهَى اللّٰهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ فَقَالَ:
نَا بَيْنَ الْخِيَرَتَيْنِ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْلاَ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ "فَصَلَّى عَلَيْهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿ وَلاَ تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ
مَاتَ أَبَدًا وَلاَ تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ ﴾ فَتَرَكَ الصَّلاَةَ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .(۲) (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا والد عبداللہ بن ابی (منافق)
فوت ہوا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (مخلص صحابی) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، عرض کیا "اپنی
قمیص مجھے عطا فرمائیے میں اس میں اپنے باپ کو کفن دوں گا اور اس کے لئے دعاء فرمائیے اور اس کی نماز
جنازہ بھی پڑھائیے۔" چنانچہ آپ نے (کفن بنانے کے لئے عبداللہ رضی اللہ عنہ کو) قمیص دے دی اور فرمایا "جب
کفن تیار کرلو، تو مجھے بتانا۔" جب آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھانے کا ارادہ فرمایا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
آپ کو روک لیا اور عرض کیا "اللہ نے آپ کو منافقوں کی نماز جنازہ پڑھانے سے منع فرمایا ہے۔" تو آپ
نے ارشاد فرمایا "مجھے دو باتوں کا اختیار دیا گیا ہے۔ بخشش کی دعاء کروں یا نہ کروں (لہذا میں کرنا چاہتا
ہوں)" چنانچہ آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "جب کوئی
منافق مرے تو کبھی بھی اس کی نماز جنازہ نہ پڑھنا نہ اس کی قبر پر کھڑے ہو کر دعائے مغفرت کرنا۔" اس
کے بعد آپ نے منافقوں کی نماز جنازہ پڑھانی ترک فرمادی۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۱۳ کفن بنانے، قبر کھودنے اور غسل دینے کی اجرت میت کے مال سے ادا کرنی جائز ہے اس کے بعد قرض ادا کرنا چاہیے۔ پھر وصیت پوری کرنی

۱- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۱۷۹۶
۲- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الثالث رقم الحدیث ۲٤۷٤

چاہیے۔

قَالَ إِبْرَاهِيمُ يُبْدَأُ بِالْكَفَنِ ثُمَّ بِالدَّيْنِ ثُمَّ بِالْوَصِيَّةِ وَقَالَ سُفْيَانُ أَجْرُ الْقَبْرِ وَالْغُسْلِ هُوَ مِنَ الْكَفَنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. (۱)

ابراہیم رحمہ اللہ کہتے ہیں (میت کے مال سے) پہلے کفن بنایا جائے پھر قرض ادا کیا جائے۔ پھر وصیت پوری کی جائے۔ سفیان کہتے ہیں قبر کھودنے اور غسل دینے کی اجرت کفن بنانے میں شامل ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

کفن کے متعلق وہ اُمور' جو سُنتِ رسولؐ سے ثابت نہیں

۱ کفن پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کلمہ طیبہ' عہد نامہ' کوئی قرآنی آیت یا اہل وغیرہ کے نام لکھنا۔

۲ علیحدہ کپڑے پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کلمہ طیبہ' عہد نامہ' کوئی قرآنی آیت یا اہلِ بیت کے نام وغیرہ لکھ کر میت کے سینے پر رکھنا۔

۳ کفن آبِ زمزم میں بھگونا

۴ بزرگوں کے لباس میں کفن بنانا۔

۵ یہ عقیدہ رکھنا کہ مذکورہ بالا تمام امور یا کسی ایک پر عمل کرنے سے میت کے عذاب میں تخفیف ہو گی۔

۶ چھوٹے بچوں کو کفن کی بجائے نئے کپڑے پہنا کر ان میں دفن کرنا۔

۷ فوت شدہ دُولہا یا دُولہن کو کفن کی بجائے شادی کے کپڑے یا سہرا پہنا کر دفن کرنا۔

✱✱

۱۔ کتاب الجنائز ، باب الکفن من جمیع المال

بَابُ الْجَنَازَةِ
جنازہ کے مسائل

مسئلہ ۱۱۴ جنازہ لے جانے میں جلدی کرنی چاہیے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا إِلَيْهِ وَإِنْ تَكُ سِوَا ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.(۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا"جنازہ کے معاملے میں جلدی سے کام لو اگر مرنے والا نیک ہے تو اس کے لئے بھلائی ہے' لہٰذا اسے بھلائی کی طرف (جلدی) پہنچاؤ اگر مرنے والا گناہ گار ہے تو اس کے لئے برائی ہے' لہٰذا اسے اپنے کندھوں سے جلدی اتار ڈالو۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِي وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ لِأَهْلِهَا يَا وَيْلَهَا أَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلاَّ الْإِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَ الْإِنْسَانُ لَصَعِقَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.(۲)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا"جب جنازہ تیار ہوجاتا ہے اور لوگ اسے اپنے کندھوں پر اٹھاتے ہیں' تو نیک آدمی کہتا ہے "مجھے جلدی لے چلو۔" اگر گناہ گار آدمی ہے' تو گھر والوں سے کہتا ہے "ہائے مجھے افسوس مجھے کہاں لئے جارہے ہو؟"اس کی یہ آواز انسانوں کے علاوہ تمام مخلوق سنتی ہے۔ اگر انسان سن لیں 'تو بے ہوش ہوجائیں۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۱۵ جنازے کے ساتھ جانا مسلمان کا مسلمان پر حق ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ(۳)

۱- مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ٦٦٩
۲- مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ٦٦٨
۳- صحیح جامع الصغیر للالبانی الجزء الثالث رقم الحدیث ٣١٤٥

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مسلمان کے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں۔ ۱۔سلام کا جواب دینا۔ ۲۔مریض کی تیمارداری کرنا۔ ۳۔جنازے کے ساتھ جانا۔ ۴۔دعوت قبول کرنا۔ ۵۔ چھینکنے والے کو چھینک کا جواب دینا۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۱۶ عورتوں کا جنازے کے ساتھ نہ جانا افضل ہے۔

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ نُهِيْنَا عَنْ اِتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. (۱)

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمیں (عورتوں کو) جنازے کے ساتھ جانے سے منع کیا گیا ہے، لیکن نبی اکرم ﷺ نے ہم پر سختی نہیں فرمائی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۱۷ جس جنازے کے ساتھ خلاف شرع کام ہوں اس کے ساتھ جانا منع ہے۔

مسئلہ ۱۱۸ جنازے کے ساتھ خوشبو یا آگ وغیرہ لے جانا منع ہے۔

مسئلہ ۱۱۹ جنازے کے ساتھ اونچی آواز میں کلمہ طیبہ کا ورد کرنا یا قرآنی آیات پڑھنا منع ہے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تُتْبَعَ جَنَازَةٌ مَعَهَا رَانَّةٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ. (۲) (حسن)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس جنازے کے ساتھ جانے سے منع فرمایا ہے جس کے ساتھ نوحہ اور ماتم کرنے والی عورتیں ہوں۔ اسے احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُتْبَعُ الْجَنَازَةُ بِصَوْتٍ وَلَا نَارٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوٗدَ. (۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جنازے میں (اونچی) آواز یا آگ کے ساتھ نہ چلا جائے۔" اسے احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ يَكْرَهُوْنَ رَفْعَ الصَّوْتِ عِنْدَ الْجَنَائِزِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ. (۴) (صحیح)

۱- مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ۶۴۹
۲- احکام الجنائز للالبانی رقم الحدیث ۷۰
۳-۴- احکام الجنائز للالبانی رقم الصفحہ ۷۰-۷۱

حضرت قیس بن عباد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ جنازے کے ساتھ آواز بلند کرنا ناپسند فرماتے تھے۔ اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۲۰ جنازے کے ساتھ آگے پیچھے۔ دائیں بائیں چلنا جائز ہے البتہ پیچھے چلنا افضل ہے۔

مسئلہ ۱۲۱ جنازے کے ساتھ سواری پر جانا درست ہے' لیکن سوار کو جنازے کے پیچھے چلنا چاہیے۔

عَنْ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : الرَّاكِبُ يَسِيْرُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِي يَمْشِيْ خَلْفَهَا وَاَمَامَهَا وَعَنْ يَمِيْنِهَا وَعَنْ يَسَارِهَا قَرِيْبًا مِنْهَا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ .(۱) (صحیح)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "سوار جنازے کے پیچھے رہے اور پیدل جنازے کے قریب رہتے ہوئے آگے پیچھے' دائیں بائیں چل سکتا ہے۔" اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَشْيُ خَلْفَهَا أَفْضَلُ مِنَ الْمَشْيِ أَمَامَهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ .(۲) (حسن)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جنازے کے پیچھے چلنا آگے چلنے سے افضل ہے۔" اسے احمد اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۲۲ جب تک جنازہ زمین پر نہ رکھا جائے اس وقت تک بیٹھنا منع ہے۔

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلاَ يَقْعُدْ حَتّٰى تُوْضَعَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .(۳)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جب جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور جو شخص جنازے کے ساتھ جائے وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک جنازہ نیچے نہ رکھ دیا جائے۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۲۳ جنازہ اٹھانے کے بعد وضو کرنا مستحب ہے۔

۱- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۲۷۲۳
۲- احکام الجنائز للالبانی رقم الصفحہ ۷٤
۳- کتاب الجنائز ، باب متی یقعد إذا قام للجنازة

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۹۸ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

جنازے کے متعلق وہ امور' جو سنتِ رسولؐ سے ثابت نہیں

١ جنازے پر پھول ڈالنا یا کوئی دوسری زیب وزینت کرنا۔
٢ جنازے کے اوپر نقش ونگار والی مزین چادر ڈالنا۔
٣ سبز رنگ کی چادر پر کلمہ طیبہ یا دوسری قرآنی آیات وغیرہ لکھ کر جنازے پر ڈالنا۔
٤ گھر سے جنازہ نکالتے وقت صدقہ اور خیرات کا اہتمام کرنا۔
٥ جنازے کو نیک لوگوں کی قبروں کا طواف کروانا۔
٦ یہ عقیدہ رکھنا کہ نیک آدمی کا جنازہ ہلکا ہوتا ہے اور گناہ گار کا جنازہ بھاری ہوتا ہے۔
٧ جنازہ لے جانے سے قبل قرآن مجید کے اڑھائی پارے تلاوت کرنا۔

✱✱

بَابُ صَلاَةِ الْجَنَازَةِ
نماز جنازہ کے مسائل

مسئلہ ۱۲۴ نماز جنازہ پڑھنے کی فضیلت۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰى يُصَلّٰى فَلَهُ قِيْرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَ حَتّٰى تُدْفَنَ كَانَ لَهُ قِيْرَاطَانِ قِيْلَ وَمَا الْقِيْرَاطَانِ ؟ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيْمَيْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. (۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" جو شخص جنازے میں شامل ہو اور نماز پڑھے' اسے ایک قیراط ثواب ملتا ہے اور جو شخص میت دفن کرنے تک موجود رہے' اسے دو قیراط کا ثواب ملتا ہے۔" صحابہ کرامؓ نے عرض کیا"یارسول اللہ ﷺ قیراطان کا کیا مطلب ہے؟" نبی اکرم ﷺ نے فرمایا"دو قیراط ثواب دو بڑے پہاڑوں کے برابر ہے۔" اسے بخاری نے روایت ہے۔

مسئلہ ۱۲۵ نماز جنازہ میں صرف قیام ہے جس میں چار تکبیریں ہیں۔ نہ رُکوع ہے نہ سجدہ۔

مسئلہ ۱۲۶ غائبانہ نماز جنازہ پڑھنی جائز ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَعَى النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو نجاشی کی موت کی خبر اسی روز پہنچائی' جس روز وہ فوت ہوا۔ نبی اکرم ﷺ صحابہ کرامؓ کے ساتھ جنازہ گاہ تشریف لے گئے ان کی صف بنائی اور چار تکبیریں کہہ کر نماز جنازہ پڑھائی۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۲۷ پہلی تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ پڑھنی مسنون ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ رَوَاهُ

۱- كتاب الجنائز ، باب من انتظر حتى تدفن

۲- مختصر صحيح بخارى للزبيدى رقم الحديث ٦٣٨

الـتِّرْمِذِيُّ وأَبـوْ دَاوُدَ وَابْـنُ مَاجـةَ (۱) (صحيـح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھی۔ اسے ترمذی' ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فَقَالَ لِتَعْلَمُوْا أَنَّهَا سُنَّةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت طلحہ بن عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی' تو انہوں نے اس میں سورہ فاتحہ پڑھی اور فرمایا "جان رکھو یہ سُنّت ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۲۸ **پہلی تکبیر کے بعد سُورہ فاتحہ' دوسری تکبیر کے بعد دُرُود شریف' تیسری تکبیر کے بعد دُعاء اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیرنا واجب ہے۔**

مسئلہ ۱۲۹ **نماز جنازہ میں آہستہ یا بلند آواز سے قرآت کرنا دونوں طرح درست ہے۔**

مسئلہ ۱۳۰ **سورہ فاتحہ کے بعد قرآن مجید کی کوئی دوسری سورہ ساتھ ملانا بھی جائز ہے۔**

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ وَجَهَرَ حَتّٰى أَسْمَعَنَا فَلَمَّا فَرَغَ أَخَذْتُ بِيَدِهِ فَسَأَلْتُهُ قَالَ إِنَّمَا جَهَرْتُ لِتَعْلَمُوْا أَنَّهَا سُنَّةٌ وَحَقٌّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ (۳)

حضرت طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی۔ انہوں نے سورہ فاتحہ کے بعد ایک دوسری سورۃ اونچی آواز میں پڑھی' جو ہم نے سنی۔ جب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فارغ ہوئے' تو میں نے انہیں ہاتھ سے پکڑا اور (قرآت کے بارہ میں) ان سے سوال کیا انہوں نے جواب دیا "میں نے جہری قرآت اس لئے کی ہے تاکہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ یہ سُنّت ہے اور جائز ہے۔" اسے بخاری' ابوداؤد' نسائی اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ السُّنَّةَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ أَنْ يُكَبِّرَ الْإِمَامُ ثُمَّ يَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ بَعْدَ التَّكْبِيْرَةِ الْأُوْلَى سِرًّا فِي نَفْسِهِ ثُمَّ يُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَيُخْلِصُ الدُّعَاءَ لِلْجَنَازَةِ فِي التَّكْبِيْرَاتِ لَا يَقْرَأُ فِي شَيْءٍ مِنْهُنَّ ثُمَّ يُسَلِّمُ سِرًّا فِي نَفْسِهِ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ .(٤) (صحيح)

۱- صحيح سنن ابن ماجة للالباني الجزء الاول رقم الحديث ۱۲۱۵
۲- مختصر صحيح بخارى للزبيدى رقم الحديث ۶۷۳
۳- احكام الجنائز للالبانى رقم الصفحه ۱۱۹
٤- مسند الشافعى الجزء الاول رقم الحديث ۵۸۱

حضرت ابو امامہ بن سہل رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ نمازِ جنازہ میں امام کا پہلی تکبیر کے بعد خاموشی سے سُورہ فاتحہ پڑھنا پھر (دوسری تکبیر کے بعد) نبی اکرم ﷺ پر درُود بھیجنا پھر (تیسری تکبیر کے بعد) خلوصِ دل سے میت کے لئے دعاء اور اونچی آواز سے قرأت نہ کرنا (چوتھی تکبیر کے بعد) آہستہ سلام پھیرنا سنت ہے۔ اسے شافعی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳۱ درود شریف کے بعد تیسری تکبیر میں مندرجہ ذیل دُعاؤں میں سے کوئی ایک یا دونوں دعائیں مانگنی چاہئیں۔

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا صَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَكَبِیْرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ أَحْیَیْتَهُ مِنَّا فَأَحْیِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِیْمَانِ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ. (۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز جنازہ میں یہ پڑھا کرتے تھے "یا اللہ! ہمارے زندوں اور مردوں کو' حاضر اور غائب کو' چھوٹوں اور بڑوں کو' مردوں اور عورتوں کو بخش دے۔ یا اللہ! ہم میں سے جس کو تو زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے مارنا چاہے اسے ایمان پر موت دے۔ یا اللہ! ہمیں مرنے والے (پر صبر کرنے) کے ثواب سے محروم نہ رکھ اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ کر۔" اسے احمد' ابوداؤد' ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهِ وَهُوَ یَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَایَا كَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْأَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَیْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَیْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَیْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالَ: حَتّٰى تَمَنَّیْتُ أَنْ أَكُوْنَ أَنَا ذٰلِكَ الْمَیِّتَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (۲)

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک جنازے کی نماز پر' جو دعاء پڑھی وہ میں نے یاد کرلی آپ ﷺ نے دعاء یُوں فرمائی "یا اللہ! اسے بخش دے' اس پر رحم فرما' اسے آرام دے اور معاف فرما' اس کی باعزت مہمانی کر' اس کی قبر کشادہ فرمادے' اسے پانی' برف اور اولوں سے دھو کر اس طرح گناہوں سے پاک اور صاف فرما جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے' اسے اس کے گھر سے بہتر گھر' اس کے اہل و عیال' سے بہتر اہل و عیال' اس کی ساتھی سے بہتر ساتھی عطا فرما' اسے

۱- صحیح سنن ابن ماجۃ للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۲۱۷
۲- مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ۴۷۷

جنت میں داخل فرما' اور عذاب قبر اور آگ کے عذاب سے محفوظ رکھ" حضرت عوف بن مالک ﷛ کہتے ہیں۔" یہ دعاء سن کر میں نے خواہش کی کہ کاشیہ میت میری ہوتی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳۲ بچے کے جنازہ میں مندرجہ ذیل دُعاء پڑھنی مسنون ہے۔

صَلَّى الْحَسَنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى الطِّفْلِ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَيَقُولُ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَفَرَطًا وَذُخْرًا وَأَجْرًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. (۱)

حضرت حسن ﷛ نے ایک بچے پر نماز جنازہ پڑھی۔ جس میں سُورہ فاتحہ کے بعد یہ دُعاء مانگی "یااللہ ! اس بچے کو ہمارے لئے پیشوا' پیش رو' ذخیرہ اور باعث اجر بنا۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳۳ نماز جنازہ پڑھانے کے لئے امام کو مرد میت کے سر اور عورت میت کے وسط میں کھڑا ہونا چاہیے۔

مسئلہ ۱۳۴ نماز جنازہ پڑھانے کے لئے امام کا مرد میت کے وسط میں اور عورت میت کے سینے کے برابر کھڑا ہونا سنت سے ثابت نہیں۔

عَنْ أَبِيْ غَالِبٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ صَلَّى عَلَى جَنَازَةِ رَجُلٍ فَقَامَ حِيَالَ رَأْسِهِ فَجِيْئَ بِجَنَازَةٍ أُخْرَى ، بِامْرَأَةٍ . فَقَالُوْا : يَا أَبَا حَمْزَةَ ! صَلِّ عَلَيْهَا ، فَقَامَ حِيَالَ وَسْطِ السَّرِيْرِ . فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ : يَا أَبَا حَمْزَةَ ! هٰكَذَا رَأَيْتَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَامَ مِنَ الْجَنَازَةِ مُقَامَكَ مِنَ الرَّجُلِ . وَقَامَ مِنَ الْمَرْأَةِ مُقَامَكَ مِنَ الْمَرْأَةِ ؟ قَالَ : نَعَمْ . فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا ، فَقَالَ : احْفَظُوْا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۲) (صحيح)

حضرت ابوغالب ﷫ کہتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک ﷛ کو ایک مرد کی نماز جنازہ پڑھاتے دیکھا حضرت انس مرد میت کے سر کے سامنے کھڑے ہوئے پھر دوسرا جنازہ آیا جو ایک عورت کا تھا۔ علاء بن زیاد نے کہا اے ابوحمزہ (حضرت انس ﷛ کی کنیت) عورت کی نماز جنازہ پڑھاؤ۔ حضرت انس ﷛ چارپائی کے وسط میں کھڑے ہوگئے (اور نماز پڑھائی) علاء بن زیاد نے حضرت انس ﷛ سے پوچھا "اے ابوحمزہ ! کیا تو نے رسول اکرم ﷺ کی مرد میت کے سر کے برابر اور عورت میت کے وسط میں کھڑے ہوتے دیکھا ہے؟" حضرت انس ﷛ نے فرمایا "ہاں !" پھر وہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا "اسے یاد رکھنا۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

---

۱ - كتاب الجنائز ، باب قرأة فاتحة الكتاب على الجنازة

۲ - صحيح سنن ابن ماجة للالباني الجزء الاول رقم الحديث ١٢١٤

مسئلہ ۱۳۵ نمازِ جنازہ کی تمام تکبیروں میں ہاتھ اٹھانے چاہئیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي جَمِيعِ تَكْبِيرَاتِ الْجَنَازَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي جُزْءِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ . (۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز جنازہ کی تمام تکبیروں میں ہاتھ اٹھایا کرتے تھے۔ اسے بخاری نے "جزء رفع الیدین" میں روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳۶ نماز میں دونوں ہاتھ سینے پر باندھنے مسنون ہیں۔

عَنْ طَاؤُسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى ثُمَّ يَشُدُّ بِهِمَا عَلَى صَدْرِهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ. (۲) (صحیح)

حضرت طاؤس ﷛ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نماز میں دایاں ہاتھ بائیں پر سینے کے مقام پر باندھا کرتے تھے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳۷ نمازِ جنازہ میں صرف ایک سلام کہہ کر نماز ختم کرنا بھی جائز ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا وَسَلَّمَ تَسْلِيْمَةً وَاحِدَةً رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ. (۳) (حسن)

حضرت ابوہریرہ ﷛ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اس میں چار تکبیریں کہیں اور صرف ایک سلام کیا۔ اسے دار قطنی، حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳۸ لوگوں کی تعداد کے مطابق کم یا زیادہ صفیں بنائی جاسکتی ہیں۔

مسئلہ ۱۳۹ نمازِ جنازہ کے لئے صفوں کی تعداد کا تعین سنّت سے ثابت نہیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ تُوُفِّيَ الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ مِنَ الْحَبَشِ فَهَلُمَّ فَصَلُّوْا عَلَيْهِ قَالَ فَصَفَفْنَا فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ وَنَحْنُ صُفُوْفٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. (۴)

حضرت جابر بن عبداللہ ﷛ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا "آج حبش کے ایک نیک بخت آدمی کا انتقال ہوگیا ہے، لہٰذا آؤ اس کی (غائبانہ) نماز جنازہ پڑھیں۔" حضرت جابر بن عبداللہ ﷛ کہتے ہیں ہم نے صفیں بنائیں اور نبی اکرم ﷺ نے نماز جنازہ پڑھائی، نماز میں ہماری کئی صفیں تھیں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

۱- نیل الاوطار ، الجزء الرابع رقم الصفحه ٦٨
۲- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ٦٨٧
۳- احکام الجنائز للالبانی رقم الصفحه ١٢٨
٤- کتاب الجنائز ، باب الصفوف علی الجنازة

مسئلہ ۱۴۰ جس موحّد اور متقی شخص کی نماز جنازہ میں چالیس موحّد اور نیک آدمی شرکت کریں اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیتے ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُوْنَ رَجُلاً لاَ يُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا إِلاَّ شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب کوئی مسلمان مرد فوت ہوتا ہے اور اس کی نماز جنازہ میں ایسے چالیس آدمی شریک ہوتے ہیں جنہوں نے اللہ کے ساتھ شرک نہیں کیا تو اللہ اس میت کے حق میں ان چالیس آدمیوں کی سفارش (یعنی دُعامغفرت) قبول فرماتا ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۴۱ مسجد میں نمازِ جنازہ پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ ۱۴۲ عورت مسجد میں نمازِ جنازہ ادا کر سکتی ہے۔

عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ فَقَالَتْ ادْخُلُوْا بِهِ الْمَسْجِدَ حَتّٰى أُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى ابْنَيْ بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ سُهَيْلٍ وَأَخِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن ﷺ روایت کرتے ہیں کہ جب سعد بن ابی وقاص ﷺ کا انتقال ہوا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت سعد ﷺ کا جنازہ مسجد میں لاؤ تاکہ میں بھی نماز جنازہ ادا کر سکوں۔ لوگوں نے (مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا) ناپسند کیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا "اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے بیضا کے دونوں بیٹوں یعنی سہیل اور اس کے بھائی کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھی تھی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۴۳ قبرستان میں نمازِ جنازہ پڑھنا منع ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى أَنْ يُصَلّٰى عَلَى الْجَنَائِزِ بَيْنَ الْقُبُوْرِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ (۳) (حسن)

حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں قبرستان میں نماز جنازہ

۱- مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ۴۸۳
۲- کتاب الجنائز، باب الصلاة علی الجنازة فی المسجد
۳- احکام الجنائز للالبانی رقم الصفحہ ۱۰۸

ـضے سے منع فرمایا ہے۔ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۴۴ قبرستان سے الگ تنہا قبر پر نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ ۱۴۵ میت دفنانے کے بعد نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ انْتَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى قَبْرٍ رَطْبٍ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَصَفُّوْا خَلْفَهُ ـبَّرَ أَرْبَعًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک تازہ قبر پر گزر ہوا' آپ ﷺ نے اس پر نماز پڑھی۔ صحابہ کرامؓ نے بھی نبی اکرم ﷺ کے پیچھے صفیں باندھ کر نماز پڑھی۔ ـسول اللہ ﷺ نے نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہیں۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۴۶ ایک سے زائد میتوں پر ایک ہی نماز جنازہ پڑھنی جائز ہے۔

مسئلہ ۱۴۷ میت میں مرد اور عورتیں دونوں ہوں تو مرد کی میت امام کے قریب اور عورت کی میت قبلہ کی طرف ہونی چاہیے۔

عَنْ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَأَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ ـنْهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ عَلَى الْجَنَائِزِ بِالْمَدِيْنَةِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَيَجْعَلُوْنَ الرِّجَالَ مِمَّا يَلِي الْإِمَامَ وَالنِّسَاءَ مِمَّا ـي الْقِبْلَةَ رَوَاهُ مَالِكٌ. (۲)

امام مالک رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان ﷛' حضرت عبداللہ بن عمر رضی ـلہ عنہما اور حضرت ابوہریرہ ﷛ مردوں اور عورتوں پر اکٹھی نماز جنازہ پڑھتے' تو مردوں کو امام کی طرف ـور عورتوں کو قبلہ کی طرف رکھتے تھے۔ اسے مالک نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۴۸ شہید کی نمازِ جنازہ مؤخر کی جاسکتی ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ ـتْلَى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُوْلُ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيْرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ ـقَالَ أَنَا شَهِيْدٌ عَلَى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوْا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ ـرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. (۳)

حضرت جابر بن عبداللہ ﷛ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ شہدائے اُحد میں سے دو شہیدوں ـکو ایک کفن دیتے پھر پوچھتے "ان میں سے قرآن کسے زیادہ یاد تھا؟" جب بتایا جاتا' تو اسے پہلے لحد میں

ـ۱- منتقی الاخبار الجزء الاول رقم الحدیث ۱۸۲۶
۲- کتاب الجنائز باب جامع الصلاۃ علی الجنازۃ
ـ۳- مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ۶۸۶

اتارتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا "قیامت کے روز میں ان کی گواہی دوں گا۔" پھر حکم دیا "کہ شہداء کو خون آلود دفن کردو۔" نہ انہیں غسل دیا گیا نہ ان پر نماز پڑھی گئی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلٰوتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک روز (اُحد کی طرف) نکلے تو شہدائے اُحد پر عام میت کی طرح نماز جنازہ پڑھی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۴۹ رسول اللہ ﷺ نے خودکشی کرنے والے کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھی۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجُلٍ قَتَلَ نَفْسَهُ بِمَشَاقِصَ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ (۲)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے تیز دھار آلے سے خودکشی کرلی اسے نبی اکرم ﷺ کے پاس لایا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ اسے احمد، مسلم، ابوداود، نسائی، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵۰ نبی اکرم ﷺ کی نماز جنازہ پہلے مردوں نے، پھر عورتوں نے، پھر بچوں نے بغیر امام کے پڑھی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : دَخَلَ النَّاسُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَرْسَالاً يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتَّى إِذَا فَرَغُوْا أَدْخَلُوْا النِّسَاءَ حَتَّى إِذَا فَرَغُوْا أَدْخَلُوا الصِّبْيَانَ وَلَمْ يَؤُمَّ النَّاسَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَحَدٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۳)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں لوگ رسول اللہ ﷺ کی نماز جنازہ پڑھنے کے لئے باری باری (حجرے میں) داخل ہوتے رہے۔ جب مرد نماز جنازہ سے فارغ ہوگئے، تو خواتین نے (حجرے میں) داخل ہوکر نماز پڑھی۔ جب خواتین فارغ ہوگئیں، تو بچوں نے (حجرے میں) داخل ہوکر نماز جنازہ پڑھی۔ آپ ﷺ کی نماز جنازہ میں کسی نے امامت نہیں کروائی۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵۱ تین اوقات میں نماز جنازہ پڑھنا منع ہے۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۱۷۲ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۱۵۲ نماز جنازہ سے قبل اذان دینا یا اقامت کہنا سنّت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۱۵۳ نمازِ جنازہ پڑھنے کے بعد صف میں بیٹھ کر اجتماعی دعاء کرنا سنّت سے ثابت نہیں۔

۱۔ کتاب الجنائز ، باب الصلاۃ علی الشہید

۲۔ مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ۴۸۰

۳۔ منتقی الاخبار ، الجزء الاول رقم الحدیث ۱۸۱۰

بَابُ التَّدْفِيْنِ
تدفین کے مسائل

مسئلہ ۱۵۴ نمازِ جنازہ پڑھنے کے بعد تدفین تک ٹھہرنے کی فضیلت۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۱۲۴ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۱۵۵ بغلی قبر(لحد) بنانا افضل ہے۔

مسئلہ ۱۵۶ قبر میں کچی اینٹیں استعمال کرنی چاہئیں۔

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِيْ وَقَاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيْهِ الْحَدُوْا لِيْ لَحْدًا وَانْصِبُوْا عَلَيَّ اللَّبِنَ نَصْبًا كَمَا صُنِعَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.(۱)

حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنے مرض الموت میں یہ بات کہی "میرے لئے لحد بنانا اور کچی اینٹیں استعمال کرنا جس طرح رسول اللہ ﷺ کے لئے لحد بنائی گئی اور کچی اینٹیں استعمال کی گئیں۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵۷ قبر فراخ گہری اور صاف ستھری ہونی چاہیے۔

مسئلہ ۱۵۸ بوقتِ ضرورت ایک قبر میں ایک سے زائد میتیں دفن کی جاسکتی ہیں۔

عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَوْمَ أُحُدٍ : إِحْفِرُوْا وَأَوْسِعُوْا وَأَعْمِقُوْا وَأَحْسِنُوْا وَادْفِنُوْا الاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ وَقَدِّمُوْا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.(۲) (صحیح)

حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اُحد کے روز فرمایا "قبریں گہری' فراخ اور صاف ستھری بناؤ اور ایک ایک قبر میں دو' دو' تین' تین آدمی دفن کرو۔ جسے قرآن مجید زیادہ یاد ہو اسے پہلے قبر میں اتارو۔" اسے احمد' ترمذی' ابوداؤد' نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۱- مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ٤٨٣

۲- مشکوۃ المصابیح للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۷۰۳

مسئلہ ۱۵۹ میت کو پاؤں کی طرف سے قبر میں اتارنا سُنّت ہے۔

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَوْصَى الْحَارِثُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ أَدْخَلَهُ الْقَبْرَ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيِ الْقَبْرِ وَقَالَ: هٰذَا مِنَ السُّنَّةِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ (۱) (صحيح)

حضرت ابواسحق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت حارث رضی اللہ عنہ نے وصیت کی تھی کہ ان کی نمازِ جنازہ حضرت عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ پڑھائیں۔ چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور قبر میں پاؤں کی طرف سے اتارا اور فرمایا یہ سُنّت ہے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۶۰ قریب ترین عزیز کو میت قبر میں اتارنی چاہیے۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۹۹ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۱۶۱ خاوند اپنی بیوی کی میت قبر میں اتار سکتا ہے۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۱۰۰ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۱۶۲ میت قبر میں رکھتے وقت درج ذیل دُعاء پڑھنی مسنون ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَدْخَلَ الْمَيِّتَ الْقَبْرَ قَالَ: بِسْمِ اللهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَفِي رِوَايَةٍ: وَعَلَى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ (۲) (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ میّت کو قبر میں اتارتے وقت یہ دُعاء پڑھتے "اللہ کے نام سے اور رسول اللہ ﷺ کے طریقے پر میں اسے قبر میں اتارتا ہوں۔" ایک دوسری روایت میں مِلَّةِ رَسُوْلِ اللهِ کی بجائے سُنَّةِ رَسُوْلِ اللهِ کے الفاظ ہیں۔" اسے احمد' ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۶۳ قبر پر تین مٹھی مٹی ڈالنا سنّت ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ ثُمَّ أَتَى قَبْرَ الْمَيِّتِ فَحَثَى عَلَيْهِ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ ثَلَاثًا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۳) (صحيح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی۔ پھر میت کی قبر پر تشریف لائے اور سر کی طرف سے تین مٹھی مٹی قبر پر ڈالی۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۱- صحيح سنن ابى داؤد للالبانى الجزء الثانى رقم الحديث ۲۷۵۰
۲- صحيح سنن ابن ماجة للالبانى الجزء الاول رقم الحديث ۱۲۶۰
۳- صحيح سنن ابن ماجة للالبانى الجزء الاول رقم الحديث ۱۲۷۱

مسئلہ ۱۶۴ قبر کی شکل کوہان نما ہونی چاہیے۔

عَنْ سُفْيَانَ التَّمَارِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ مُسَنَّمًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (١)

حضرت سفیان تمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک دیکھی' جو کہ کوہان کی شکل کی تھی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۶۵ زمین سے قبر کی اونچائی بالشت سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے۔

عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ﷫ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَقُلْتُ: يَا أُمَّهْ اِكْشِفِي لِي عَنْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَصَاحِبَيْهِ فَكَشَفَتْ لِي عَنْ ثَلاثَةِ قُبُوْرٍ لاَ مُشْرِفَةٍ وَلاَ لاَطِئَةٍ مَبْطُوْحَةٍ بِبَطْحَاءِ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَاءِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْحَاكِمُ (٢) (صحيح)

حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا "امی جان ! مجھے رسول اللہ ﷺ 'حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قبریں دکھائیے۔" چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے تینوں قبریں دکھائیں نہ زیادہ بلند نہ زمین کے برابر اور قبروں کے اردگرد سرخ کنکریاں بچھی ہوئی تھیں۔ اسے ابوداؤد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ قَبْرَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ شِبْرًا أَوْ نَحْوَ شِبْرٍ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ (٣)

حضرت صالح بن ابو صالح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں "میں نے رسول اللہ ﷺ کی قبر دیکھی بالشت برابر یا کم وبیش بالشت بھر اونچی تھی۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي الْهَيَّاجِ الأَسَدِيِّ قَالَ: قَالَ لِيْ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَلاَ أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ لاَ تَدَعَ تِمْثَالاً إِلاَّ طَمَسْتَهُ وَلاَ قَبْرًا مُشْرِفًا إِلاَّ سَوَّيْتَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْمُسْلِمُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ (٤)

حضرت ابوالہیاج اسدی رحمہ اللہ کہتے ہیں مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا "کیا میں تجھے اس کام پر مامور نہ کروں جس پر رسول اللہ ﷺ نے مجھے مامور فرمایا تھا وہ یہ کہ ہر تصویر مٹادوں اور ہر اونچی قبر برابر کروں۔" اسے احمد' مسلم' ابوداؤد' نسائی اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۶۶ قبر اونچی بنانا پکی بنانا یا قبر پر مزار یا کسی قسم کی تعمیر کرنا منع ہے۔

مسئلہ ۱۶۷ قبر پر نام' تاریخ وفات یا کوئی اور چیز لکھنا منع ہے۔

١ – كتاب الجنائز باب ما جاء في قبر النبي
٢ – احكام الجنائز رقم الصفحة ١٥٤
٣ – احكام الجنائز رقم الصفحه ١٥٤
٤ – مختصر صحيح مسلم للالباني رقم الحديث ٤٨٨

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُبْنَى عَلَى الْقَبْرِ أَوْ يُزَادَ عَلَيْهِ أَوْ يُجَصَّصَ عَلَيْهِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ. (١) (صحیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "رسول اللہ ﷺ نے قبر پر عمارت بنانے' اس کو اونچا کرنے اور اسے پختہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔" اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ وَ أَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (٢)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قبر پکی بنانے قبروں پر (مستقل مجاور بن کر یا حصول برکت کے لئے وقتی طور پر) بیٹھنے سے اور قبروں پر تعمیر کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تُجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَأَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهَا وَ أَنْ يُبْنَى عَلَيْهِ وَأَنْ تُوْطَأَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. (٣) (صحیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے قبریں پکی بنانے' قبروں پر کچھ لکھنے قبروں پر تعمیر کرنے اور قبروں کی بے حرمتی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ١٦٨ قبر پر علامت کے طور پر پتھر وغیرہ رکھنا درست ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَعْلَمَ قَبْرَ عُثْمَانَ ابْنِ مَظْعُوْنٍ بِصَخْرَةٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (٤)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی قبر پر علامت کے طور پر ایک پتھر نصب فرمایا۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ١٦٩ قبر تیار کرنے کے بعد اس پر پانی چھڑکنا درست ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رُشَّ قَبْرُ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ الَّذِي رَشَّ الْمَاءَ عَلَى قَبْرِهِ بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِقِرْبَةٍ بَدَأَ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى رِجْلَيْهِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ. (٥)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ کی قبر پر پانی چھڑکا گیا اور پانی چھڑکنے والے حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہ تھے' جنہوں نے ایک مشکیزہ کے ساتھ سر کی طرف سے پانی چھڑکنا شروع کیا اور پاؤں تک

١ - صحیح سنن النسائی للالبانی رقم الحدیث ١٩١٦
٢ - مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ٤٨٩
٣ - صحیح سنن الترمذی للالبانی رقم الحدیث ٨٤١
٤ - صحیح سنن ابن ماجة للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ١٢٦٧
٥ - مشکوة المصابیح للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ١٧١٠

چھڑکا۔ اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ١٧٠ رات کے وقت تدفین درست ہے۔

مسئلہ ١٧١ تدفین کے بعد نمازِ جنازہ پڑھنی جائز ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى رَجُلٍ بَعْدَ مَا دُفِنَ بِلَيْلَةٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.(١)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رات کے وقت ایک آدمی کو دفن کرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ١٧٢ تین اوقات میں نماز پڑھنا اور میت دفن کرنا منع ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيْهِنَّ أَوْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيْلَ الشَّمْسُ وَحِيْنَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (٢)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تین اوقات میں نماز پڑھنے اور میت دفن کرنے سے منع فرماتے تھے۔ پہلا جب سورج طلوع ہونے لگے۔ دوسرا جب دوپہر ہو حتی کہ سورج ڈھل جائے تیسرا جب سورج غروب ہونے لگے' حتی کہ پوری طرح غروب ہو جائے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ١٧٣ تدفین کے دوران کسی عالم دین کو لوگوں کے درمیان بیٹھ کر فکرِ آخرت کی تلقین کرنی چاہیے۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ كَأَنَّ عَلٰى رُؤُوْسِنَا الطَّيْرَ وَفِيْ يَدِهِ عُوْدٌ يَنْكُتُ بِهِ فِي الْأَرْضِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ اسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ. (٣) (صحيح)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک انصاری کے جنازہ کے لئے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ قبر تک آئے۔ میت ابھی دفن نہیں کی گئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے اور ہم لوگ بھی نبی اکرم ﷺ کے گرد اس قدر خاموشی سے بیٹھ گئے جیسے ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔ رسول اللہ ﷺ کے

١- كتاب الجنائز ، باب الدفن بالليل

٢- مختصر صحيح مسلم للالبانى رقم الحديث ٤١٩

٣- احكام الجنائز رقم الصفحه ١٥٦

ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس سے آپ مٹی کرید رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر مبارک اوپر اٹھایا اور فرمایا"عذابِ قبر سے اللہ کی پناہ مانگو۔" نبی اکرم ﷺ نے دو یا تین مرتبہ یہ الفاظ ارشاد فرمائے۔ اسے ابوداؤد' نسائی اور ابن ماجہ نے روایت ہے۔

مسئلہ ۱۷۴ تدفین کے بعد میت سے سوال جواب ہوتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أُقْبِرَ الْمَيِّتُ أَتَاهُ مَلَكَانِ أَسْوَادَانِ أَزْرَقَانِ يُقَالُ لِأَحَدِهِمَا الْمُنْكَرُ وَالْآخَرُ النَّكِيْرُ فَيَقُوْلَانِ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ ؟ فَيَقُوْلُ: مَا كَانَ يَقُوْلُ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ فَيَقُوْلَانِ: قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُوْلُ هٰذَا . ثُمَّ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِي سَبْعِيْنَ ثُمَّ يُنَوَّرُ لَهُ فِيْهِ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: نَمْ فَيَقُوْلُ: أَرْجِعُ إِلَى أَهْلِي فَأُخْبِرُهُمْ ؟ فَيَقُوْلَانِ: نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوْسِ الَّذِي لَا يُوْقِظُهُ إِلَّا أَحَبُّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذٰلِكَ وَإِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ: سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ فَقُلْتُ مِثْلَهُ: لَا أَدْرِي فَيَقُوْلَانِ: قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُوْلُ ذٰلِكَ فَيُقَالُ لِلْأَرْضِ الْتَئِمِي عَلَيْهِ فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ فَتَخْتَلِفُ أَضْلَاعُهُ فَلَا يَزَالُ فِيْهَا مُعَذَّبًا حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱) (حسن)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا"جب میت دفن کی جاتی ہے' تو اس کے پاس دو سیاہ کیری آنکھوں والے فرشتے آتے ہیں ان میں سے ایک کا نام منکر اور دوسرے کا نام نکیر ہے۔ دونوں اس سے پوچھتے ہیں"تم اس آدمی (محمد ﷺ) کے بارے میں کیا کہتے ہو؟" وہ وہی کہے گا جو (دنیامیں) کہا کرتا تھا(یعنی) "محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں ۔" دونوں فرشتے جواب میں کہتے ہیں "ہم سمجھتے تھے کہ تم یہی جواب دو گے۔" پھر اس کی قبر ستر در ستر ہاتھ فراخ کر دی جاتی ہے اور اسے روشن کر دیا جاتا ہے۔ پھر بندے سے کہا جاتا ہے "سو جاؤ" وہ کہتا ہے "میں اپنے اہل وعیال میں واپس جاکر انہیں (اپنی مغفرت کی) خبر دینا چاہتا ہوں۔" فرشتے جواب میں کہتے ہیں "(یہ ممکن نہیں بلکہ اب تم) دلہن کی نیند جیسی (پر سکون) نیند سو جاؤ' جسے اس کے محبوب کے علاوہ کوئی نہیں جگاتا(چنانچہ وہ سو جاتا ہے۔)" یہاں تک کہ اللہ ہی اسے اس کی قبر سے اٹھائے گا۔ اگر مرنے والا منافق ہو' تو وہ فرشتوں کے سوال جواب میں کہتا ہے "محمد ﷺ کے بارے میں بھی وہی کچھ کہتا ہوں' جو لوگوں کو کہتے سنتا تھا(اس کے علاوہ) میں کچھ نہیں جانتا۔" دونوں فرشتے کہتے ہیں "ہمیں معلوم تھا تم یہی جواب دو گے۔" پھر زمین کو حکم دیا جاتا ہے "تنگ ہوجا" چنانچہ وہ تنگ ہوجاتی ہے اور اس کی پسلیاں ایک دوسری میں گھس جاتی

---

۱ ۔ صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۸۵۶

ہیں- منافق اپنی قبر میں قیامت تک اسی عذاب میں مبتلا رہتا ہے- اسے ترمذی نے روایت کیا ہے-

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا أُقْعِدَ الْمُؤْمِنُ فِي قَبْرِهِ أُتِيَ ثُمَّ شَهِدَ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ فَذَلِكَ قَوْلُهُ يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الآخِرَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. (۱)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب مومن کو قبر میں بٹھایا جاتا ہے تو اس کے پاس فرشتہ بھیجا جاتا ہے تب مومن آدمی لا إله إلا الله محمد رسول الله کی گواہی دیتا ہے- یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا "اللہ اہل ایمان کو دنیا اور آخرت میں پکی بات (کلمہ توحید) پر ثابت قدم رکھتا ہے-" اسے بخاری نے روایت کیا ہے-

مسئلہ 175 میت دفنانے کے بعد قبر پر کھڑے ہو کر میت کے لئے سوال و جواب میں ثابت قدم رہنے کی دعاء کرنی چاہیے-

عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ: اِسْتَغْفِرُوْا لِأَخِيْكُمْ وَاسْأَلُوْا لَهُ التَّثْبِيْتَ فَإِنَّهُ الآنَ يُسْأَلُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ (۲) (صحیح)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب میت دفن کرنے سے فارغ ہوجاتے' تو فرماتے "اپنے بھائی کے لئے بخشش اور (سوال وجواب میں) ثابت قدمی کی دعاء مانگو کیونکہ اب اس سے سوال کیا جارہا ہے-" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے-

مسئلہ 176 عذابِ قبر حق ہے-

مسئلہ 177 عذابِ قبر سے پناہ مانگنا مسنون ہے-

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُوْلُ قَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ خَطِيْبًا فَذَكَرَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ الَّتِي يُفْتَتَنُ فِيْهَا الْمَرْءُ فَلَمَّا ذَكَرَ ذٰلِكَ ضَجَّ الْمُسْلِمُوْنَ ضَجَّةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. (۳)

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے' تو فتنہ قبر کا تذکرہ کیا جس میں انسان مبتلا کیا جاتا ہے- آپ نے عذاب قبر کا تذکرہ کیا' تو مسلمان چیخنے لگے- اسے بخاری نے روایت کیا ہے-

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَكْثَرُ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ رَوَاهُ أَحْمَدُ (٤) (صحیح)

۱- مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ٦٨٨
۲- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۲۷۰۸
۳- مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ٦٩١
٤- صحیح الترغیب و الترهیب للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ١٥٥

حضرت ابو ہریرہ ﷺ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "بیشتر عذابِ قبر پیشاب (میں احتیاط نہ کرنے) کی وجہ سے ہوتا ہے۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَدْعُوْ اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.(۱)

حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ یہ دُعاء مانگا کرتے تھے "یااللہ! میں تجھ سے قبر اور جہنم کے عذاب، زندگی اور موت کی آزمائش اور مسیح دجّال کے فتنے سے پناہ مانگتا ہوں۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ ﷺ لِصَلاةٍ فَرَأَی النَّاسَ كَأَنَّهُمْ یَكْتَشِرُوْنَ قَالَ أَمَا أَنَّكُمْ لَوْ أَكْثَرْتُمْ ذِكْرَ هَازِمِ اللَّذَّاتِ لَشَغَلَكُمْ عَمَّا أَرَی الْمَوْتَ فَأَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَازِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ فَإِنَّهُ لَمْ یَأْتِ عَلَی الْقَبْرِ یَوْمٌ إِلاَّ تَكَلَّمَ فَیَقُوْلُ أَنَا بَیْتُ الْغُرْبَةِ وَأَنَا بَیْتُ الْوَحْدَةِ وَأَنَا بَیْتُ التُّرَابِ وَأَنَا بَیْتُ الدُّوْدِ وَإِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ مَرْحَبًا وَأَهْلاً أَمَا إِنْ كُنْتَ لَأَحَبُّ مَنْ یَمْشِیْ عَلَی ظَهْرِیْ إِلَیَّ فَإِذْ وُلِّیْتُكَ الْیَوْمَ وَصِرْتَ إِلَیَّ فَسَتَرَی صَنِیْعِیْ بِكَ قَالَ فَیَتَّسِعُ لَهُ مَدَّ بَصَرِهِ وَیُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَی الْجَنَّةِ وَإِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ أَوِ الْكَافِرُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ لاَ مَرْحَبًا وَلاَ أَهْلاً أَمَا إِنْ كُنْتَ لَأَبْغَضَ مَنْ یَمْشِیْ عَلَی ظَهْرِیْ إِلَیَّ فَإِذْ وُلِّیْتُكَ الْیَوْمَ وَصِرْتَ إِلَیَّ فَسَتَرَی صَنِیْعِیْ بِكَ قَالَ فَیَلْتَئِمُ عَلَیْهِ حَتَّی تَخْتَلِفَ أَضْلاَعُهُ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِأَصَابِعِهِ فَأَدْخَلَ بَعْضَهَا فِیْ جَوْفِ بَعْضٍ قَالَ یُقَیَّضُ لَهُ سَبْعُوْنَ تِنِّیْنًا لَوْ أَنَّ وَاحِدًا مِنْهَا نَفَخَ فِی الْأَرْضِ مَا أَنْبَتَتْ شَیْئًا مَا بَقِیَتِ الدُّنْیَا فَیَنْهَسْنَهُ وَیَخْدِشْنَهُ حَتَّی یُفْضِیَ بِهِ إِلَی الْحِسَابِ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ أَوْ حُفْرَةٌ مِنْ حُفَرِ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ. (۲)

حضرت ابوسعید ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے لئے تشریف لائے اور لوگوں کو ہنستے دیکھا، تو فرمایا: "خبردار! اگر تم لذّتوں کو مٹانے والی چیز، یعنی موت کا بکثرت ذکر کرتے، تو اس طرح نہ ہنستے۔ لذّتوں کو مٹانے والی چیز۔ موت۔ کو کثرت سے یاد کیا کرو۔ سنو! قبر ہر روز یہ پکارتی ہے میں غربت کا گھر ہوں، میں تنہائی کا گھر ہوں، میں مٹی کا گھر ہوں، میں کیڑے مکوڑوں کا گھر ہوں۔ جب مومن آدمی دفن کیا جاتا ہے تو قبر کہتی ہے تجھے خوش آمدید ہو۔ مجھ پر چلنے والے لوگوں میں سے تو مجھے سب سے زیادہ عزیز تھا۔ آج جب کہ تجھے بے بس کرکے میرے حوالے کردیا گیا ہے، تو میرا حسنِ سلوک دیکھ لے گا چنانچہ قبر

۱۔ مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ۶۹۳ ۲۔

اس آدمی کی حدِ نگاہ تک فراخ ہو جاتی ہے اور اس کے لئے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ جب فاجر یا کافر آدمی دفن کیا جاتا ہے' تو قبر کہتی ہے تیرے لئے خوش آمدید نہیں مجھ پر چلنے والے لوگوں میں سے تو میرے نزدیک سب سے زیادہ قابل نفرت انسان تھا۔ آج تجھے بے بس کرکے میرے حوالے کردیا گیا ہے اب دیکھنا میں تمہارا کیا حشر کرتی ہوں۔" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" کہ اس کے بعد قبر اسے بھینچ لیتی ہے حتی کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں پیوست ہو جاتی ہیں۔" حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (بات سمجھانے کے لئے) ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال دیں۔ اور فرمایا" پھر ستر اژدہا اس پر مسلط کردیئے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک اژدہا اگر زمین پر پھنکار دے تو رہتی دنیا تک روئے زمین پر کوئی سبزہ نہ اُگے وہ ستر اژدہا قیامت تک اس کافر یا فاجر انسان کو کاٹتے اور نوچتے رہتے ہیں۔" حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (آخر میں) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" قبر یا تو جنت کے باغوں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں سے ایک گڑھا ہے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۷۸ میت کو قبر میں صبح و شام اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ فَيُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" جب تم میں سے کوئی آدمی فوت ہوتا ہے' تو صبح و شام اسے اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے اگر جنتی ہو تو جنتیوں کا' اگر جہنمی ہو تو جہنمیوں کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے حتی کہ قیامت قائم ہوجاتی ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۷۹ بلا عُذر شہید کی میت کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جا کر دفن کرنا منع ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ جَاءَتْ عَمَّتِيْ بِأَبِيْ لِتَدْفِنَهُ فِيْ مَقَابِرِنَا فَنَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رُدُّوا الْقَتْلٰى إِلٰى مَضَاجِعِهِمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ (۲) (صحيح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُحد کے روز میری پھوپھی میرے والد کو قبرستان میں دفنانے کے لئے لے آئی۔ رسول اللہ ﷺ کے منادی نے آواز دی "شہداء کو ان کے مقتل میں واپس لے

۱- كتاب الجنائز ، باب الميت يعرض عليه بالغداة والعشي ۲- صحيح سنن الترمذي للالباني الجزء الثاني رقم الحديث ۱۴۰۱

آؤ۔" اسے احمد' ترمذی' ابوداود' نسائی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۸۰ مسلمانوں کا قبرستان ہموار کرنا یا منہدم کرنا منع ہے۔

مسئلہ ۱۸۱ مومن مُردے کے اعضاء وغیرہ توڑنا یا کاٹنا منع ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: كَسْرُ عَظْمِ الْمَيِّتِ كَكَسْرِهِ حَيًّا رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ. (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میت کی ہڈی توڑنے (کا گناہ) زندہ انسان کی ہڈی توڑنے کے برابر ہے۔" اسے مالک' ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

تدفین کے متعلق وہ امور' جو سنّتِ رسولؐ سے ثابت نہیں

۱ اولیاء' صالح اور متقی لوگوں کے قرب وجوار میں دفن کرنے کی نیّت سے میّت کو ایک شہر سے دوسرے شہر لے جانا۔

۲ میت کی تدفین تک پسماندگان وغیرہ کا کھانانہ کھانا۔

۳ دفن کرتے وقت قبر میں میّت کے (سر کے) نیچے کوئی آرام دہ چیز رکھنا۔

۴ تدفین سے قبل میت کے سرہانے شجرہ نسب لکھ کر رکھنا اور یہ عقیدہ رکھنا کہ اس سے میت کے عذاب میں تخفیف ہوگی۔

۵ دفن کرتے وقت میت پر گلاب کلپانی چھڑکنا۔

۶ تدفین سے قبل میّت کے سرہانے عہد نامہ' کلمہ طیبّہ یا قرآنی آیات لکھ کر رکھنا۔

۷ قبر پر مٹی ڈالتے ہوئے پہلی مٹھی کے ساتھ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ اور دوسری مٹھی کے ساتھ وَ فِيْهَا نُعِيْدُكُمْ اور تیسری مٹھی کے ساتھ وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰی پڑھنا۔

۸ میّت دفن کرنے کے بعد سورہ فاتحہ' معوذ تین' سورہ اخلاص' سورہ نصر' سورہ کافرون' سورہ قدر کے بعد اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِيْمِ وغیرہ پڑھنا۔

۹ میت دفن کرنے کے بعد سر کی طرف کھڑے ہو کر سورہ فاتحہ اور پاؤں کی طرف سورہ بقرہ کی ابتدائی آیتیں پڑھنا۔

۱۰ میّت دفنانے کے بعد قبر پر سوگ منانے کے لئے بیٹھنا۔

۱۱ میت دفن کرنے کے بعد قبر پر کھانا لے جاکر تقسیم کرنا۔

۱- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۲۷۴۶

۱۳ میت کو بطورِ امانت ایک جگہ دفن کرنے کے بعد دوسری جگہ منتقل کرنا۔

۱۴ میت دفن کرنے کے بعد قبر پر قرآن خوانی کرنا۔

۱۴ موت سے قبل اپنی قبر کھودنا۔

۱۵ میت دفن کرنے کے بعد قبر پر صدقہ خیرات کرنا۔

۱۶ قبر کی آرائش اور زیب وزینت کرنایااس پر پھول ڈالنا۔

۱۷ تدفین کے بعد قبر پر اذان دینا۔

۱۸ مٹی ڈالنے سے قبل میت کے سرہانے قرآن مجید رکھنا۔

❋❋

بَابُ زِيَـــارَةِ الْقُبُـــوْرِ

زیارت قبور کے مسائل

مسئلہ ۱۸۲ دُنیا سے بے رغبتی حاصل کرنے اور آخرت کو یاد کرنے کی نیت سے زیارتِ قبور جائز ہے۔

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَقَدْ أُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ فَزُوْرُوْهَا فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْآخِرَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. (۱) (صحیح)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میں نے تمہیں قبرستان جانے سے منع کیا تھا۔ اب مجھے اپنی والدہ کی قبر پر جانے کی اجازت مل گئی ہے' لہٰذا تم بھی زیارت کر سکتے ہو' اس سے آخرت یاد آتی ہے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنِّيْ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَإِنَّ فِيْهَا عِبْرَةً وَلَا تَقُوْلُوْا مَا يُسْخِطُ الرَّبَّ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ. (۲) (صحیح)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "(پہلے) میں تمہیں زیارتِ قبور سے منع کرتا تھا' لیکن اب زیارتِ قبور کر سکتے ہو کہ اس میں سامانِ عبرت ہے اور ہاں زیارتِ قبور کرتے وقت اپنے رب کو ناراض کرنے والی کوئی بات زبان سے نہ نکالنا۔" اسے احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۸۳ آہ وبکانہ کرنے والی صابرہ خاتون بھی زیارتِ قبور کر سکتی ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِامْرَأَةٍ تَبْكِيْ عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ: اتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِيْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. (۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک عورت کو قبر پر روتے ہوئے دیکھا تو فرمایا "اللہ سے ڈر اور صبر کر۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

۱- صحيح سنن الترمذي للالباني الجزء الثاني رقم الحديث ۸٤۲
۲- احكام الجنائز للالباني رقم الصفحه ۱۷۹
۳- كتاب الجنائز ، باب زيارة القبور

مسئلہ ۱۸۴ بکثرت قبرستان جانے والی عورتوں پر رسُول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے۔

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ رَوَاهُ أَحْمَد وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ. (۱) (حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بکثرت قبرستان جانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ اسے احمد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۸۵ زیارتِ قبور کے وقت اہلِ قبور کو پہلے سلام کہنا اس کے بعد دُعاء پھر استغفار کرنا مسنون ہے۔

مسئلہ ۱۸۶ اہلِ قبور کے لئے دُعاء کرتے وقت اپنے لئے بھی دُعاء کرنی چاہیے۔

مسئلہ ۱۸۷ زیارتِ قبور کی مسنون دعائیں درج ذیل ہیں۔

عَنْ بُرَیْدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوْا إِلَی الْمَقَابِرِ فَکَانَ قَائِلُهُمْ یَقُوْلُ : اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ أَهْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَةَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ. (۲)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسُول اللہ ﷺ لوگوں کو یہ دُعاء سکھایا کرتے تھے۔ جب وہ قبرستان کی طرف جائیں تو یوں کہیں۔ "اے اس گھر کے مسلمان اور مومن باسیو، السلام علیکم! ہم ان شاء اللہ تمہارے پاس آنے ہی والے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لئے خیر وعافیت کے طلب گار ہیں۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ کُلَّمَا کَانَ لَیْلَتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّیْلِ إِلَی الْبَقِیْعِ فَیَقُوْلُ : اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِیْنَ وَأَتَاکُمْ مَا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُؤَجَّلُوْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِیْعِ الْغَرْقَدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جس رات میرے ہاں تشریف لاتے، اس رات کے آخری حصہ میں آپ ﷺ بقیع (مدینہ کا قبرستان) تشریف لے جاتے اور فرماتے "اس گھر کے مومنو، السلام علیکم! ہم بھی ان شاء اللہ تمہارے پاس آنے والے ہیں۔ یااللہ بقیع غرقد والوں کے

۱- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۸۴۳

۲- کتاب الجنائز، باب ما یقول عند دخول القبور

۳- کتاب الجنائز، باب ما یقال عند القبور والدعاء لاھلھا

گناہ معاف فرما۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۸۸ اہلِ قبور کے لئے دُعاء کرتے وقت ہاتھ اٹھانے مسنون ہیں۔

مسئلہ ۱۸۹ زیارتِ قبور کا مسنون طریقہ درج ذیل ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَرْسَلْتُ بَرِيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيْ أَثَرِهِ لِتَنْظُرَ أَيْنَ ذَهَبَ ! قَالَتْ: فَسَلَكَ نَحْوَ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ فَوَقَفَ فِي أَدْنَى الْبَقِيْعِ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَرَجَعَتْ إِلَيَّ بَرِيْرَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَأَخْبَرَتْنِي فَلَمَّا أَصْبَحْتُ سَأَلْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيْنَ خَرَجْتَ اللَّيْلَةَ ؟ قَالَ : بُعِثْتُ إِلَى أَهْلِ الْبَقِيْعِ لِأُصَلِّيَ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ. (۱) (حسن)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک رات رسول اللہ ﷺ گھر سے نکلے۔ میں نے بریرہ رضی اللہ عنہا (خادمہ) کو نبی اکرم ﷺ کے پیچھے بھیجا' تاکہ دیکھے آپ کہاں جاتے ہیں۔ بریرہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بقیع الغرقد (مدینہ کا قبرستان) کی طرف تشریف لے گئے۔ نبی کریم ﷺ قبرستان کے قریب جاکر رُکے۔ اپنے ہاتھ (دُعاء کے لئے) اٹھائے اور پھر واپس تشریف لے آئے۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) بریرہ نے واپس آکر مجھے خبر دی۔ جب صبح ہوئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا "یارسول اللہ (ﷺ) ! آپ رات کہاں تشریف لے گئے تھے؟" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مجھے (اللہ کی طرف سے) قبرستان جانے کا حکم دیا گیا تھا' تاکہ میں ان کے لئے دُعاء کروں۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۹۰ کافر یا مشرک کی قبر پر دُعاء کرنا بے سود ہے۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۲۱۱ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۱۹۱ دُعاء کرتے وقت اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ' اسمِ اعظم' اللہ تعالیٰ کی صفات' نیک لوگوں کی دُعاء اور اپنے نیک اعمال کو وسیلہ بنانا جائز ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا أَصَابَ أَحَدًا قَطُّ هَمٌّ وَلَا حَزَنٌ فَقَالَ : اَللّٰهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ نَاصِيَتِي بِيَدِكَ مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ أَسْئَلُكَ بِكُلِّ اِسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيْعَ قَلْبِي وَنُوْرَ صَدْرِي وَجَلَاءَ حُزْنِي وَذَهَابَ هَمِّي إِلَّا أَذْهَبَ اللّٰهُ هَمَّهُ وَحُزْنَهُ وَأَبْدَلَهُ مَكَانَهُ فَرَجًا قَالَ: فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا نَتَعَلَّمُهَا فَقَالَ: بَلَى يَنْبَغِي لِمَنْ سَمِعَهَا أَنْ يَتَعَلَّمَهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ. (۲) (صحيح)

۱- سلسلة احاديث الصحيحة للالبانى الجزء الرابع رقم الحديث ۱۷۷٤
۲- سلسلة احاديث الصحيحة للالبانى الجزء الاول رقم الحديث ۱۹۹

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب کسی شخص کو دکھ اور غم پہنچے اور مندرجہ ذیل دعاء مانگے "یااللہ ! میں تیرا بندہ ہوں۔ تیرے بندے اور بندی کا بیٹا! میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے۔ تیرا ہر حکم میرے لئے فیصلہ کن ہے۔ تیرا ہر فیصلہ انصاف پر مبنی ہے۔ میں تجھ سے تیرے ہر اس نام کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں جسے تو نے خود اپنے لئے پسند کیا ہے یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھلایا ہے یا اپنی کتاب میں نازل کیا ہے یا اپنے علمِ غیب کے خزانے میں محفوظ کر رکھا ہے کہ قرآن کو میرے دل کی بہار، سینے کا نور اور میرے دکھوں اور غموں کو دور کرنے کا ذریعہ بنادے۔" تو اللہ تعالیٰ اس کا دکھ اور غم دور کردیتے ہیں اور اس کی جگہ مسرت اور خوشی عنایت کرتے ہیں۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا "یارسول اللہ ! ہم یہ دعاء یاد نہ کرلیں؟" رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "کیوں نہیں، ہر سننے والے کو چاہیے کہ یہ دعاء یاد کرلے۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ الأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلاً يَدْعُوْ وَهُوَ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ أَنْتَ الأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ قَالَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ سَأَلَ اللّٰهَ بِاسْمِهِ الأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. (١) (صحيح)

حضرت عبداللہ بن بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو یوں دعاء کرتے ہوئے سنا "یااللہ !میں تجھ سے مانگتا ہوں کیونکہ میں گواہی دیتا ہوں تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی اِلٰہ نہیں تو ایک ہے تیری ذات بے نیاز ہے نہ کسی کی اولاد ہے نہ تیری کوئی اولاد ہے نہ ہی تیرا کوئی شریک ہے۔ عبداللہ بن اسلمی رضی اللہ عنہ کے باپ کہتے ہیں (یہ دعاء سن کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اس آدمی نے اسمِ اعظم کے وسیلہ سے دعاء مانگی ہے اور اسمِ اعظم کے وسیلہ سے جب بھی دعاء مانگی جائے قبول کی جاتی ہے اور جب (اللہ) سے کوئی سوال کیا جائے، تو پورا کیا جاتا ہے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا كَرَبَهُ أَمْرٌ يَقُوْلُ: يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ. (٢) (حسن)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو جب کوئی رنج و مصیبت پیش آتی، تو یوں دعاء فرماتے "اے زندہ اور قائم رہنے والے (اللہ)! میں تیری رحمت کے وسیلہ سے تیرے آگے فریاد کرتا

١- صحيح سنن الترمذى للالبانى الجزء الثالث رقم الحديث ٢٧٦٣
٢- صحيح سنن الترمذى للالبانى الجزء الثالث رقم الحديث ٢٧٩٦

ہوں۔" اسے ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ إِذَا قُحِطُوْا اسْتَسْقَى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنَا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِيْنَا وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَيُسْقَوْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. (۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب لوگ قحط کا شکار ہوتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا) سے بارش کی دُعاء کرواتے اور ساتھ یہ کہتے "یااللہ ! (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زندگی میں) ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کی دعاء) کو تیرے حضور وسیلہ بناتے اور تو ہم پر بارش برسادیتا۔ اب (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد) ہم اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا (کی دعاء) کو وسیلہ بناتے ہیں لہٰذا ہم پر بارش برسا۔" حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے (دعاء کروانے کے بعد) بارش ہوگئی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَبِيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوْئِهِ وَحَاجَتِهِ فَقَالَ لِيْ: سَلْ فَقُلْتُ: أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ: أَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ قُلْتُ: هُوَ ذَاكَ قَالَ: فَأَعِنِّيْ عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (۲)

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں رات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وضو کا پانی اور دوسرے کام وغیرہ کردیتا۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو مانگنا چاہتے ہو مانگو۔" میں نے عرض کیا "میں جنت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت چاہتا ہوں۔" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کچھ اور بھی چاہتے ہو؟" میں نے عرض کیا "بس یہی چاہتا ہوں۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اچھا تو پھر کثرت سجود سے میری مدد کر۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ : بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَتَمَاشَوْنَ أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَمَالُوْا إِلَى غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَانْحَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ انْظُرُوْا أَعْمَالاً عَمِلْتُمُوْهَا لِلّٰهِ صَالِحَةً فَادْعُوا اللهَ بِهَا لَعَلَّهُ يُفَرِّجُهَا، فَقَالَ أَحَدُهُمْ اللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِيْ وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَلِيْ صِبْيَةٌ صِغَارٌ كُنْتُ أَرْعَى عَلَيْهِمْ فَإِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ فَحَلَبْتُ بَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ أَسْقِيْهِمَا قَبْلَ وَلَدِيْ وَإِنَّهُ نَاءَ بِيَ الشَّجَرُ فَمَا أَتَيْتُ بَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ أَسْقِيْهِمَا قَبْلَ وَلَدِيْ وَإِنَّهُ نَاءَ بِيَ الشَّجَرُ فَمَا أَتَيْتُ حَتّٰى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا

۱ – مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ۵۵۱

۲ – مشکوۃ المصابیح للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۸۹۶

كُنْتُ أَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُؤُوسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أُوقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَبْدَءَ بِالصِّبْيَةِ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَأْبِي وَدَأْبَهُمْ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللّٰهُ لَهُمْ فُرْجَةً حَتَّى يَرَوْنَ مِنْهَا السَّمَاءَ وَقَالَ الثَّانِي: اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِي ابْنَةُ عَمٍّ أُحِبُّهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا فَأَبَتْ حَتَّى آتِيَهَا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ فَسَعَيْتُ حَتَّى جَمَعْتُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَلَقِيْتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ فَقُمْتُ عَنْهَا اَللّٰهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي قَدْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فَفَرَجَ لَهُمْ فُرْجَةً وَقَالَ الْآخَرُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أَجِيْرًا بِفَرَقِ أَرُزٍّ فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ قَالَ أَعْطِنِي حَقِّي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ فَتَرَكَهُ وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيَهَا فَجَاءَنِي فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَظْلِمْنِي وَأَعْطِنِي حَقِّي فَقُلْتُ اذْهَبْ إِلَى ذٰلِكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيْهَا فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَهْزَأْ بِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَهْزَءُ بِكَ فَخُذْ ذٰلِكَ الْبَقَرَ وَرَاعِيَهَا فَأَخَذَهُ فَانْطَلَقَ بِهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا"تین آدمی جارہے تھے کہ انہیں بارش نے آلیا' چنانچہ وہ ایک پہاڑ کی غار میں چھُپ گئے۔ غار کے منہ پر پہاڑ کے اوپر سے ایک بہت بڑا پتھر آگرا اور وہ بند ہوگئے'چنانچہ آپس میں کہنے لگے کہ کوئی ایسا نیک عمل سوچو' جو تم نے محض رضائے الٰہی کے لئے کیا ہو اور اس کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے دُعاء کرو شاید یہ مشکل آسان ہوجائے' چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا"اے اللہ ! میرے والدین زندہ تھے اور انتہائی بڑھاپے کی عمر کو پہنچے ہوئے تھے نیز میرے چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے میں ان کے لئے بکریاں چرایا کرتا تھا۔ جب میں شام کو واپس لوٹتا تو بکریاں دوہتا اور اپنے بچوں سے پہلے والدین کو دُودھ پلایا کرتا تھا ایک روز جنگل میں دُور نکل گیا اور شام کو دیر سے واپس لوٹا۔ والدین اس وقت سوچکے تھے۔ میں حسبِ معمول دُودھ لے کر ان دونوں کے سرہانے آکھڑا ہوا میں نے انہیں نیند سے بیدار کرنا پسند نہ کیا اور بچوں کو ان سے پہلے پلا دینا بھی مجھے اچھا نہ لگا' حالانکہ بچے میرے قدموں کے پاس رو پیٹ رہے تھے' حتیٰ کہ صبح ہو گئی۔ اے اللہ ! تو جانتا ہے اگر میں نے یہ کام محض تیری رضا کے لئے کیا تھا تو اس پتھر کو ہٹادے تاکہ ہم (کم ازکم) آسمان دیکھ سکیں۔" چنانچہ اللہ تعالیٰ نے پتھر کا ایک حصہ ہٹا دیا اور اس میں سے انہیں آسمان نظر آنے لگا۔ دوسرے نے کہا"اے اللہ ! میری ایک چچازاد بہن تھی جس سے میں اتنی زیادہ محبت کرتا تھا جتنی کوئی بھی دوسرا آدمی کسی عورت سے کر سکتا ہے میں نے اس سے اپنی دلی خواہش کا اظہار کیا' تو اس

۱- كتاب الادب باب اجابة دعاء من بر الوالديه

نے اس وقت تک کے لئے انکار کردیا جب تک اسے سو دینار نہ دے دوں'چنانچہ میں نے دوڑ دھوپ شروع کر دی اور سو دینار جمع کر لئے میں انہیں لے کر اس کے پاس گیا جب میں اس صحبت کرنے لگا' تو اس نے کہا"اے اللہ کے بندے ! اللہ سے ڈر اور لگی ہوئی مہر کو نہ توڑ۔" پس میں واپس چلا آیا اے اللہ !اگر میں نے یہ کام محض تیری رضا کے لئے کیا تھا' تو ہماری اس مشکل کو آسان فرمادے۔" پس چٹان تھوڑی سی اور ہٹ گئی پھر تیسرے نے کہا"اے اللہ !میں نے ایک مزدور کو اپنے کام پر لگایا تھا اور طے کیا تھا کہ تمہیں ایک فرق (تقریباً آٹھ کلو گرام) چاول دُوں گا جب وہ کام ختم کر چکا تو اس نے اپنی مزدوری کا مطالبہ کیا میں نے مزدوری اس کے سامنے رکھ دی لیکن وہ مزدوری (کم سمجھ کر) لئے بغیر چلا گیا۔ میں ان چاولوں کے ساتھ برابر کاشتکاری کرتا رہا یہاں تک کہ اس غلے سے کئی گائیں خرید لیں اور ایک چرواہا رکھ لیا۔ مدتوں بعد وہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا"اللہ سے ڈر' مجھ پر ظلم نہ کر اور میرا حق مجھے ادا کر۔" میں نے کہا"ان گایوں اور چرواہے کی طرف جاؤ یہ سب تمہارا مال ہے۔" اس نے کہا"اللہ سے ڈر !اور میرے ساتھ مذاق نہ کر۔" میں نے کہا"میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کر رہا' بلکہ یہ اپنی گائیں اور چرواہ لے جا۔" وہ انہیں لے کر چلا گیا۔ "یااللہ !تو جانتا ہے اگر میں نے محض تیری رضا کے لئے ایسا کیا' تو جتنا راستہ بند رہ گیا ہے اسے بھی کھول دے۔" چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے سامنے سے باقی پتھر بھی ہٹادیا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۹۲ دُعاء مانگتے وقت منہ قبلہ کی طرف ہوناچاہئے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ نَظَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى الْمُشْرِكِيْنَ وَهُمْ أَلْفٌ وَأَصْحَابُهُ ثَلَثُ مِائَةٍ وَتِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلاً فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ الْقِبْلَةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (۱)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جنگِ بدر کے روز رسول اللہ ﷺ نے مشرکینِ مکہ پر ایک نظر ڈالی جن کی تعداد ایک ہزار تھی۔ آپ ﷺ کے صحابہ کرامؓ کی تعداد تین سو انیس تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے قبلہ کی طرف رُخ کیا اور اپنے ہاتھ (رب کے حضور) پھیلا دیئے اور پکار کر دُعاء کرنے لگے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۹۳ کسی نبی'ولی یا بزرگ کی قبر پر دُعاء کرتے ہُوئے ان کے نام کی قسم کھانا منع ہے۔

۱ - مختصر صحيح مسلم للالباني رقم الحديث ۱۱۵۸

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ كَفَرَ أَوْ أَشْرَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. (۱) (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے "جس نے اللہ کے سوا کسی دوسرے کی قسم کھائی اس نے کفر کیا یا شرک کیا۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۹۴ کسی نبی، ولی یا بزرگ کی قبر پر دُعاء کرتے ہوئے اپنی حاجتیں پیش کرنا، یا خدا سے حاجتیں پوری کروانے کی درخواست کرنا کسی قسم کی فریاد کرنا، یا کسی تکلیف مصیبت اور مشکل کو حل کرنے کی درخواست کرنا یا مرادیں مانگنا منع ہے۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ مَاتَ يَجْعَلُ لِلّٰهِ نِدًّا أُدْخِلَ النَّارَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. (۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے کسی دوسرے کو اللہ کا شریک سمجھ کر پکارا اور اسی حالت میں مر گیا (توبہ نہ کی) وہ جہنم میں داخل ہوگا۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ فَقَالَ أَجَعَلْتَنِيْ لِلّٰهِ نِدًّا ؟ قُلْ مَاشَاءَ اللّٰهُ وَحْدَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ. (۳) (حسن)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا "جو اللہ چاہے اور آپ ﷺ چاہیں۔" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "کیا تو نے مجھے اللہ کا شریک بنا رکھا ہے؟ یہ کہا کرو جو صرف اللہ چاہے۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۹۵ قبرستان میں یا کسی مزار پر بیٹھ کر قرآن پڑھنا منع ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لاَ تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ إِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِيْ تُقْرَءُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (٤)

۱- صحيح سنن الترمذي للالباني الجزء الثاني رقم الحديث ۱۲٤۱
۲- كتاب الايمان والنذور باب إذا قال والله لا اتكلم اليوم
۳- سلسلة احاديث الصحيحة للالباني الجزء الاول رقم الحديث ۱۳۹
٤- كتاب صلاة المسافرين باب استحباب صلاة النافلة في بيته

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا"اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔ جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جائے اس گھر سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۹۶ قبرستان یا کسی مزار پر نماز پڑھنا یا عبادت کرنا منع ہے۔

مسئلہ ۱۹۷ قبر یا مزار پر مسجد تعمیر کرنا اور مسجد میں قبر یا مزار بنانا منع ہے۔

مسئلہ ۱۹۸ ایسی مسجد جس میں قبر یا مزار ہو' میں نماز پڑھنا منع ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الصَّلٰوةِ بَيْنَ الْقُبُوْرِ رَوَاهُ الْبَزَّارُ.(1) (صحيح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے قبرستان میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ اسے بزار نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلاَّ الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ. (2) (صحيح)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا"قبرستان اور حمام کے علاوہ ہر جگہ نماز پڑھی جاسکتی ہے۔" اسے ابوداؤد' ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اجْعَلُوْا مِنْ صَلٰوتِكُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ وَلاَ تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ (3)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا"گھروں کو قبرستان نہ بناؤ' اور کچھ (نفل) نمازیں گھر میں پڑھا کرو۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ لاَ تَجْعَلْ قَبْرِيْ وَثَنًا لَعَنَ اللّٰهُ قَوْمًا اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ رَوَاهُ أَحْمَدُ (4) (صحيح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا"یا اللہ میری قبر کو بت نہ بنانا۔ اللہ نے ان لوگوں پر لعنت فرمائی جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنالیا۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِيْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لاَ تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ وَلاَ

---

١ – احكام الجنائز للالبانی رقم الصفحه ٢١١

٢ – صحيح سنن ابن ماجة للالبانی الجزء الاول رقم الحديث ٦٠٦

٣ – كتاب صلاة المسافرين باب استحباب صلاة النافلة فی بيته

٤ – احكام الجنائز للالبانی رقم الصفحه ٢١٦

تُصَلُّوْا إِلَيْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (۱)

حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "قبروں پر مت بیٹھو اور نہ ہی قبروں کی طرف منہ کرکے نماز پڑھو"۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ لَمْ يَقُمْ مِنْهُ: لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مرض الموت میں یہ بات ارشاد فرمائی "یہود ونصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا نَزَلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيْصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا اغْتَمَّ بِهَا كَشَفَهَا فَقَالَ وَهُوَ كَذٰلِكَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ پر وفات کی علامتیں ظاہر ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ شدتِ تکلیف سے اپنی چادر کبھی چہرہ مبارک پر ڈالتے کبھی چہرہ مبارک سے ہٹاتے اور (اس حالت میں) نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی "یہود ونصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنالیا۔" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ مسلمانوں کو یہود ونصاریٰ کے کردار سے خبردار فرمارہے تھے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَبْلَ أَنْ يَمُوْتَ بِخَمْسٍ وَهُوَ يَقُوْلُ إِنِّي أَبْرَءُ إِلَى اللّٰهِ أَنْ يَكُوْنَ لِي مِنْكُمْ خَلِيْلٌ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدِ اتَّخَذَنِي خَلِيْلاً وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي خَلِيْلاً لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيْلاً أَلاَ وَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوْا يَتَّخِذُوْنَ مِنْ قُبُوْرِ أَنْبِيَاءِهِمْ مَسَاجِدَ أَلاَ فَلاَ تَتَّخِذُوْا الْقُبُوْرَ مَسَاجِد فَإِنِّي أَنْهَاكُمْ عَنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (٤)

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کی وفات سے پانچ روز قبل نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا "میں تم میں سے کسی کو اپنا خلیل نہیں بنا سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا خلیل بنایا ہے اور اگر اپنی امت میں سے کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بناتا۔ لوگو! غور سے

۱ - مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ٤۹۹
۲ - مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ٦۷۱
۳ - مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ۲٥٥
٤ - کتاب الصلاۃ باب النہی عن بناء المساجد علی القبور

سنو، تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنالیا کرتے تھے۔ خبردار ! میں تمہیں قبروں کو مسجدیں بنانے سے منع کرتا ہوں۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ آخِرُ مَا تَكَلَّمَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ أَخْرِجُوا يَهُودَ أَهْلِ الْحِجَازِ وَأَهْلِ نَجْرَانَ عَنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَاعْلَمُوا أَنَّ شِرَارَ النَّاسِ الَّذِينَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ رَوَاهُ أَحْمَدُ. (١) (صحيح)

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے (وفات سے قبل) آخری بات یہ ارشاد فرمائی "حجاز اور نجران کے یہودیوں کو جزیرہ عرب سے نکال دو اور یاد رکھو جن لوگوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنالیا، وہ بدترین مخلوق ہیں۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ ابنِ مسعودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِكُهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ أَحْيَاءٌ وَمَنْ يَتَّخِذِ الْقُبُورَ مساجد. رواهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَأَبُو يَعْلَى. (٢) (حسن)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "بدترین لوگ وہ ہیں جن کی زندگی میں قیامت قائم ہوگی۔ نیز بدترین لوگ وہ ہیں، جو قبروں کو عبادت گاہ بناتے ہیں۔" اسے ابن خزیمہ، ابن حبان ابن ابی شیبہ، احمد، طبرانی اور ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَقِيَنِي الْعَبَّاسُ فَقَالَ يَا عَلِيُّ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَإِنْ كَانَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ وَإِلَّا أَوْصَى بِنَا النَّاسَ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَهُوَ مُغْمًى عَلَيْهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ : لَعَنَ اللهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ الْأَنْبِيَاءِ مَسَاجِدَ زَادَ فِي رِوَايَةٍ : ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ فَلَمَّا رَأَيْنَا مَا بِهِ خَرَجْنَا وَلَمْ نَسْأَلْهُ عَنْ شَيْءٍ رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ. (٣) (حسن)

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے حضرت عباس رضی اللہ عنہ ملے اور کہا "اے علی رضی اللہ عنہ آؤ! نبی اکرم ﷺ کے پاس چلیں۔ اگر ہمارے بارے میں کوئی بات ہو (تو خوب) ورنہ حضور ﷺ لوگوں کے ساتھ ہمیں بھی وصیت فرمادیں گے۔" چنانچہ ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ پر بیہوشی طاری تھی نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھا کر فرمایا "یہود پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں نے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنالیا۔" ایک روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں رسول اللہ ﷺ نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ جب ہم نے یہ صورت حال دیکھی تو واپس پلٹ آئے اور کسی چیز کے بارے میں

---

١ - سلسلة احاديث الصحيحة للالبانى الجزء الثالث رقم الحديث ١١٣٢
٢ - احكام الجنائز للالبانى رقم الصفحه ٢١٧
٣ - تحذير الساجد للالبانى رقم الصفحه ١٩

سوال نہ کیا۔ اسے ابن سعد اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُنَّ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالُوْا كَيْفَ نَبْنِي قَبْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ؟ أَنَجْعَلُهُ مَسْجِدًا ؟ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ رَوَاهُ ابن زَنْجَوَيْهِ فِي فَضَائِلِ الصِّدِّيْقِ (۱)

امہات المومنین رضی اللہ عنہن روایت کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد صحابہ کرامؓ آپس میں کہنے لگے "ہم رسول اللہ ﷺ کی قبر کیسے بنائیں، کیا ہم قبر کو عبادت گاہ بنالیں؟" حضرت ابوبکر صدیق ؓ فرمانے لگے "میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے "یہود ونصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں پر مسجدیں بناڈالیں۔" اسے ابن زنجویہ نے ابوبکر صدیق ؓ کے فضائل میں نقل کیا ہے۔

مسئلہ ۱۹۹ نبیوں، ولیوں اور بزرگوں کی قبروں یا مزاروں پر چڑھاوا چڑھانا، نذر، نیاز یا منت ماننا منع ہے۔

عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ دَخَلَ الْجَنَّةَ رَجُلٌ فِي ذُبَابٍ وَدَخَلَ النَّارَ رَجُلٌ فِي ذُبَابٍ قَالُوْا وَكَيْفَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ : مَرَّ رَجُلَانِ عَلَى قَوْمٍ لَهُمْ صَنَمٌ لَا يُجَاوِزُهُ أَحَدٌ حَتّٰى يُقَرِّبَ لَهُ شَيْئًا فَقَالُوْا لِأَحَدِهِمَا قَرِّبْ قَالَ: لَيْسَ عِنْدِيْ شَيْءٌ أُقَرِّبُ قَالُوْا لَهُ قَرِّبْ وَلَوْ ذُبَابًا فَقَرَّبَ ذُبَابًا فَخَلَّوْا سَبِيْلَهُ فَدَخَلَ النَّارَ وَقَالُوْا لِلْآخَرِ قَرِّبْ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِأُقَرِّبَ لِأَحَدٍ شَيْئًا دُوْنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَضَرَبُوْا عُنُقَهُ فَدَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ أَحْمَدُ فِيْ كِتَابِ الزُّهْدِ (۲)

حضرت طارق بن شہاب ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ایک آدمی صرف مکھی کی وجہ سے جنت میں چلا گیا اور دوسرا جہنم میں۔" صحابہ کرامؓ نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ ! وہ کیسے؟" نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "دو آدمی ایک قبیلے کے پاس سے گزرے اس قبیلے کا ایک بُت تھا جس پر چڑھاوا چڑھائے بغیر کوئی آدمی وہاں سے نہیں گزر سکتا تھا، چنانچہ ان میں سے ایک کو کہا گیا کہ اس بُت پر چڑھاوا چڑھاؤ۔ اس نے کہا "میرے پاس ایسی کوئی چیز نہیں۔" قبیلے کے لوگوں نے کہا "تمہیں چڑھاوا ضرور چڑھانا ہوگا، خواہ مکھی ہی پکڑ کر چڑھاؤ۔" مسافر نے مکھی پکڑ کر اس کی نذر کی۔ لوگوں نے اسے جانے دیا اور وہ جہنم میں داخل ہوگیا۔ قبیلے کے لوگوں نے دوسرے آدمی سے کہا "تم بھی کوئی چیز اس بُت کی نذر کرو۔" اس نے کہا "میں اللہ عزّوجل کے نام کے علاوہ کسی دوسرے کے نام کا چڑھاوا نہیں چڑھاؤں گا۔" لوگوں نے اسے قتل کردیا اور وہ جنت میں چلا گیا۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

۱- تحذیر الساجد للالبانی رقم الصفحۃ ۲۰

۲- کتاب التوحید للامام محمد بن عبدالوھاب باب ما جاء فی الذبح لغیر اللہ

مسئلہ ٢٠٠ **نبیوں' ولیوں اور بزرگوں کی قبروں کے سامنے سر جھکا کر کھڑے ہونا یا نماز کی طرح ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا' سجدہ کرنا یا کوئی اور عبادت مثلاً طواف وغیرہ کرنا منع ہے۔**

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اللّٰهُمَّ لاَ تَجْعَلْ قَبْرِيْ وَثَنًا لَعَنَ اللّٰهُ قَوْمًا اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ رَوَاهُ أَحْمَدُ (١) (صحيح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "یا اللہ ! میری قبر کو بُت نہ بنانا۔ اللہ نے ان لوگوں پر لعنت کی جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنا لیا۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ الْحِيْرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَقُلْتُ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَحَقُّ أَنْ يُّسْجَدَ لَهُ فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ إِنِّيْ رَأَيْتُ الْحِيْرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَأَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يُّسْجَدَ لَكَ فَقَالَ لِيْ: أَرَأَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِيْ أَكُنْتَ تَسْجُدُ لَهُ ؟ فَقُلْتُ لاَ فَقَالَ: لاَ تَفْعَلُوْا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ. (٢)

حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں حیرہ (یمن کا شہر) آیا' تو وہاں کے لوگوں کو اپنے حاکم کے سامنے سجدہ کرتے دیکھا۔ میں نے خیال کیا کہ رسول اللہ ﷺ (ان حاکموں کے مقابلے میں) سجدہ کے زیادہ حق دار ہیں۔ چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا' تو عرض کیا "یا رسول اللہ ! میں نے حیرہ کے لوگوں کو اپنے حاکم کے سامنے سجدہ کرتے دیکھا ہے حالانکہ آپ سجدہ کے زیادہ حقدار ہیں (یعنی کیا ہم آپ کو سجدہ نہ کیا کریں؟)" رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اچھا بتاؤ اگر میری قبر پر تمہارا گزر ہو' تو کیا میری قبر پر سجدہ کرو گے؟" میں نے عرض کیا "نہیں۔" نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "پھر اب بھی مجھے سجدہ نہ کرو۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٢٠١ **کسی نبی ولی یا بزرگ کی قبر یا مزار پر عُرس یا میلہ وغیرہ لگانا منع ہے۔**

مسئلہ ٢٠٢ **مسجدِ نبوی میں ہر نماز کے بعد درُود پڑھنے کے لئے رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک پر حاضری دینے کا اہتمام کرنا درست نہیں۔**

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لاَ تَتَّخِذُوْا قَبْرِيْ عِيْدًا وَلاَ تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا وَحَيْثُمَا كُنْتُمْ فَصَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلاَتَكُمْ تَبْلُغُنِيْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ. (٣) (صحيح)

---

١ - احكام الجنائز للالبانى رقم الصفحه ٢١٦
٢ - صحيح سنن ابى داؤد للالبانى الجزء الثانى رقم الحديث ١٧٨٣
٣ - فضل الصلاة على النبى للالبانى رقم الحديث ٢٠

حضرت ابوہریرہ ؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میری قبر کو عید گاہ نہ بناؤ اور اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور تم جہاں کہیں بھی مجھ پر درُود بھیجو گے مجھے پہنچایا جائے گا۔" اسے احمد' ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۰۳ قبروں یا مزاروں کا مجاور بننایا برکت حاصل کرنے کے لئے ان پر بیٹھنا منع ہے۔

مسئلہ ۲۰۴ قبر یا مزار کی طرف منہ کرکے یا قبرستان میں نماز پڑھنا منع ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَأَنْ يَّجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهُ فَتَخْلُصَ إِلَى جِلْدِهِ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ أَنْ يَّجْلِسَ عَلَى قَبْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (۱)

حضرت ابوہریرہ ؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "کسی قبر پر بیٹھنے سے یہ بہتر ہے کہ آدمی آگ کے انگارے پر بیٹھ جائے' جو اس کے کپڑے جلا کر کھال تک جلا ڈالے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهِ وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (۲)

حضرت جابر ؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے قبر پکی بنانے' قبر پر عمارت تعمیر کرنے اور قبر پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۰۵ قبر یا مزار پر جانور ذبح کرنا' کھانا' شیرینی' دُودھ یا چاول وغیرہ تقسیم کرنا منع ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا عَقْرَ فِي الْإِسْلَامِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاؤُدَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: كَانُوْا يَعْقِرُوْنَ عِنْدَ الْقَبْرِ بَقَرَةً أَوْ شَاةً . (۳)

حضرت انس ؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اسلام میں قبر پر جانور ذبح کرنا منع ہے۔" اسے احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔ عبدالرزاق نے کہا "(زمانۂ جاہلیت میں) لوگ قبر کے نزدیک گائے یا بکری ذبح کیا کرتے تھے۔"

مسئلہ ۲۰۶ برکت حاصل کرنے' اولاد یا شفا وغیرہ حاصل کرنے کی نیت سے قبر یا مزار

۱- مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ٤٩٨
۲- مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ٤٨٩
۳- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۲۷۵۹

پر بل یا دھاگا وغیرہ باندھنا منع ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حَکِیْمٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ عَلَّقَ شَیْئًا وُکِلَ اِلَیْہِ رَوَاہُ أَحْمَد وَالْحَاکِمُ (۱) (حسن)

حضرت عبداللہ بن حکیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس شخص نے (جس چیز سے) کوئی چیز لٹکائی اس شخص کی ذمہ داری اسی چیز کے سپرد کردی جاتی ہے۔ اسے احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۰۷ کسی نبی، ولی یا بزرگ کی قبر یا مزار کی زیارت کرنے کے ارادے سے سفر اختیار کرنا جائز نہیں۔

مسئلہ ۲۰۸ مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور مسجد نبویؐ کی زیارت کرنے یا ان مساجد میں نماز پڑھ کر زیادہ ثواب حاصل کرنے کی نیت سے سفر اختیار کرنا جائز ہے۔

عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لاَ تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلاَّ إِلٰی ثَلٰثَۃِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِالْحَرَامِ وَ مَسْجِدِالأَقْصٰی مَسْجِدِیْ ھٰذَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔ (۲)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تین مساجد یعنی مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور مسجد نبویؐ کے علاوہ کسی جگہ کا سفر اختیار نہ کیا جائے۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ صَلاَۃٌ فِیْ مَسْجِدِیْ ھٰذَا خَیْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلاَۃٍ فِیْمَا سِوَاہُ إِلاَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ (۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مسجد حرام کے علاوہ باقی تمام مساجد کے مقابلے میں میری مسجد میں نماز پڑھنے کا ثواب ہزار درجے زیادہ ہے۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ قُزْعَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ أَرَدْتُ الْخُرُوْجَ إِلَی الطُّوْرِ فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فَقَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: لاَ تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلاَّ إِلٰی ثَلاَثَۃِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ مَسْجِدِ النَّبِیِّ وَالْمَسْجِدِ الأَقْصٰی وَدَعْ عَنْکَ الطُّوْرَ فَلاَ تَأْتِہِ رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ۔ (۴)

---

۱ - غایۃ المرام للالبانی رقم الحدیث ۲۹۸
۲ - مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ۶۶۰
۳ - مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ۶۶۱
۴ - احکام الجنائز للالبانی رقم الصفحہ ۲۲۶

حضرت قزعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے طور (پہاڑ) کی زیارت کا ارادہ کیا' تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا۔ کہنے لگے کیا تمہیں معلوم نہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ "مسجد حرام مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے علاوہ کسی دوسری جگہ کا (زیارت کے ارادے سے) سفر اختیار نہ کرو۔" "طور" پر جانے کا ارادہ ترک کردو اور وہاں مت جاؤ۔" اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: مدینہ منورہ کا سفر زیارت مسجد نبوی ﷺ کے ارادے سے کرنا چاہئے۔ البتہ مدینہ منورہ پہنچ کر قبر مبارک کی زیارت کی نیت کرنا جائز ہے۔

مسئلہ ۲۰۹ رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک پر سلام پڑھنے کے مسنون الفاظ درج ذیل ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ فِي الصَّلاَةِ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَلسَّلاَمُ عَلَى اللّٰهِ السَّلاَمُ عَلَى فُلاَنٍ . فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلاَمُ فَإِذَا قَعَدَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلاَةِ فَلْيَقُلْ : اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلاَمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلاَمُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ رَوَاهُ مسلم. (۱)

حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے ہوئے یوں کہا کرتے۔ "اللہ پر سلام "فلاں پر سلام" ایک دن نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "اللہ تو خود سلام ہے لہذا جب تم میں سے کوئی نماز میں بیٹھے تو یوں کہے، اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ ترجمہ "ساری زبانی' بدنی اور مالی عبادتیں صرف اللہ کے لئے ہیں اے نبی ! آپ پر اللہ کی سلامتی' رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ نَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ دَخَلَ الْمَسْجِدَ ثُمَّ أَتَى الْقَبْرَ فَقَالَ السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا أَبَتَاهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ (صحيح)

حضرت نافع رضی اللہ عنہ (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام) روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب سفر سے واپس آتے تو مسجد میں حاضر ہوتے تو قبر مبارک پر آکر یوں سلام کہتے السلام عليك يارسول الله ، السلام عليك يا ابا بكر ، السلام عليك يا ابتاه یعنی رسول اللہ ﷺ پر سلام حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر سلام اور میرے والد عمر رضی اللہ عنہ پر سلام۔" اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۱۰ نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کے مسنون الفاظ درج ذیل ہیں۔

۱- کتاب الصلاة ، باب التشهد في الصلاة

۲- فضل الصلاة على النبي للالباني رقمها ۱۰۰

07973

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقِيَنِيْ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ أَلَا أُهْدِيْ لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ: بَلٰى فَاهْدِهَا لِيْ فَقَالَ سَأَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ ؟ قَالَ قُوْلُوْا : اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت عبدالرحمن بن ابو لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ ملے اور کہا "کیا میں تجھے وہ چیز تحفہ نہ دوں' جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔" میں نے کہا "کیوں نہیں ضرور دو۔" کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے ہم (صحابہ کرام) نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا "یارسول اللہ ! ہم آپ ﷺ پر اور آپ کے گھروالوں پر درود کیسے بھیجیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ ﷺ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو بتادیا ہے؟" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "یوں کہا کرو "یااللہ ! محمد اور آل محمد پر اسی طرح رحمت بھیج جس طرح تو نے ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر رحمت بھیجی۔ بے شک تو بزرگ ہے اور اپنی ذات میں آپ محمود ہے۔ یااللہ ! محمد اور آل محمد پر اسی طرح برکتیں نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر برکتیں نازل فرمائیں۔ تو یقیناً بزرگ ہے اور اپنی ذات میں آپ محمود ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

زیارت روضۂ رسول اللہ ﷺ کے بارہ میں ضعیف یا موضوع احادیث[2]

۱۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِيْ بَعْدَ مَوْتِيْ كَانَ كَمَنْ زَارَنِيْ فِيْ حَيَاتِيْ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيْ وَالدَّارَ قُطْنِيْ وَالْبَيْهَقِيُّ.

۱ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے میرے مرنے کے بعد حج کیا پھر میری قبر کی زیارت کی۔ اس نے گویا میری زندگی میں زیارت کی۔" اسے طبرانی' دار قطنی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت اس روایت کی سند میں دو راوی حفص بن سلیمان اور لیث بن ابی سلیم ضعیف ہے۔ حفص بن سلیمان کو ابن معین رحمہ اللہ نے کذاب' حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے متروک الحدیث لکھا ہے۔ ابن حراش رحمہ اللہ نے کہا ہے وہ حدیثیں گھڑا کرتا تھا۔ شیخ محمد ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو موضوع کہا ہے۔ ملاحظہ ہو سلسلہ احادیث الضعیفہ والموضوعہ للالبانی حدیث نمبر ۴۷' جلد نمبر۱

۱۔ کتاب الانبیاء باب قول اللہ تعالیٰ ﴿و اتخذ اللہ ابراهیم خلیلا﴾

۲۔ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ روضہ رسول ﷺ کے بارہ میں تمام احادیث ضعیف اور ناقابل اعتماد ہیں یہی وجہ ہے کہ صحاح ستہ اور سنن میں ایسی کوئی حدیث نہیں ۔ سلسلہ احادیث الضعیفہ والموضوعہ للالبانی۔

۲- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ وَلَمْ يَزُرْنِيْ فَقَدْ جَفَانِيْ رَوَاهُ فِرْدَوْسٌ فِيْ مُسْنَدِهٖ.

۲ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے حج کیا اور میری (قبر کی) زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم کیا۔" یہ حدیث مسند فردوس میں ہے۔

وضاحت امام ذہبی رحمہ اللہ' امام ابن جوزی رحمہ اللہ اور شیخ محمد ناصرالدین البانی نے اس حدیث کو موضوع کہا ہے۔ ملاحظہ ہو سلسلہ احادیث الضعیفہ والموضوعہ للالبانی حدیث نمبر ۴۵ جلد نمبر ا

۳- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ زَارَنِيْ بِالْمَدِيْنَةِ مُحْتَسِبًا كُنْتُ لَهٗ شَهِيْدًا وَشَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے مدینہ آکر ثواب کی نیت سے میری (قبر کی) زیارت کی' قیامت کے دن میں اس کے حق میں گواہی بھی دوں گا اور سفارش بھی کروں گا۔" اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت حدیث ضعیف ہے۔ ملاحظہ ہو ضعیف الجامع الصغیر للالبانی حدیث نمبر ۵۶۱۹ جلد ۵

٤- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ زَارَ قَبْرِيْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

۴ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے سفارش کرنا مجھ پر واجب ہے۔" اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت یہ حدیث موضوع ہے۔ ملاحظہ ہو ضعیف الجامع الصغیر للالبانی حدیث نمبر ۵۶۱۸ جلد نمبر ۵

۵- عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ زَارَنِيْ مُتَعَمِّدًا كَانَ فِيْ جِوَارِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَكَنَ الْمَدِيْنَةَ وَصَبَرَ عَلٰى بَلَائِهَا كُنْتُ لَهٗ شَهِيْدًا وَشَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ مَاتَ فِيْ أَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِي الْآمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

۵ آل خطاب سے ایک آدمی روایت کرتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جس نے ارادتاً میری (قبر کی) زیارت کی وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ہوگا۔ جس نے مدینہ میں قیام کیا اور اس دوران آنے والی مصیبتوں پر صبر کیا میں قیامت کے دن اس کی گواہی اور اس کے لئے سفارش کروں گا۔ جو شخص حرم مکہ یا حرم مدینہ میں سے کسی ایک میں فوت ہوگا اللہ قیامت کے دن امن دیئے گئے لوگوں کے ساتھ اٹھائے گا۔" اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت یہ حدیث ضعیف ہے۔ ملاحظہ ہو مشکوۃ المصابیح للالبانی باب حرم المدینہ حرسہا اللہ تعالی الفصل الثالث

٦- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ زَارَنِیْ وَزَارَ أَبِیْ إِبْرَاهِیْمَ فِیْ عَامٍ وَّاحِدٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

٦ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے ایک ہی سال میں میری اور باپ ابراہیم علیہ السلام کی زیارت کی وہ جنت میں داخل ہوگا۔"

وضاحت امام نودی رحمہ اللہ، امام سیوطی رحمہ اللہ، امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ، اور شیخ محمد ناصر الدین البانی نے اسے موضوع کہا ہے۔ ملاحظہ ہو، سلسلہ احادیث الضعیفہ والموضوعہ للالبانی حدیث نمبر ۴۶ جلد نمبر ۱

٧- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَجَّ حَجَّةَ الإِسْلَامِ وَزَارَ قَبْرِیْ وَغَزَا غَزْوَةً وَصَلّٰی عَلَیَّ فِی الْمَقْدِسِ لَمْ یَسْأَلْهُ اللّٰهُ فِیْمَا افْتَرَضَ عَلَیْهِ رَوَاهُ السَّخَاوِیُّ

٧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے حالتِ اسلام میں حج کیا اور میری قبر کی زیارت کی جہاد کیا بیتُ المقدس میں مجھ پر درُود بھیجا، اللہ تعالیٰ فرائض میں کوتاہی کے بارہ میں اس سے سوال نہیں کرے گا۔" اسے سخاوی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت ابن عبد الهادی رحمہ اللہ، امام سیوطی رحمہ اللہ، اور شیخ محمد ناصر الدین البانی نے اسے موضوع کہا ہے۔ ملاحظہ ہو سلسلہ احادیث الضعیفہ والموضوعہ للالبانی حدیث نمبر ۴ جلد نمبر ۱

زیارتِ قبورؒ کے متعلق وہ امُور جو سنّتِ رسولؐ سے ثابت نہیں

۱ سوموار اور جمعرات کا دن زیارتِ قبور کے لئے مقرر کرنا۔
۲ جمعہ کا دن والدین کی قبروں کی زیارت کے لئے مقرر کرنا۔
۳ یومِ عاشورہ پر زیارتِ قبور کا اہتمام کرنا۔
۴ شعبان کی پندرھویں رات (شب برات) قبروں پر چراغاں کرنا۔
۵ قبر یا مزار پر نعت خوانی اور محفلِ سماع منعقد کرنا۔
٦ قبر یا مزار پر چراغ، روشنی، اگر بتی وغیرہ جلانا۔
۷ رجب، شعبان، رمضان یا عیدین کے موقع پر زیارتِ قبور کا اہتمام کرنا۔
۸ زیارتِ قبور کے لئے وضو، تیمم یا غسل کرنا۔
۹ زیارتِ قبور کے وقت دو رکعت نفل ادا کرنا۔
۱۰ زیارتِ قبور کے وقت صرف سورہ فاتحہ پڑھنا (فاتحہ خوانی کرنا)

۱۱ زیارتِ قبور کے وقت سورہ یاسین تلاوت کرنا۔
۱۲ زیارتِ قبور کے وقت گیارہ مرتبہ " قُلْ هُوَ اللهُ " پڑھنا۔
۱۳ زیارتِ قبور کے بعد الٹے پاؤں واپس پلٹنا۔
۱۴ قبرستان میں یا کسی مزار پر قرآن پاک رکھنا۔
۱۵ نبیوں' ولیوں یا بزرگوں کی قبروں پر اپنی حاجتیں لکھ کر رکھنا یا بال کاٹ کر ڈالنا۔
۱۶ فوت شدہ نبی' ولی یا بزرگ کو وسیلہ بناتے ہوئے درج ذیل قسم کے الفاظ استعمال کرنا یا اللہ بحُرمَتِ فلان یا بِجَاہ فلان یا بہ برکت فلاں میری دُعاء سن لے۔
۱۷ اپنے جسم کو قبر یا مزار کی دیوار سے لگانا یا اپنے رخسار قبر سے رگڑنا۔
۱۸ عورتوں کا حاملہ ہونے سے اپنے جسم کو قبر سے رگڑنا۔
۱۹ اہلِ قبور کے لئے دُعاء کرتے وقت منہ قبر یا مزار کی طرف کرنا۔
۲۰ کسی نبی' ولی یا بزرگ کی قبر پر یہ الفاظ کہنا "اے فلاں !میرے لئے اپنے رب سے دعاء کیجئے۔"
۲۱ زیارت کرنے والوں کے ذریعے فوت شدہ نبی' ولی یا کسی بزرگ کو سلام بھجوانا۔
۲۲ کسی نبی ولی یا بزرگ کی قبر پر دوسروں کی طرف سے سورہ فاتحہ پڑھنا۔
۲۳ نبیوں' ولیوں یا بزرگوں کی قبروں کی خاک کو شفا کا موجب سمجھنا۔
۲۴ نبیوں' ولیوں یا بزرگوں کی قبروں پر چادریں چڑھانا' پھول ڈالنا یا خوشبو لگانا۔
۲۵ یہ عقیدہ رکھنا کہ نبیوں' ولیوں اور بزرگوں کی قبروں کے پاس دعاء ضرور قبول ہوتی ہے۔
۲۶ یہ عقیدہ رکھنا کہ نبیوں' ولیوں اور بزرگوں کی قبروں یا مزاروں پر حاضری دینے سے میری صحت' میرا کاروبار' میری عزت' میرا عہدہ' میری وزارت یا میری صدارت وغیرہ قائم رہے گی۔
۲۷ یہ عقیدہ رکھنا کہ نبیوں' ولیوں یا بزرگوں کی قبروں کے ارد گرد درختوں' دیواروں' پتھروں وغیرہ کو اس لئے ہاتھ نہیں لگانا چاہئے کہ اس سے نقصان ہوگا۔
۲۸ فوت شدہ نبی' ولی یا بزرگ کی قبر پر دعاء کرتے وقت یہ عقیدہ رکھنا کہ اپنی دنیاوی زندگی کی طرح اب بھی یہ میری گزارشات سن رہے ہیں۔ میرے احوال' اعمال اور نیت سے واقف ہیں۔
۲۹ قبر یا مزار کو وسیلہ بنا کر دعاء مانگنا۔
۳۰ ہر جمعہ کو بقیع (مدینہ منورہ کا قبرستان) کی زیارت کا اہتمام کرنا۔
۳۱ رسول اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کے بعد لازماً بقیع کی زیارت کرنا۔
۳۲ برکت حاصل کرنے کی نیت سے رسول ﷺ کی قبر مبارک کی جالیوں کو بوسہ دینا' چھونا یا اپنے جسم کو لگانا۔

٣٣ رسول اکرم ﷺ کی قبر مبارک پر درُود سلام پڑھنے کے بعد قرآن مجید کی آیت وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوٓا۟ أَنفُسَهُمْ .... تلاوت کرنے کے بعد آپ ﷺ سے استغفار کی درخواست کرنا۔

٣٤ رسول اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کے موقع پر بجاہ مُحمد اشفِنی یا اللہ کہنا یا اے اللہ ! محمد ﷺ کے صدقے'وسیلے' واسطے'ذریعے میری دُعاء قبول فرما کہنا۔

٣٥ رسول اکرم ﷺ کی قبر مبارک پر دُعاء کرتے وقت[1] اَلشَّفَاعة یارسُولَ اللہ إلا مان یارَسُولَ اللہ التوسل یارسول اللہ بك یا رسول اللہ وغیرہ کہنا۔

٣٦ رسول اکرم ﷺ کی قبر مبارک پر قرآن خوانی یا نعت خوانی کی نیت کرکے جانا۔

٣٧ قبر مبارک کی زیارت کے وقت یہ عقیدہ رکھنا کہ جس طرح رسول اللہ ﷺ اپنی حیاتِ طیبہ میں خدمتِ اقدس میں حاضر ہونے والوں کی گزارشات سنتے تھے۔ اسی طرح میری گزارشات سن رہے ہیں۔

٣٨ رسول اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کے وقت یہ عقیدہ رکھنا کہ حضور اکرم ﷺ کی قبر مبارک پر حاضر ہونے والے لوگوں کے احوال و اعمال اور نیتوں سے واقف ہوں۔

٣٩ مدینہ منورہ جانے والوں کے ذریعے آپ ﷺ کو سلام بھجوانا۔

٤٠ دُعاء کرتے وقت اپنا رُخ قبلہ کے بجائے رسول اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی طرح کرنا۔

بَابُ إِيْصَالِ الثَّوَابِ

ایصالِ ثواب کے مسائل

مسئلہ ٢١١ کافر یا مشرک میّت کو ایصال ثواب کا کوئی عمل فائدہ نہیں پہنچاتا۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ نَذَرَ فِيْ الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَّنْحَرَ مِائَةَ بَدَنَةٍ وَأَنَّ هِشَامَ بْنَ الْعَاصِ نَحَرَ حِصَّتَهُ خَمْسِيْنَ بَدَنَةً وَأَنَّ عَمْرًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ : **أَمَّا أَبُوْكَ فَلَوْ كَانَ أَقَرَّ بِالتَّوْحِيْدِ فَصُمْتَ وَتَصَدَّقْتَ عَنْهُ نَفَعَهُ ذٰلِكَ** رَوَاهُ أَحْمَدُ. (١)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ کہ عاص بن وائل رضی اللہ عنہ نے جاہلیت میں سو اونٹ قربان کرنے کی نذر مانی تھی۔ ہشام بن عاص نے اپنے حصے کے پچاس اونٹ ذبح کردیئے۔ لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا' تو آپ ﷺ نے فرمایا "اگر تمہارا باپ توحید کا اقرار کرتا پھر تم اس کی طرف سے روزے رکھتے اور خیرات کرتے' تو اسے ثواب مل جاتا۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٢١٢ نیک اولاد کی دُعاء' صدقہ جاریہ' اشاعتِ دین کے کام' مسجد اور مسافر خانہ کی تعمیر کا ثواب مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔

عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ **خَيْرُ مَا يَخْلُفُ الرَّجُلُ مِنْ بَعْدِهِ ثَلَاثٌ وَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُوْ لَهُ وَصَدَقَةٌ تَجْرِيْ يَبْلُغُهُ أَجْرُهَا وَعِلْمٌ يُعْمَلُ بِهِ مِنْ بَعْدِهِ** رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبْرَانِيُّ. (٢) (صحیح)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "آدمی کی وراثت میں سے تین چیزیں بہترین ہیں۔ ١۔ نیک اولاد' جو اس کے لئے دعاء کرے۔ ٢۔ صدقہ جاریہ' جس کا اجر اسے ملتا رہے۔ ٣۔ اس کو سکھایا ہوا علم' جس پر لوگ اس کی موت کے بعد عمل کریں۔" اسے ابن ماجہ' ابن حبان اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

---

١ – سلسلة احاديث الصحيحة للالبانى الجزء الاول رقم الحديث ٤٨٤

٢ – صحيح سنن ابن ماجة للالبانى الجزء الاول رقم الحديث ١٩٨

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا مَاتَ الإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلاَّ مِنْ ثَلاَثَةِ أَشْيَاءَ: صَدَقَةٌ جَارِيَةٌ أَوْ عِلْمٌ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُوْ لَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (١)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مرنے کے بعد انسان کے اعمال (کے ثواب کاسلسلہ) منقطع ہو جاتا ہے لیکن تین چیزوں کا ثواب میت کو پہنچتا رہتا ہے۔ پہلا صدقہ جاریہ' دوسرا لوگوں کو فائدہ دینے والا علم' تیسری نیک اولاد' جو میت کے لئے دعاء کرے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ عِلْمًا عَلَّمَهُ وَنَشَرَهُ وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ وَمُصْحَفًا وَرَّثَهُ أَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ أَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيْلِ بَنَاهُ أَوْ نَهَرًا أَجْرَاهُ أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِيْ صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ يَلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ. (٢) (حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مومن آدمی کے مرنے کے بعد جن اعمال اور نیکیوں کا ثواب اسے ملتا رہتا ہے اس میں (۱) وہ علم ہے' جو اس نے لوگوں کو سکھایا اور پھیلایا (۲) نیک اولاد ہے جو اس نے اپنے پیچھے چھوڑی (۳) قرآن کی تعلیم ہے جو لوگوں کو سکھائی (۴) مسجد ہے جو تعمیر کرائی (۵) مسافر خانہ ہے جو بنوایا اور (۶) وہ صدقہ ہے جو اپنے مال سے بحالت صحت اپنی زندگی میں نکالا' ان سب اعمال کا ثواب انسان کو مرنے کے بعد (ازخود) ملتا رہتا ہے۔" اسے ابن ماجہ ابن خزیمہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ إِنَّ أَبِيْ مَاتَ وَ تَرَكَ مَالاً وَلَمْ يُوْصِ فَهَلْ يُكَفِّرُ عَنْهُ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهُ ؟ قَالَ : نَعَمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ. (٣) (صحيح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا کہ "میرا باپ وصیت کئے بغیر فوت ہوگیا ہے اور مال چھوڑا ہے۔ میں اس کی طرف سے صدقہ کروں' تو کیا اس کے گناہ معاف ہوں گے؟" آپ نے فرمایا "ہاں۔" اسے احمد' مسلم' نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّيْ مَاتَتْ أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا ؟ قَالَ : نَعَمْ ! قُلْتُ : فَأَيُّ صَدَقَةٍ أَفْضَلُ؟ قَالَ : سَقْيُ الْمَاءِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ. (٤) (حسن)

١- مختصر صحيح مسلم للالباني رقم الحديث ١٠٠١ ٢- صحيح سنن ابن ماجة للالباني الجزء الاول رقم الحديث ١٩٨
٣- صحيح سنن النسائي للالباني الجزء الثاني رقم الحديث ٣٤١٣
٤- صحيح سنن النسائي للالباني الجزء الثاني رقم الحديث ٣٤٢٥

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا "یارسول اللہ ﷺ ! "میری ماں فوت ہوگئی ہے کیا میں اس کی طرف سے صدقہ کروں؟" آپ نے فرمایا "ہاں !" حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ "کون سا صدقہ بہتر ہے؟" آپ ﷺ نے فرمایا "پانی پلانا۔" اسے احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۱۳ اولاد کے نیک اعمال کا ثواب نیت کئے بغیر ازخود والدین کو پہنچتا رہتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ وَ إِنَّ وَلَدَهُ مِنْ كَسْبِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ . (۱) (صحيح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "سب سے پاکیزہ تر کھانا جو آدمی کھاتا ہے وہ اس کی (ہاتھوں کی) کمائی ہے اور آدمی کی اولاد اس کی کمائی ہے۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۱۴ دعاء میت کے لئے نفع بخش ہے۔

مسئلہ ۲۱۵ میت کے لئے زندوں کی طرف سے بہترین تحفہ استغفار ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ إِلَى الْبَقِيْعِ فَيَدْعُوْ لَهُمْ فَسَأَلَتْهُ عَائِشَةُ عَنْ ذَالِكَ فَقَالَ : إِنِّيْ أُمِرْتُ أَنْ أَدْعُوَ لَهُمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ . (۲) (صحيح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ بقیع (مدینہ کا قبرستان) تشریف لے گئے اور اہل بقیع کے لئے دعاء فرمائی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "مجھے (اللہ تعالی کی طرف سے) اہل بقیع کے لئے دعاء کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ إِلَّا كَالْغَرِيْقِ الْمُتَغَوِّثِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةً تَلْحَقُهُ مِنْ أَبٍ أَوْ أُمٍّ أَوْ أَخٍ أَوْ صَدِيْقٍ فَإِذَا لَحِقَتْهُ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَىٰ لَيُدْخِلُ عَلَى أَهْلِ الْقُبُوْرِ مِنْ دُعَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ أَمْثَالَ الْجِبَالِ وَإِنَّ هَدِيَّةَ الْأَحْيَاءِ إِلَى الْأَمْوَاتِ الْإِسْتِغْفَارُ لَهُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ. (۳)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "قبر میں میت کی مثال

۱- صحیح سنن ابن ماجة للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث۱۷۳۸
۲- احکام الجنائز للالبانی رقم الصفحہ ۱۸۹
۳- مشکوۃ المصابیح للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۲۳۵۵

ڈوبنے والے اور فریاد کرنے والے کی طرح ہے جو اپنے ماں باپ' بھائی یا کسی دوست کی دعاء کا منتظر رہتا ہے جب اسے دُعاء پہنچتی ہے تو اسے دنیا کی ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوتی ہے۔ بے شک اہلِ دنیا کی دعاء سے اللہ تعالیٰ اہلِ قبور کو پہاڑوں کے برابر اجر عطا فرماتا ہے۔ مردوں کے لئے زندوں کا بہترین تحفہ ان کے لئے استغفار کرنا ہے۔" اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ أَنّٰى لِيْ هٰذِهِ فَيَقُوْلُ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ.(۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ عزّوجل جنّت میں نیک آدمی کا درجہ بلند فرماتا ہے۔" تو آدمی عرض کرتا ہے "یااللہ ! یہ درجہ مجھے کیسے حاصل ہوا؟" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "تیرے بیٹے نے تیرے لئے استغفار کیا ہے۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۱۶ میّت کی طرف سے فرضی روزے رکھنے باقی ہوں اور ورثاء روزے رکھیں' تو میّت کی طرف سے فرض ادا ہو جاتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ.(۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص فوت ہو جائے اور اس پر روزے رکھنے باقی ہوں' تو اس کا وارث روزے رکھے۔" اسے بخاری' مسلم اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۱۷ میّت کی طرف مانی ہوئی شرعی نذر اولاد پوری کردے' تو میّت کو اس کا ثواب مل جاتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اسْتَفْتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى أُمِّهِ ، تُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاقْضِهِ عَنْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ.(۳)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی ماں کی نذر کے بارے میں سوال کیا جسے پورا کرنے سے پہلے وہ فوت ہوگئی تھی آپ نے فرمایا "اپنی ماں کی طرف سے تم نذر پوری کرو۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت نذر خلاف شرع ہو تو پوری نہیں کرنی چاہئے۔

۱ - مشکوۃ المصابیح للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۲۳۵٤
۲ - مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ۹٤۹
۳ - مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ۱۰۰۳

مسئلہ ۲۱۸ میّت کی طرف سے ورثاء یا کوئی اور قرض ادا کرے' تو قرض ادا ہو جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُتِیَ بِرَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ لِیُصَلِّیَ عَلَیْهِ فَقَالَ ـیُّ ﷺ صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِکُمْ فَاِنَّ عَلَیْهِ دَیْنًا . قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ : هُوَعَلَیَّ . قَالَ النَّبِیُّ ﷺ ـوَفَاءِ ؟ قَالَ : بِالْوَفَاءِ ، فَصَلّٰی عَلَیْهِ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ. (۱) (صحیح)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری کا جنازہ لایا گیا تاکہ آپ اس کی نماز ـھائیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "اپنے ساتھی کی نماز جنازہ خود ہی پڑھ لو اس پر قرض ہے (لہٰذا میں نماز ـیں پڑھوں گا)" حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "قرض میرے ذمہ رہا۔" نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "اپنا ـدہ وفا کرو گے؟" حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا "پورا کروں گا۔" تب آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ ـھائی۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۱۹ میّت کی طرف سے قربانی کی جائے' تو اس کا ثواب میّت کو پہنچ جاتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا ، وَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ اِذَا ـدَ اَنْ یُضَحِّیَ ، اشْتَرٰی کَبْشَیْنِ عَظِیْمَیْنِ سَمِیْنَیْنِ اَقْرَنَیْنِ اَمْلَحَیْنِ مَوْجُوْئَیْنِ فَذَبَحَ اَحَدَهُمَا عَنْ اُمَّتِهِ ، ـنْ شَهِدَ لِلّٰهِ التَّوْحِیْدَ ، وَ شَهِدَ لَهُ بِالْبَلَاغِ . وَ ذَبَحَ الْآخَرَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَ عَنْ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ ـاهُ ابْنُ مَاجَةَ. (۲) (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جب ـربانی کا ارادہ فرماتے تو دو مینڈھے خریدتے موٹے تازے' سینگ والے' چتکبرے اور خصی۔ ان میں سے ـیک اپنی اُمّت کے ہر اس آدمی کی طرف سے کرتے جو اللہ کی توحید اور رسول کی رسالت کی گواہی دیتا ہو ـور دوسرا محمدؐ اور آل محمدؐ کی طرف سے ذبح فرماتے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۲۰ مرنے والے پر حج فرض ہو یا مرنے والے نے حج کی نذر مانی ہو اور اس کے ورثاء میں سے کوئی اس کی طرف سے حج کرے' تو فرض یا نذر پوری ہو جاتی ہے۔

مسئلہ ۲۲۱ میّت کی طرف سے حج یا عمرہ کیا جائے' تو ثواب میّت کو پہنچ جاتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ امْرَاَةً مِنْ جُهَیْنَةَ جَاءَتْ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَتْ اِنَّ اُمِّیْ

ـ صحیح سنن النسائی للالبانی الجزء الثالث رقم الحدیث ۱۸۵۱
ـ صحیح سنن ابن ماجة للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۲۵۳۱

نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ فَلَمْ تَحُجَّ حَتّٰى مَاتَتْ اَفَاَحُجُّ عَنْهَا قَالَ : نَعَمْ حُجِّىْ عَنْهَا اَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلٰى اُمِّكِ دَيْنٌ اَكُنْتِ قَاضِيَتَهٗ اِقْضُوْا دَيْنَ اللّٰهِ فَاللّٰهُ اَحَقُّ بِالْوَفَاءِ رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ (۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ جہینہ کی ایک عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا "میری ماں نے حج کی نذر مانی تھی' لیکن حج کرنے سے پہلے فوت ہوگئی' کیا میں اس کی طرف سے حج ادا کروں؟" نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "ہاں ! اس کی طرف سے حج ادا کرو (یعنی اسے ثواب مل جائے گا) اور ہاں سنو ! اگر تمہاری والدہ پر قرض ہوتا' تو کیا تم اسے ادا کرتیں؟" اس نے عرض کیا "ہاں !" پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "اللہ کا قرض (یعنی نذر) ادا کرو' کیونکہ اللہ زیادہ حق دار ہے کہ اس کا قرض ادا کیا جائے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

ایصالِ ثواب کے متعلق وہ امُورِ' جو سنّتِ رسولؐ سے ثابت نہیں

۱ میت کو ثواب پہنچانے کے لئے پہلے دن' تیسرے دن (رسمِ قل) ساتویں دن' دسویں دن' چالیسویں دن کھانے کا اہتمام کرنا۔

۲ قُل پر آنے والوں میں کپڑے تقسیم کرنا۔

۳ میت کو ثواب پہنچانے کے لئے ہر جمعرات کھانا تقسیم کرنا۔

۴ سال پورا ہونے پر کھانا تقسیم کرنا۔

۵ مرنے والے کا اپنے یوم وفات پر کھانا کھلانے یا قرآن خوانی کرانے کی وصیت کرنا۔

۶ اُجرت پر یا بلا اُجرت قرآن خوانی کرانا یا نفل پڑھوانا۔

۷ میت کا اپنی جائداد سے قرآن خوانی کروانے یا کوئی دوسری غیر مسنون عبادت (نوافل وغیرہ) کروانے کے لئے رقم دینے کی وصیت کرنا۔

۸ میت کی طرف سے شعبان' رجب اور رمضان میں خاص طور پر صدقہ' خیرات کرنے یا کھانا تقسیم کرنے کا اہتمام کرنا۔

۹ برسی منانا اور برسی کے موقع پر قرآن خوانی کروانا' کھانا یا مٹھائی وغیرہ تقسیم کرنا۔

۱۰ قرآن پڑھ کر ثواب مُردوں میں تقسیم کرنا۔

۱۱ بسم اللہ کا قرآن پاک ختم کرنا۔ پنج آیات تلاوت کرنا۔ چنوں پر ستّر ہزار مرتبہ کلمہ پڑھنا۔

۱۲ آیت کریمہ کی رسم (چادر بچھا کر گٹھلیوں پر سوا لاکھ مرتبہ "بسم اللہ" یا "لا الہ الا اللہ" پڑھنا) ادا کرنا۔

۱۳ میت کو ثواب [illegible] پہنچانے کے لئے ختم دلانا۔

۱۴ تدفین کے دن' ہفتہ [illegible] کھانا یا مٹھائی یا دودھ [illegible] کھانا وغیرہ تقسیم کرنا۔

المکتبۃ الرحمانیہ
17973

۱ – مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ۸۹۶

ہماری دعوت یہ ہے کہ !

رسول اکرم ﷺ نے امت کو جس بات کا حکم دیا ہے یا جسے خود کیا ہے یا جسے کرنے کی اجازت دی ہے اسے من و عن اسی طرح کیجئے اور جس بات سے آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے اس سے رک جائیے ارشاد باری تعالیٰ ہے

﴿وَ مَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَ مَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ (۷:۵۹)

"جو کچھ رسول تمہیں دیں وہ لے لو اور جس چیز سے منع کریں اس سے رک جاؤ۔" (سورہ حشر، آیت نمبر۷)

❋

رسول اکرم ﷺ نے دین کے معاملے میں جو کام ساری حیات طیبہ میں نہیں کیا، وہ کام اپنی مرضی سے کرکے اللہ کے رسول ﷺ سے آگے بڑھنے کی جسارت نہ کیجئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللهِ وَ رَسُوْلِهِ﴾ (۱:۴۹)

"اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو۔" (سورہ حجرات، آیت نمبر۱)

❋

رسول اکرم ﷺ کی اطاعت اور اتباع کے مقابلے میں کسی دوسرے کی اطاعت اور اتباع کرکے اپنے اعمال برباد نہ کیجئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا أَطِيْعُوا اللهَ وَ أَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ لَا تُبْطِلُوْا أَعْمَالَكُمْ﴾ (۳۳:۴۷)

"اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو، رسول کی اطاعت کرو اور (کسی دوسرے کی اطاعت کرکے) اپنے اعمال برباد نہ کرو۔" (سورہ محمد، آیت نمبر۳۳)

❋

جو حضرات ہماری اس دعوت سے متفق ہوں
ہم ان سے تعاون کی درخواست کرتے ہیں !

تفہیم السنۃ

کے مطبوعہ حصے

۱- کتاب التوحید
(اردو- انگریزی- سندھی- تلگو)

۲- کتاب اتباع السنۃ
(اردو- انگریزی- سندھی)

۳- کتاب الطہارۃ
(اردو- انگریزی- سندھی- تلگو)

۴- کتاب الصلاۃ
(اردو- سندھی- تلگو)

۵- کتاب الجنائز
(اردو- سندھی- تلگو)

۶- کتاب الصلاۃ علی النبیؐ
(اردو- سندھی)

۷- کتاب الدعاء
(اردو- سندھی)

۸- کتاب الزکاۃ
(اردو- انگریزی- سندھی)

۹- کتاب الصیام
(اردو- انگریزی- سندھی)

۱۰- کتاب الحج والعمرۃ
(اردو- سندھی)

۱۱- کتاب الجہاد

۱۲- کتاب النکاح
(اردو)

۱۳- کتاب الطلاق
(اردو)

زیر طبع حصے

۱ کتاب اتباع السنۃ
(تلگو)

۲ کتاب الصلاۃ
(انگریزی)

۳ کتاب الحج والعمرۃ
(انگریزی- سندھی)

۴ کتاب الجہاد
(انگریزی- سندھی)

۵ کتاب الجنۃ والنار
(اردو)

۶- کتاب الشفاعۃ
اردو

HADITH PUBLICATIONS
2- SHISH MAHAL ROAD, LAHORE
Ph: 7232808